الجامعة الاسلامیة العالمیة

اسلام آباد

کلیة:

اسلامک اسٹیڈیز (اُصول الدین)

موضوع:

علامات قیامت اور مرزا قادیانی کا دعویٰ مسیحیت اور اس کا رد

مقالہ نگار:

تہمینہ مجید

رجسٹریشن نمبر:

67-FU/MAU/SII

زیر نگرانی:

عبدالوہاب جان

سیشن:

2011-2013

International Islamic University
CENTRAL LIBRARY
Islamabad

20-2-2019

٩٩٠
K

Accession No TH17977

MS
۲۹۷ ٤ ۲۳
ت ھ ع

اسلام - یوم القیامہ پیشن گوئیاں - مذہب - اسلام
اسلام - قادیانی   قیامت کی نشانیاں
اسلام - مسیحیت

بسم الله الرحمن الرحيم

وبه نستعين

انتساب

اپنے والدین

اور

بھائیوں کے نام

اظہار تشکر

بے شک میرا قلب وقلم بارگاہِ رب کائنات میں تشکر کے احساس سے سر بہ سجود ہے کہ جسکے حکم کے بغیر کوئی بھی کام پایہء تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کہ

وما تسقط من ورقة الا یعلمها(سورۃ انعام آیت نمبر:۵۹)

یہ اس ذات پاک کا لطف وکرم اور جودوعطا ہے کہ اس نے مجھے ایمان کی دولت سے نوازا اور پھر علم بھی عطا فرمایا۔ اور ایمان وعلم دونوں ایسی لازوال دولت ہیں کہ بقول شاعر

ایں سعادت بزور باز و نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی کا عطا کردہ علم وایمان اور توفیق تھی کہ میں نے اپنی تحقیق کو مکمل کیا۔الحمدللہ رب العلمین علی کل حال واعوذباللہ من احوال النار بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے اتنی نعمتیں عطا فرمائی ہیں کہ جنکو میں احاطہء تحریر میں نہیں لا سکتی۔

میں اپنے والدین کی بھی بے حد شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے اللہ کی عطا کردہ توفیق سے مجھے حصول علم کا سامان بہم پہنچایا۔اوران کی محنت کوشش دعا وراہنمائی کی بدولت ہی میں نے اپنے تعلیمی مراحل طے کیے اور آج ایک تحقیقی مقالہ پر قلم اٹھانے کے قابل ہوئی۔

میں اپنے سپروائزر جناب عبدالوہاب جان صاحب کی بے حد مشکور ہوں کہ جنہوں نے میرے لیے اس موضوع کا انتخاب کیا اور مجھے اپنے حسن نظر سے اس پر تحقیق کا اہل سمجھا۔اور اپنے قیمتی اوقات میں سے میرے لیے وقت نکالا اور میری بھر پور راہنمائی کی۔ان کی یہ راہنمائی ہی میری اس تحقیق کی تکمیل کا سبب بنی۔(اللہ تعالیٰ انہیں دارین میں جزائے خیر عطا فرمائے۔(امین)

مزید میں اپنے تمام احباب،عزیز واقارب،دیگر اساتذہ اپنے بھائیوں اور دیگر چند ایک خاص شخصیات کی ممنون ومشکور ہوں۔جنکی دعائیں میرے لیے مشعل راہ رہیں۔اللہ تعالیٰ انہیں دارین میں جزائے خیر عطا فرمائے۔(امین)

تہمینہ مجید

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی رضی لنا بالاسلام دیناً وبخیر الانام وصفوة خلقه نبیاً وبصحابة نبیه اعواناً ونصاراً،والصلاة والسلام علی سید الرسل وخاتم الانبیاء محمد المصطفی والمجتبی وعلی آله وصحبه الذین اختار هم الله تعالیٰ لصحبة نبیه واقامة دینه من جمیع امته.وبعد

ہندوستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے مظالم جب حد سے بڑھ گئے تو ۱۰ مئی ۱۸۵۷ء کو میرٹھ کی فوج نے انگریزوں کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا۔اس بغاوت میں اگرچہ مسلمان فوجی پیش پیش تھے لیکن جلد ہی آزادی پسند ہندو بھی ساتھ شریک ہو گئے۔باغیوں نے کمپنی کی حکومت کے خاتمہ کا اعلان کر کے بہادر شاہ ظفر کو بادشاہ تسلیم کر لیا۔جسکے بعد یہ جنگ آزادی دہلی،آگرہ،کانپور،مرادآباد،شاہ جہان پور،سہارن پور شاملی،مظفرنگر،جھانسی،آلہ آباد،رام پور،لکھنو وغیرہ علاقوں میں پھیل گئی۔اس موقع پر مقتدر علمائے کرام جامع مسجد دہلی میں جمع ہوئے اور انگریزوں کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا۔جہاد کے اس فتوی نے تحریک آزادی میں ایک نئی روح پھونک دی۔

بعدازاں جب ملکہ وکٹوریہ نے کمپنی کی حکومت ختم کر کے برصغیر کو اپنے مقبوضات میں شامل کر لیا تو انگریزوں نے غدار ہندوؤں کو جاگیریں اور خطابات دے کر اپنا ہمنوا بنالیا۔آزادی کی اس جدوجہد میں عام جدوجہد میں عام مسلمان بالخصوص معاشی مسائل کا شکار ہوئے۔تاہم ان کے سینوں میں ابھی بھی جذبہ جہاد زندہ تھا۔

اب انگریز کا سب سے بڑا مسئلہ یہی تھا کہ جسطرح بھی ممکن ہو۔مسلمانوں کے بچے کھچے جذبہ جہاد سے جان چھڑائی جائے اس مقصد کے لیے برطانوی استعمار کے قائدین لندن میں جمع ہوئے۔اورانہوں نے اسلام کے خلاف منصوبہ بندی کی۔گہری فکر اور باریک نظر سے تحقیق کے بعد ان کی خطرناک منصوبہ بندی یہ قرار پائی کہ دنیا بھر کے برا ان میں اسلام ہی ایک ایسی قوت ہے۔جو استعماری قوتوں کو سرنگوں کر سکتی ہے۔چنانچہ انہوں نے یہ طے کیا کہ اسلام کی اس قوت کو پراگندہ کیا جائے۔اس مقصد وہدف کی حاصل کرنے کے لیے لشکرکشی کی بجائے انہوں نے مسلمانوں کے اندر باطل فرقوں کی بنیاد رکھی۔

ہندوستان میں انگریزی استعمار کا خطرناک ہے ایجنٹ مرزا غلام احمد قادیانی تھا۔اول اول اس نے دین کی تجدید کا لبادہ اوڑھا۔اسکے بعد مہدی اور پھر مثیل مسیح اور پھر مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا اور بعد میں اس نے نبی ہونے کا بھی دعوی کیا۔

اس شخص نے مسلمانوں کی صفوں میں شامل رہ کر استعمار کی شاندار خدمات انجام دیں۔ کیونکہ وہ اسلام سے نکل کر استعمار کی خدمت بطریق احسن انجام نہیں دے سکتا تھا۔ اس نے مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا اور کہا کہ مسلمانوں کے لئے جائز نہیں کہ وہ انگریزوں کے مقابلہ کے لئے اسلحہ اٹھائیں کیونکہ میں مسیح موعود ہوں اور میرے آنے سے جہاد منسوخ کر دیا گیا ہے۔

میری تحقیق کا موضوع مرزا کے اسی دعوی کارد ہی ہے۔ اور کچھ اہم علامات قیامت کا تذکرہ بھی ہے۔ تاکہ نزول مسیح علیہ السلام کے حوالے سے کوئی ابہام باقی نہ رہے۔

موضوع کی اہمیت:۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت عیسی علیہ السلام ہونے کا دعوی کیا تھا (نعوذ باللہ من ذالک) اور جہاد کی منسوخی کا اعلان کیا تھا۔ لیکن ہماری بد قسمتی اور چشم پوشی کہ عام لوگ اسکے حوالے سے کچھ نہیں جانتے ہیں۔ حالانکہ مرزا نے یہ دعوی کر کے حضرت عیسی علیہ السلام کی شان اقدس میں گستاخی کی تھی اور ہمارے مذہب کا اصول ہے۔ لانفرق بین احد من رسلہ کہ ہم رسولوں میں باہم کوئی فرق روا نہیں رکھے ہیں لہذا اس موضوع کو خاص اہمیت حاصل ہے کہ ہم مرزا کے دجل وفریب کو سمجھیں۔

موضوع کو اختیار کرنے کے اسباب:۔

موضوع کو اختیار کرنے کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں

- اس تحقیقی مقالہ سے میرا مقصود عام لوگوں کے قلوب واذہان میں اسکی اہمیت اجاگر کرنا ہی ہے۔
- اپنے سپروائزر جناب عبدالوہاب جان ہی کی صوابدید پر میں نے اس موضوع کا انتخاب کیا۔
- اوران کے کہنے پر جب میں نے اس موضوع پر تحقیق کی تو مجھے اسمیں دلچسپی ورغبت ہوئی۔
- مرزا کی غلط بیانیوں سے مسلمانوں کا آگاہ کرنا بھی ایک اہم سبب تھا۔

موضوع کی انفرادیت اور سابقہ کام کا جائزہ:۔

اپنی نوعیت کے اعتبار سے یہ خاصا منفرد موضوع ہے۔ جسمیں میں نے حتی المقدور کوشش کی ہے کہ مرزا کی غلط بیانیوں کا رد کرسکوں نیز اس موضوع پر اس سے قبل بھرپور انداز میں کام نہیں ہوا اور نہ ہی اس موضوع پر الگ سے کوئی کتاب موجود ہے۔ البتہ عربی زبان میں اس پر ایک کتاب التصریح بما تواتر فی نزول مسیح از مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ موجود ہے لیکن مجھے تلاش بسیار کے باوجود وہ نہیں مل سکی۔

اسکے علاوہ انٹرنیٹ پر مرزا کی اپنی کتابیں نیز اسکے پیروکاروں کی کتابیں بھی وافر مقدار میں موجود ہیں جن میں اس نے دعوی مسیحیت کیا ہے۔ میں نے ان سے بھی کافی مدد لی ہے۔

اسلوب تحقیق:۔

اس تحقیقی مقالہ کا منہج جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہے تردیدی وتقابلی ہے۔ اور اس پر تحقیق کرتے ہوئے میں نے جو اسلوب اختیار کیا وہ یہ تھا۔

- جن کتب سے میں نے استفادہ کیا ان کے نام، مصنفین کے نام
- جلد نمبر اور صفحہ نمبر کو foot nots میں قلمبند کیا ہے۔
- آیات قرآنیہ کے حوالے سے میں نے پہلے سورۃ کا نام پھر آیت نمبر لکھا ہے۔
- اسی طرح احادیث نبویﷺ میں بھی کتاب کا نام باب کا نام اور حدیث کا نمبر بھی لکھا ہے۔
- میں نے جن رسالوں سے مدد لی ہے ان کی جلد نمبر، سن اشاعت کا بھی ذکر کیا ہے۔
- انٹرنیٹ سے جو مدد لی ہے اسمیں بھی متعلقہ website کا حوالہ دیا ہے۔
- اسکے علاوہ مجموعی طور پر میرا اسلوب یہی رہا ہے کہ پہلے میں نے مرزا کے دعووں اور باتوں کو اسکی کتابوں کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔ اور پھر اپنے الفاظ میں ان کا رد کیا ہے۔ دوران رد اپنی بات کو تقویت دینے کے لیے اگر قرآن سے کوئی دلیل ذہن میں آئی تو اسکو بھی قلمبند کیا۔ نیز بعض مقامات پر میں نے مرزا کے اقوال کا رد اسکے اپنے اقوال سے ہی کیا ہے۔ تاکہ قارئین پر اسکے دجل وفریب کو آشکار کر سکوں۔

تہمینہ مجید

تمہید

الحمد لله وحده والصلوة والسلام علی من لا نبی بعده والحمد لله وکفی وسلام علی عباده الذین اصطفی.

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر جس دین کو مکمل فرمایا اور بطور دین جس پر راضی ہوا اسکے متعلق فرمایا۔

﴿الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً﴾

(سورة المائدة : ۹)

ترجمہ:

آج کے دن تمہارے لیے تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا اور میں نے تم پر اپنا انعام تمام کر دیا۔ اور میں نے اسلام کو تمہارا دین بننے کے لیے پسند کر لیا۔

غرض اسلام ایک کامل وشامل دین ہے جو کہ احکام اور تعلیمات کے لحاظ سے زندگی کے تمام پہلوؤں اور شعبوں کو شامل ہے۔ اسمیں دین اور دنیا کے ہر معاملے کو انتہائی وضاحت کے بغیر نہیں چھوڑا گیا ہے۔ اور اپنے اجمالی کلی قواعد اور تفصیلی جزئی احکام کے ذریعے اسکو اس اچھی طرح بیان کیا ہے۔ کہ بعد میں اگر کوئی ناقص العقل انسان کچھ من گھڑت اقوال کے ذریعے خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہوئے اسلام کے تشخص کو نقصان بھی پہنچانا چاہے تو وہ بھی اپنی اس سعی وکوشش میں ناکام رہے گا۔

جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی تمام کذب بیانیوں اور دجل وفریب کے حوالے سے ہمیں رسول اللہ ﷺ نے پہلے ہی باخبر کر دیا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کے ۳۰ کذاب اور دجال آدمی پیدا ہونگے اور ان میں سے ہر ایک اللہ اور اسکے رسول کر جھوٹ باندھے گا''۔

اگر اس حدیث کو پیش نظر رکھا جائے تو ہمیں بخوبی علم ہو جائے گا۔ کہ مرزا اور مرزا جیسے کئی اور اشخاص جنہوں نے شیطانی طاقتوں کو خوش کرنے کے لیے کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔ ان کے دجل وفریب سے ہمیں پہلے ہی آگاہ کر دیا گیا تھا۔

ابواب کی تقسیم

عنوان | صفحہ نمبر

باب اول

''علامات قیامت''

❁ فصل اول:۔

''علامات قیامت صغریٰ''

❁ بحث اول: علم کا اُٹھ جانا 12

❁ بحث دوم: والدین کی نافرمانی 13

❁ بحث سوم: امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا ترک کرنا 14

❁ بحث چہارم: حق کو چھپانا 15

❁ بحث پنجم: عوام کا نااہل حکمرانوں کو پسند کرنا 15

❁ بحث ششم: شرک کی کثرت 15

❁ بحث ہفتم: جھوٹ اور فریبی پیشواؤں کا فتنہ 16

❁ بحث ہشتم: یہود ونصاریٰ کی پیروی کا فتنہ 17

❁ فصل دوم:

علامات قیامت کبریٰ

❁ بحث اول: امام مہدی کا ظہور 18

❁ بحث دوم: مسیح دجال کا ظہور 18

❁ بحث سوم: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول 19

❁ بحث چہارم: یاجوج ماجوج کا خروج 20

❁ بحث پنجم: پاکیزہ ہوا کا جلنا 21

باب دوم:

''دعویٰ مسیحیت از مرزا غلام احمد قادیانی''

❁ فصل اول

''حیات مرزا''

❁ بحث اول: ''مسیح موعود کی لغوی و اصطلاحی تحقیق'' 23

❁ بحث دوم: ''مرزا کی سوانح حیات کا اجمالی جائزہ'' 25

❁ بحث سوم: ابتدائی، خانگی حالات اور وفات'' 28

❁ فصل دوم:

''دعویٰ مسیح کی تحقیق''

❁ بحث اول: مرزا کے اقوال دعویٰ از کتب مرزا 38

❁ بحث دوم: مثیل مسیح کا دعویٰ (۱۸۹۱ء) 45

❁ بحث سوم: مسیح موعود کا دعویٰ (۱۸۹۱ء) 49

❁ بحث چہارم: دعویٰ ئی کے بعد 51

❁ بحث پنجم: مرزا کو دعویٰ ئی کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ 55

❁ فصل سوم:

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات طیبہ اور اسلام کا نقطہ نظر''

❁ بحث اول: ابتدائی حالات 60

❁ بحث دوم: نبوت و تبلیغ 63

❁ بحث سوم: رفع الی السمآء 66

❁ بحث چہارم: تاریخی تناظر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اہمیت 69

❁ بحث پنجم: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و نزول کی حکمت 70

باب سوم:

''مرزا کے دعویٰ مسیحیت کا رد''

- فصل اول:

''مرزا کی تضاد بیانیاں مسیح موعود کے حوالے سے''

- بحث اول: مسیح موعود کی پیش گوئی اجماع امت ہے پھر اسکا ہی قول کہ نہیں ہیں۔ 75
- بحث دوم: مسیح موعود امتی ہیں پھر مرزا ہی کا قول کہ نہیں ہے۔ 78
- فصل دوم:

''مرزا کے من گھڑت اقوال کی تردید''

- بحث اول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہند میں نہیں بلکہ شام میں ہوگا۔ 79
- بحث دوم: حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر سری نگر میں نہیں اسکی تردید۔ 83
- بحث سوم: سفر کشمیر کی تردید 87
- بحث چہارم: اصلی و نقلی مسیح انجیل کے تناظر میں۔ 90
- فصل سوم:

''علامات مسیح علیہ السلام کا اجمالی خاکہ اور مرزا قادیانی کے حالات سے اسکا تقابل''

- بحث اول: ''جدول'' 93
- بحث دوم: نزول مسیح کی احادیث متواترہ'' 105

اختتام

- فہارس 116
- اعلام 120
- اماکن 122
- کتابیات 123

باب اول :

علامات قیامت

- فصل اول:

  علامات قیامت صغریٰ

- فصل دوم:

  علامات قیامت کبریٰ

حرف آغاز

علامات قیامت بیان کرنے سے میرا مقصد یہ تھا کہ تا کہ قارئین اس حقیقت کو جان لیں کہ کونسی علامات کا ظہور پہلے ہوگا اور کونسی علامات بعد میں ظہور پذیر ہونگی۔ سب سے پہلے تو علامات صغریٰ کا ظہور ہوگا اور ان کے بعد علامات کبریٰ کا۔

لیکن ایک اہم بات پیش نظر رہے کہ علامات کبریٰ بھی اسی ترتیب سے ظاہر ہونگی جو ترتیب احادیث مبارکہ میں مذکور ہے۔ مثلاً علامات کبریٰ میں پہلے امام مہدی کا ظہور ہوگا ان کے بعد دجال کا خروج ہوگا اور پھر اسکے بعد حضرت مسیح علیہ السلام ابن مریم علیہ السلام کا نزول ہوگا۔

زیر مطالعہ مقالہ کے آنے والے ابواب میں جو اہم بحث ہے وہ ''مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ مسیحیت'' کا ردّ ہے۔ اوراس کو پڑھنے سے پہلے ضروری معلوم ہوا کہ قارئین کو مستند احادیث کی روشنی میں اسلام کا نقطہ نظر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے حوالے سے اجمالی معلومات فراہم کی جائیں۔ تا کہ وہ آنے والے ابواب میں مکمل انہماک اور قلبی میلان سے مرزا کی کذب بیانیوں کو ملاحظہ کریں۔

فصل اول

''علاماتِ قیامت صغریٰ''

بحث اول: علم کا اٹھ جانا

(ذھاب العلم)

علم دین کا اٹھ جانا اور جہالت کا عام ہونا قربِ قیامت کی نشانی ہے۔

عن ابی موسیٰؓ قال: قال النبی ﷺ ((ان بین یدی الساعة لایاما ینزل فیها الجھل ویرفع فیھا العلم ویکثر فیھا الھرج القتل))

رواہ البخاری(۱)

حضرت ابوموسیٰؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت سے پہلے ایسے دن آئیں گے جن میں جہالت چھا جائے گی، علم (دین) اٹھ جائے گا اور ہرج یعنی خون ریزی عام ہو جائے گی'' اسے بخاری سے روایت کیا ہے۔

عن ابی ھریرةؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ ((لا تقوم الساعة حتی تقیض العلم ویظھر الجھل ویکثر الھرج))؟ قال: ((القتل)) رواہ احمد(۲)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت قائم نہیں ہو گی حتی کہ علم اٹھا لیا جائے گا جہالت پھیل جائے گی اور ہرج بہت زیادہ ہو جائے گا'' صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ''ہرج کیا ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قتل'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۔ کتاب الفتن، باب ظھور الفتن

۲۔ اشراط الساعة فی مسند احمد، تالیف خالد بن ناصر الغامدی، الجزءُ اول، رقم الحدیث، ۲۰۹۔

بحث دوم: والدین کی نافرمانی

قیامت کے قریب اولاد اپنے والدین کی نافرمان اور گستاخ ہو جائے گی۔

عن ابی ھریرۃؓ قال کان رسول اللہ ﷺ یومابارزا للناس فاتاہ رجل فقال :یا رسول اللہ ﷺ متی الساعۃ؟فقال:((ماالمسئول عنھا باعلم من السائل ولکن ساخبرک عن اشراطھا،اذا ولدت الامۃ ربتھا،فذلک من اشراطھا،واذا تطاول دعاء الغنم فی البنیان ،فذلک من اشراطھا فی خمس لھا یعلمن الااللہ))فتلا رسول اللہ ﷺ (ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحاما......الایۃ)رواہ ابن ماجۃ(۱)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں ایک روز رسول اللہ ﷺ صحابہ کرامؓ کے ساتھ تشریف فرما تھے ایک آدمی حاضر ہوا اور پوچھنے لگا ''یا رسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی؟'' رسول اللہ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا ''قیامت کے بارے میں جس سے پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا (یعنی تمہاری طرح مجھے بھی اسکا علم نہیں لیکن میں تمہیں اسکی بعض نشانیاں بتا دیتا ہوں جب عورت اپنا مالک (یعنی نافرمان اولاد) جنے تو یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے جب ننگے پاؤں ننگے بدن والے لوگوں کے سردار بنیں تو یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے اور جب بکریوں کے چرواہے بلند وبالا عمارتیں تعمیر کریں تو یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے قیامت کا وقت ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) ''بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے بارش وہی برساتا ہے (یعنی اس کو علم ہے کہ کب بارش ہوگی) ماؤں کے رحموں میں جو کچھ ہے اسے بھی وہی جانتا ہے کوئی شخص نہیں جانتا کل وہ کیا کرے گا (اللہ جانتا ہے) نہ کوئی یہ جانتا ہے کہ وہ کس جگہ فوت ہوگا (اللہ جانتا ہے) اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۔ کتاب الفتن، باب اشراط الساعۃ (۲/۳۲۶۸)

بحث سوم: امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا ترک کرنا

قیامت کے قریب اچھے اور برے لوگ سب ایک دوسرے کے ساتھ گھل مل جائیں گے کوئی کسی کو نیکی کا حکم نہیں دے گا نہ برائی سے روکے گا۔

عن عبداللہ بن عمروؓ ان رسول اللہﷺ قال:((کیف بکم وبزمان یوشک ان یاتی،یغربل الناس فیہ غربلۃ،ویبقی حثالۃ من الناس ،قد مرجت عھود ھم واماناتھم،فاختلفوا،و کانوا ھکذا؟))وشبک بین اصابعہ)قالوا: کیف بنایا رسول اللہﷺ :اذا کان ذلک ؟قال:((تاخذون بما تعرفون ،وتدعون ما تنکرون وتقبلو علیٰ خاصتکم وتذرون امر عوامکم))رواہ ابن ماجۃ(۱)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا ''بہت جلد ایسا وقت آئے گا کہ نیک لوگ اٹھا لیے جائیں گے اور صرف برے لوگ ہی باقی رہ جائیں گے وعدہ اور امانت خلط ملط ہو جائیں گے (یعنی ان کی پروا نہیں کی جائے گی)لوگ بالکل بگڑ جائیں گے اچھے اور برے لوگ آپس میں یوں گھل مل جائیں گے''اور آپﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر دکھائیں۔صحابہ کرامؓ نے عرض کیا''اگر ایسا وقت ہم پر آجائے تو ہم کیا کریں؟''آپﷺ نے ارشاد فرمایا''جسے نیکی سمجھو اس پر عمل کرنا جسے برا سمجھو اسے چھوڑ دینا اور اس وقت اپنے قابل اعتماد لوگوں کے پاس چلے جانا اور دوسروں کو ان کے حال پر چھوڑ دینا''اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

بحث چہارم: حق کو چھپانا

قیامت سے پہلے حق کو چھپانے والے لوگ پیدا ہوں گے۔

عن عبد اللہ بن مسعودؓ قال:قال رسول اللہﷺ ((ان بین یدی الساعۃ شھادۃ الزورو کتمان الحق))رواہ احمد(۲)　(صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہﷺ نے فرمایا''قیامت سے پہلے جھوٹی گواہی دینے والے اور حق کو چھپانے والے ہوں گے''اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۔ابواب الفتن ،باب التثبت فی الفتنۃ (۲/۳۱۹۶)

۲۔اشراط الساعۃ ،تالیف الدکتور عزالدین حسین الشیخ،رقم الصفحہ ۶۰

بحث پنجم: عوام کا نااہل حکمرانوں کو پسند کرنا

قیامت سے پہلے عوام جانتے بوجھتے حکومت کی ذمہ داریاں نااہل اور بددیانت لوگوں کے سپرد کریں گے۔

عن ابی ہریرۃؓ قال:قال رسول اللہ ﷺ ((اذا ضیعت الامانة فانتظر الساعة قال: کیف اضاعتها یا رسول اللہ ﷺ؟قال:((اذا اسند الامر الیٰ غیر اهله فانتظر الساعة))رواه البخاری(۱)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب امانت ضائع کی جائے اس وقت قیامت کا انتظار کرو۔'' حضرت ابوہریرہؓ نے دریافت کیا ''یا رسول اللہ ﷺ امانت کیسے ضائع کیا جائے گی؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب حکومت ان لوگوں کو دی جائے جو اس کے اہل نہ ہوں تو قیامت کا انتظار کرو'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

بحث ششم: شرک کی کثرت

قیامت سے پہلے عربوں میں دوبارہ بت پرستی شروع ہو جائے گی۔

عن ابی ہریرۃؓ قال:سمعت النبی ﷺ قال((لما تقوم الساعة حتی تضطرب الیات نساء دوس علیٰ ذی الخلصة))(رواه البخاری)(۲)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت قائم نہ ہوگی جب تک دوس قبیلے کی عورتیں ذوالخلصہ کے بت خانہ میں چکر نہ لگالیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱کتاب الرقاق باب رفع الامانة

۲۔کتاب الفتن باب تغیر الزمان حتی یعبد والاوثان

بحث ہفتم: جھوٹے اور فریبی پیشواؤں کا فتنہ

قیامت سے پہلے نبوت کے تیس جھوٹے دعویدار پیدا ہونگے۔

عن ابی ہریرۃؓ عن النبیﷺ قال((لما تقوم الساعة حتی یبعث رجالون کذا بون قریباًمن ثلاثین کلھم یزعم انه رسول اللهﷺ))رواه مسلم(۱)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمﷺ نے فرمایا ''قیامت سے پہلے تیس جھوٹے دھوکے باز آدمی پیدا ہونگے ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ رسول ہے'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عن ابی ہریرۃؓ قال:قال رسول اللهﷺ((لما تقوم الساعة حتی یخرج ثلاثون کذاباًدجالاً کلھم یکذب علیٰ الله ورسوله))رواه ابوداود (۲)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کے تیس کذاب اور دجال آدمی پیدا ہوں گےاوران میں سے ہر ایک اللہ اوراس کے رسولﷺ پر جھوٹ باندھے گا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۱۔کتاب الفتن واشراط الساعة

۲۔کتاب الملاحم باب ابن صیاد(۳/۳۶۴۳)

بحث ہشتم: یہود ونصاریٰ کی پیروی کا فتنہ

مسلمان یہود ونصاریٰ کی تہذیب وتمدن اوران کی مادی ترقی سے اس قدر مرعوب ہوں گے کہ اگر وہ اپنی ماں سے زنا کریں گے تو مسلمان بھی اپنی ماں سے زنا کرنے میں فخر محسوس کریں گے۔

عن ابی عباسؓ قال:قال رسول اللهﷺ((لتركبن سنن من كان قبلكم شبراً بشبر وذراعاً بذراع وباعا بباع حتى لوان احدهم دخل جحر ضب لدخلتهم وحتى لو ان احدهم جامع امه لفعلتم))(۱)

حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہﷺ نے فرمایا ''تم لوگ اپنے سے پہلی امتوں کے نقش قدم پر چلو گے اگر وہ ایک بالشت چلیں گے تو تم بھی ایک بالشت چلو گے اگر وہ ایک ہاتھ چلیں گے تو تم بھی ایک ہاتھ چلو گے اگر وہ دو ہاتھ چلیں گے تو تم بھی دو ہاتھ چلو گے حتیٰ کہ وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوں گے تو تم بھی اس میں داخل ہوں گے۔اگر ان میں سے کوئی اپنی ماں سے زنا کرے گا تو تم بھی اپنی ماں سے زنا کرو گے۔

۱۔مجمع الزوائد،الجزء السابع،رقم الحدیث ۱۲۱۰۵۔

فصل دوم

''علاماتِ قیامت کبریٰ''

بحث اول :۔ امام مہدی کا ظہور

قیامت سے پہلے رسول اکرم ﷺ کی اولاد میں سے ایک شخص عربوں پر حکومت کرے گا۔

عن عبد اللہؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ ((لا تذھب الدنیا حتی یملک العرب رجل من اھل بیتی یواطی اسمہ اسمی)) رواہ الترمذی (۱)

حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ عرب کا بادشاہ ایک ایسا آدمی بنے گا جو میرے اہل بیت میں سے ہوگا اور اس کا نام میرے نام جیسا ہوگا'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عن ام سلمۃ رضی اللہ عنھا قالت: سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ((المھدی من عترتی من ولد فاطمۃ)) رواہ ابو داود. (۲)

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''مہدی میرے خاندان اور فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہوگا'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

بحث دوم: مسیح دجال کا ظہور

دجال کے خروج کی ابتداء ایران کے شہر خراسان سے ہوگی۔

عن ابی بکر الصدیقؓ قال حدثنا رسول اللہ ﷺ ((ان الدجال یخرج من ارض بالمشرق یقال لھا خراسان یتبعہ اقوام کان وجوھھم المجان المطرقۃ)) رواہ ابن ماجۃ (۳)

حضرت ابوبکر صدیقؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہیں آگاہ فرمایا ''دجال مشرق کی سرزمین سے نکلے گا جس کا نام خراسان ہے چمڑہ بھری ڈھالوں جیسے چہروں والے لوگ اس کے ساتھ ہوں گے'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۔ ابواب الفتن، باب ماجاء فی المھدی (۱۸۱/۲)
۲۔ کتاب الفتن، باب المھدی (۳۔۳۶۰۳)
۳۔ کتاب الفتن، باب فتنۃ الدجال وخروج عیسی بن مریم (۳۲۹۱/۲)

بحث سوم: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کی نشانیوں میں سے ایک ہے۔

وانه لعلم للساعة فلا تمترن بها واتبعون هذا صراط مستقیم.(۴۳.۶۱)(۱)

اور بے شک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کی ایک نشانی ہے لہذا تم قیامت کے آنے میں شک نہ کرو اور میری بات مان لو یہی سیدھا راستہ ہے"

بحث چہارم: یاجوج ماجوج کا خروج

ابتداً یاجوج ماجوج اپنے علاقوں میں فساد برپا کرتے رہتے تھے وہاں کے لوگوں کی خواہش پر ذوالقرنین نے ایک بہت بڑا بند تعمیر کرکے انہیں مقید کر دیا۔

ثم اتبع سبباه حتی اذا بلغ بین السدین وجدمن دونها قوما لا یکادون یفقهون قولهاه قالوا یذالقرنین ان یاجوج وماجوج مفسدون فی الارض فهل نجعل لک خرجا علیٰ ان تجعل بیننا وبینهم سدا.قال ما مکنی فیه ربی خیر فاعینونی بقوة اجعل بینکم وبینهم ردما.اتونی زبر الحدید حتی اذا ساویٰ بین الصدفین قال النفخوا حتی اذا جعله نارًا قال اتونی افرغ علیه قطرا.فمااسطاعوا ان تظهروه وما استطاعوا له نقباً.(۱۸.۹۲.۹۶)(۲)

---

(۱) سورۃ جاثیۃ آیت نمبر ۶۱

(۲) سورۃ کہف آیت نمبر ۹۶-۹۲

''پھر ذوالقرنین نے (دوسری سمت کا) سامان سفر تیار کیا، جب وہ دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو اسے وہاں ایک ایسی قوم ملی جو مشکل سے ہی کوئی بات سمجھتی تھی، ان لوگوں نے کہا ''اے ذوالقرنین یاجوج اور ماجوج اس سرزمین میں فساد پھیلاتے رہتے ہیں لہذا اگر تو کہے تو ہم تیرے لئے کچھ محصول اکٹھا کر دیں تا کہ تو ہمارے اور ان کے درمیان ایک بند تعمیر کر دے'' اس نے کہا ''میرے رب نے مجھے جو دے رکھا ہے وہی کافی ہے تم لوگ محنت مزدوری میں میری مدد کرو، میں تمہارے اور ان کے درمیان بند بنا دیتا ہوں مجھے لوہے کی چادریں لادو'' آخر جب اس نے دونوں پہاڑوں کے درمیانی خلا کو پاٹ دیا تو لوگوں سے کہا ''اب آگ دہکاؤ'' حتی کہ جب یہ آہنی دیوار بالکل آگ کی طرح سرخ ہوگئی تو اس نے کہا ''لاؤ، اب میں اس پر پگھلا ہوا تانبا انڈیلوں گا'' (یہ بند ایسا تھا) یاجوج ماجوج اس پر چڑھ کر باہر نہ آسکتے تھے اور اس میں نقب لگانا بھی ان کے لئے مشکل تھا''۔

قیامت کے قریب جب یاجوج ماجوج کو نکالا جائے گا تو وہ پوری دنیا پر یورش کر دی گے۔

حتی اذا فتحت یاجوج وماجوج وهم من كل حدب ينسلون . واقترب الوعد الحق فاذا هي شاخصة ابصار الذين كفروا يويلنا قد كنا في غفلة من هذا بل كنا ظلمين.(۲۱:۹۶،۹۷) (۱)

''جب یاجوج ماجوج کھول دیے جائیں گے تو وہ ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے اس وقت سچا وعدہ (قیامت) پورا ہونے کا وقت آ پہنچے گا، اس وقت ان لوگوں کے دیدے پھٹے پھٹے رہ جائیں گے جنہوں نے کفر کیا تھا، کہیں گے ''ہائے ہماری کم بختی ہم اس چیز کی طرف سے غفلت میں پڑے ہوئے تھے بلکہ ہم (واقعی) خطا کار تھے۔''

(۱) سورہ انبیاء، آیت نمبر ۹۷۔۹۶

بحث پنجم: پاکیزہ ہوا کا چلنا

قیامت سے پہلے ایک ہوا چلے گی جو تمام اہل ایمان کی روحیں قبض کرے گی۔

عن عیاش ابن ربیعةؓ قال: سمعت النبیﷺ یقول((تبعیء ریح بین یدی الساعة تقبض فیھا ارواح کل مئومن))رواہ احمد(۱)

حضرت عیاش بن ربیعہؓ کہتے ہیں میں نے نبی اکرمﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''قیامت سے پہلے ایک ہوا چلے گی جس میں تمام مومنوں کی ارواح قبض کر لی جائیں گی'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عن عائشة رضی اللہ عنھا قالت:سمعت رسول اللہﷺ ((ثم یبعث اللہ ریحاً طیبة فتوفی کل من فی قلبه مثقال حبة من ایمان فیبقی من لا خیر فیه فیرجعون الی دین آبائھم))رواہ مسلم(۲)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں، میں نے رسول اللہﷺ کو فرماتے ہوئے سنا''.....پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس سے ہر وہ شخص فوت ہو جائے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اور وہی باقی بچے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھلائی نہیں ہوگی باقی لوگ اپنے آبائی دین (یعنی کفر یا شرک) کی طرف پلٹ جائیں گے'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

(۱) اشراط الساعة فی مسند الامام احمد، تالیف خالد بن ناصر الغامدی الجزء الاول، رقم الحدیث (۱۶۳)

(۲)۔ کتاب الفتن واشراط الساعة۔

باب دوم

دعویٰ مسیحیت از مرزا غلام احمد قادیانی

فصل اول: حیات مرزا
فصل دوم: دعویٰ مسیح کی تحقیق
فصل سوم: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات طیبہ اور اسلام کا نقطہ نظر

فصل اول: حیات مرزا

بحث اول: مسیح موعود کی لغوی و اصطلاحی تحقیق

لفظ مسیح کا اطلاق:

مسیح میم کی زبر، سین کے نیچے زیر، اور آخر میں حا ہے۔
یہ لفظ حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اور دجال دونوں پر بولا جاتا ہے۔

ان اللہ یبشرک بکلمۃ منہ اسمہ المسیح عیسی ابن مریم(۱)

ترجمہ:

جب فرشتوں نے کہا اے مریم اللہ تعالیٰ تجھے اپنے ایک کلمے کی خوشخبری دیتا ہے۔اسی طرح حدیث نبوی ﷺ میں دجال کے لیے بھی مسیح نام کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

عن ابی بکرۃ دمنی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی ﷺ قال لا یدخل المدینۃ رعب المسیح الدجال ولما یومئذسبعۃ ابواب علی کل باب ملکان .

ترجمہ:

حضرت ابوبکرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "مدینہ کے لوگ مسیح دجال سے مرعوب نہیں ہونگے اس وقت مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو دو فرشتے پہرہ دے رہے ہوں گے۔

لیکن یہ بات پیش نظر رہے کہ جب اس سے مراد دجال ہو تو مسیح کے ساتھ دجال کا لفظ ضرور آتا ہے، یعنی مسیح دجال لہذا حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام مسیح الہدیٰ اور دجال مسیح الضلالۃ ہے۔

حضرت عیسیٰ کی شخصیت کے تناظر میں مسیح کے معنی:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام مسیح کیوں رکھا گیا، اہل علم نے اسکی کئی وجوہات بیان کی ہیں ذیل میں کچھ کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

(۱) پارہ ۳ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۴۵

(۲) کتاب الفتن' باب ذکر الدجال

ا۔مسیح کے معنیٰ چھونے کے ہیں۔آپ کو مسیح اسلیے کہا گیا کہ آپ جس بھی مصیبت زدہ کو چھوتے تھے وہ اللہ کے اذن سے صحت یاب ہو جاتا تھا۔

۲۔آپ علیہ السلام نے دعوت الی اللہ کا کام کرتے ہوئے زمین میں سیاحت کی اسلیے آپ کو مسیح کہا گیا۔ان دو اقوال کی بنیاد پر مسیح عربی گرامر کی رو سے بمعنی ماسح (اسم فاعل) یعنی چھونے والا یا سیاحت کرنے والا ہوگا۔

(۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاؤں پورے زمین پر نہ لگتے تھے تلووں میں خلا نہیں تھا اسلیے ان کو مسح کہا گیا۔

(۴)......چونکہ انہیں برکت کے ساتھ مسح کہا گیا یا گناہوں سے پاک کہا گیا اسلیے وہ با برکت تھے۔(۱)

مندرجہ بالا آخر الذکر دو اقوال میں مسیح عربی لغت کے اعتبار سے (اسم مفعول) کے ہوگا۔

دجال کی شخصیت کے تناظر میں مسیح کے معنیٰ:

جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مسیح کہتے ہیں دجال اکبر کو بھی مسیح دجال کہا جاتا ہے دجال اکبر کا نام مسیح کیوں رکھا گیا؟ اسکے بارے میں بہت سے اقوال ہیں مگر سب سے زیادہ واضح قول یہ ہے کہ دجال کو مسیح کہنے کہ وجہ یہ ہے کہ اسکی ایک آنکھ اور ابرو نہیں ہے۔

ابن فارس کہتے ہیں کہ:

مسیح وہ ہے جسکے چہرے کے دو حصوں میں سے ایک حصہ مٹا ہوا ہو۔اسمیں نہ آنکھ ہو اور نہ ہی ابرو۔اسی لیے دجال کو مسیح کہا گیا ہے۔پھر انہوں نے حضرت حذیفہ کی سند سے رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

وان الدجال ممسوح العين ،عليها ظفرة غليظة.

ترجمہ:۔ بلاشبہ دجال مٹی ہوئی آنکھ والا ہے جس پر ایک غلیظ بھدا سا ناخون (جھلی) ہے"(۲)

---

(۱) دجال کون، کہاں، کب صفحہ ۹۶،۹۵ مصنف مفتی ابو البابہ شاہ منصور

(۲) علامات قیامت، باب علامات کبریٰ، مصنف حضرت شاہ رفیع الدین صاحب

احمدی و مرزائی حضرات اور لفظ مسیح:

مندرجہ وبالا تمام بحث لفظ مسیح کی لغوی و اصطلاحی تحقیق کے حوالے سے تھی، لیکن موجودہ زمانے میں مسیح الدجال اور مسیح عیسی ابن مریم کے علاوہ ایک اور اصطلاح بھی احمدی و مرزائی حضرت استعمال کرتے ہیں اور وہ اصطلاح مسیح موعود ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی (۱۹۰۸-۵-۲۶-۱۸۴۵-۲-۱۳) ہندوستان میں صوبہ پنجاب کے گاؤں قادیان ضلع گورداسپور میں پیدا ہوا۔

اور اس نے (۱۸۹۱) میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا (نعوذ باللہ من ذالک) جو کہ محض دعوی ہی تھا، آگے آنے والے ابواب میں اس پر تفصیلاً روشنی ڈالی جائے گی، کیونکہ یہاں مقصود لغوی تحقیق ہی بیان کرنا ہے۔ ذیل میں اس کا دعویٰ اسکی کچھ کتابوں کے حوالے سے درج کیا جاتا ہے۔

میں بحیثیت مسیح آیا ہوں۔ میں مسیح ابن مریم ہوں۔ (۱)

جہاں تک مسیح موعود کے معنیٰ کی بات ہے تو اس کا معنیٰ دوبارہ آنے والا مسیح کے ہیں، یہ اصطلاح غیر اسلامی ہے۔

علامہ اقبال کا قول:

آپ نے فرمایا کہ:

"یہ اصطلاح ہرگز اسلامی نہیں ہے، اور اسلام کے دور اول کے تاریخی اور مذہبی ادب میں یہ اصطلاح ہمیں نہیں ملتی ہے" (۲)

بحث دوم: مرزا کی سوانح حیات کا اجمالی جائزہ

مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۳۹ بمطابق ۱۲۵۴ کو ہندوستان کے صوبہ پنجاب کے ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں قادیان میں پیدا ہوا اسکے والد کا نام مرزا غلام مرتضیٰ تھا (۳)

---

(۱) حقیقۃ الوحی ص ۱۴۹، مصنف مرزا غلام احمد قادیانی

(۲) قول اقبال بحوالہ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴، جلد اول ص ۲۲۵

(۳) wiki pedia

مرزا غلام احمد سکھوں کی سلطنت میں مہاراجہ رنجیت سنگھ کی حکومت میں پیدا ہوا ان دنوں تعلیم اس قدر عام نہ تھی اور بہت سے لوگ ان پڑھ ہوا کرتے تھے، اس نے ابتدائی تعلیم گھر میں حاصل کی۔ اس نے ابتدائی عربی فارسی لغت پڑھی اور ابتدائی دور میں اس کا استاد فضل الٰہی تھا، پھر دس برس کی عمر میں اس نے فضل احمد نامی استاد سے مزید تعلیم حاصل کی اور اپنی عمر کے سترھویں اور اٹھارویں برس اس نے ایک استاد گل علی شاہ سے بھی کچھ تعلیم حاصل کی۔

۱۸۶۴ سے ۱۸۶۸ کے دوران اپنے والد کی خواہش پر مرزا غلام احمد قادیانی نے بحیثیت کلرک سیالکوٹ میں نوکری کی۔(۱)

اور اپنی زندگی کے بعد کے ادوار میں اس نے ۱۸۸۹ء میں دعوی مجددیت کیا(۲)

اور ۱۸۹۱ میں اس نے مثیل مسیح کا دعوی کیا، اور پھر ۱۸۹۱ ہی میں اس نے مسیح موعود کا دعوی کیا وہ مسیح موعود کے ساتھ خود کو مہدی بھی کہتا تھا(۳)

اور آخر میں ۱۹۰۰ میں اس نے دعوی نبوت کیا(۴)

اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ بمطابق ۲۴ ربیع الاول ۱۳۲۶ ہجری کو وہ لاہور میں وبائی مرض ہیضہ میں مبتلا ہو کر اپنے طبیب ڈاکٹر سید محمد یسین کے گھر فوت ہوا(۵) اور اسکی لاش قادیان لے جائی گی اور وہیں مدفون ہوا۔

بقول شاعر:

خس کم جہاں پاک

ازدواج اور اولاد:

مرزا غلام احمد قادیانی نے دو شادیاں کیں پہلی شادی اوائل جوانی میں حرمت بی بی سے کی جو کہ مرزا کی رشتہ دار تھی۔ بعد میں بعض لغو وجوہات کی بنا پر اسکو طلاق دے دی۔

---

wiki pedia(۱)

(۲) آئینہ تلبیس مصنف رفیق دلاوری جلد دوم صفحہ ۴۵۹۔۴۵۴

(۳) توضیع مرام مصنف مرزا غلام احمد صفحہ ۱۵

(۴) حقیقت النبوۃ صفحہ ۱۲۴

(۵) بیاض نور الدین صفحہ ۲۰۹

اس بیوی سے مرزا کے مندرجہ ذیل بیٹے تھے۔
۱)مرزا سلطان احمد(۱۸۵۳۔۱۹۳۱)
۲)مرزا افضل احمد(۱۸۵۵۔۱۹۰۴)
دوسری شادی اس نے بڑھاپے میں ۱۸۸۴ میں تقریباً انچاس برس کی عمر میں کی اس بیوی کا نام نصرت جہاں بیگم تھا اس بیوی سے مرزا کے ۱۰ بچے تھے، جن میں سے پانچ بچپن میں ہی فوت ہوئے۔
۱)عصمت (۱۸۸۶۔۱۸۹۱)
۲)بشیر(۱۸۸۷۔۱۸۸۸)
۳)شوکت(۱۸۹۱۔۱۸۹۲)
۴)مرزا مبارک احمد(۱۸۹۹۔۱۹۰۷)
۵)امۃ النصیر(۱۹۰۳۔۱۹۰۳)
اور پانچ بچوں نے لمبی عمر پائی۔
۱)مرزا بشیر الدین محمود احمد(۱۸۸۹۔۱۹۶۵)
۲)مرزا بشیر احمد(۱۸۹۳۔۱۹۶۳)
۳)مرزا شریف احمد(۱۸۹۵۔۱۹۶۱)
۴)نواب مبارکہ بیگم(۱۸۹۷۔۱۹۷۷)
۵)نواب صاحبہ امۃ الحفیظ بیگم(۱۹۰۴۔۱۹۸۷)......(۱)

---

wiki pedia(۱)

بحث سوم: ابتدائی، خانگی حالات اور وفات

ابتدائی حالات:

پیدائش:

مرزا غلام احمد قادیانی کی تاریخ پیدائش میں زبردست قسم کا اختلاف پایا جاتا ہے اور اس اختلاف کی اہم وجہ اسکی وہ پیشگوئی ہے جو اس نے اپنی عمر کے حوالے سے کی تھی اسلیے بعد میں اسکے مریدوں کے مابین اسکی عمر کو اسکے الہام کے مطابق بڑھانے میں کافی اختلاف رائے ہوا۔

چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ دشمن میری موت کی تمنا کریں گے تا کہ یہ نتیجہ نکالیں کہ جھوٹا تھا جلد مر گیا اسلئے پہلے ہی سے خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔

ثمانین حولا او قریبا من ذالک او تزید علیه سنینا وتری نسلا بعیدا.

ترجمہ:

''یعنی تیری عمر اسی برس کی ہوگی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ اور تو اسقدر عمر پائے گا کہ ایک دور کی نسل دیکھ لے گا''(۱)

جب کہ اسکی تاریخ پیدائش اسکے اپنے قول کے مطابق یہ ہے وہ لکھتا ہے کہ، میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی (۲)

ایک عجیب بات:

مزید حیران کن مرزا کے یہ الفاظ ہیں۔

میری پیدائش اسوقت ہوئی جب چھ ہزار میں سے گیارہ برس رہتے تھے(۳)

نوٹ: واضع ہو کہ الف ششم ۱۲۷۰ ہجری کو ختم ہوا تھا(۴)

پس اس تحریر کی رو سے مرزا قادیانی کا سنہ پیدائش ۱۲۵۹ ہجری یعنی ۱۸۴۳ بنتا ہے۔

---

(۱) اربعین نمبر ۳ ص ۳۶ خزائن ۱۹ جلد ۱۷

(۲) کتاب البریہ ص ۱۴۶

(۳) رسالہ ریویو باب ماہ اپریل ۱۹۲۴ء ص ۳۲،۳۳

(۴) اخبار الحکم مورخہ ۲ جنوری ۱۹۰۸ء ص کالم نمبر ۳

پس مندرجہ بالا تمام دلائل ومباحث سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی عمر اسکی پیشگوئی کے مطابق چوہتر برس سے کم ہوئی ہے۔ کیونکہ اگر اپنے قول کے مطابق اگر وہ ۱۸۳۹ میں پیدا ہوا تو اسکی عمر ۶۹ بنتی ہے اور ایسے ہی اگر اپنے دوسرے قول کے مطابق وہ ۱۸۴۳ء میں پیدا ہوا تو اسکی عمر ۶۵ برس ہوئی۔

لیکن اسکے سوانح نگار قادیانی حضرات نے اس سلسلے میں مرزا قادیانی کی تحریروں کو باہمی اختلاف وتضاد وظن اور قیاس پر مبنی مان کران کو مسترد کر دیا ہے اور اپنی نئی تحقیقات کی بناء پر ۱۸۳۵ء ۱۸۳۶ء کو ولادت کا سن متعین کیا ہے۔

لیکن اس موقع پر مرزائیوں کے لیے ایک بات غور طلب ہے کہ مرزائیوں کا مرزا قادیانی کی ہی لکھی ہوئی تاریخ ولادت میں اختلاف کرنا اور نت نئی تحقیقات پیش کرنا مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے کی دلیل بنتی ہے۔

جائے پیدائش:

مرزا غلام احمد قادیانی (ہندوستان) پنجاب میں ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں (قصبہ) قادیان میں پیدا ہوا یہ قصبہ امرتسر سے شمال مشرق کی طرف ریلوے لائن پر ایک قدیم بشر بٹالہ سے گیارہ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

نام ونسب:

اپنے نسب کے حوالے سے بھی خود مرزا ہی کی تحریروں میں تضاد پایا جاتا ہے۔

مثلاً وہ ایک جگہ لکھتا ہے کہ

''میرے سوانح اس طرح پر ہیں کہ میرا نام غلام احمد میرے والد صاحب کا نام غلام مرتضی اور دادا صاحب کا نام عطا محمد اور میرے پردادا صاحب کا نام گل محمد تھا اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہماری قوم مغل برلاس ہے''(۱)

T.H-17977

(۱) روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۱۶۲۔

دوسری جگہ وہ لکھتا ہے کہ

''اس عاجز کا خاندان دراصل فارسی ہے نہ مغلیہ نہ معلوم کس غلطی کے ساتھ مغلیہ خاندان کے ساتھ مشہور ہوگیا''(۱)

مرزا غلام احمد کا بچپن:

مرزا کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے نے مرزا کی جو سوانح عمری سیرت المہدی تحریر کی اسمیں عجیب وغریب حالات واقعات کا بیان ہے جن کا ظہور ایک نبی مہدی یا مسیح سے ہونا ایک مافوق العقل بات نظر آتی ہے نمونے کے طور پر ذیل میں کچھ واقعات نقل کیے جاتے ہیں۔

چڑیاں پکڑنا:

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کیا کہ تمہاری دادی ایمہ ضلع ہوشیار پور کی رہنے والی تھیں حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ہم اپنی والدہ کے ساتھ بچپن میں کئی دفعہ ایمہ گئے ہیں۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ وہاں حضرت صاحب بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتے تھے۔ اور چاقو نہیں ملتا تھا تو سرکنڈے سے ذبح کر لیتے تھے والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ ایمہ سے چند بوڑھی عورتیں آئیں تو انہوں نے باتوں باتوں میں کہا کہ سندھی ہمارے گاؤں میں چڑیاں پکڑا کرتا تھا والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں نے نہ سمجھا کہ سندھی سے کون مراد ہے۔ آخر معلوم ہوا کہ ان کی مراد حضرت صاحب سے ہے۔(۲)

''نیز والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ہم بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتے تھے اور چاقو نہ ہوتا تھا تو تیز سرکنڈے سے ہی حلال کر لیتے تھے''(۳)

---

(۱) حقیقۃ الوحی ص ۷۸ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۸۱

(۲) سیرت المہدی حصہ اول ص ۳۶

(۳) سیرت المہدی حصہ اول ص ۳۲

چوری کرنا:

بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب سناتے تھے۔ کہ جب میں بچہ ہوتا تھا تو ایک دفعہ بعض بچوں نے مجھے کہا کہ جاؤ گھر سے میٹھا لاؤ۔ میں گھر میں آیا اور بغیر کسی کے پوچھنے کے ایک برتن میں سفید بورا اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا۔ اور راستہ میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈال لی بس پھر کیا تھا میرا دم رک گیا اور بڑی تکلیف ہوئی کیونکہ معلوم ہوا کہ جسے میں سفید بورا سمجھ کر جیبوں میں بھرا تھا، وہ بورا نہ تھا بلکہ پسا ہوا نمک تھا۔ (۱)

روٹی پر راکھ:

بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ بعض بوڑھی عورتوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ بچپن میں حضرت صاحب نے اپنی والدہ سے روٹی کے ساتھ کچھ کھانے کو مانگا۔ انہوں نے کوئی چیز شاید گڑ بتایا، کہ یہ لے لو۔ حضرت صاحب نے کہا نہیں یہ میں نہیں لیتا انہوں نے کوئی اور چیز بتائی۔ حضرت صاحب نے اس پر بھی وہی جواب دیا وہ اس وقت کسی بات پر چڑی ہوئی بیٹھی تھیں۔ سختی سے کہنے لگیں کہ جاؤ پھر راکھ سے روٹی کھا لو۔ حضرت صاحب روٹی پر راکھ ڈال کر بیٹھ گئے اور گھر میں ایک لطیفہ ہو گیا یہ حضرت صاحب کا بالکل بچپن کا واقعہ ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ والدہ صاحبہ نے یہ واقعہ سنا کر کہا۔ جس وقت اس عورت نے مجھے یہ بات سنائی تھی اسوقت حضرت صاحب بھی پاس تھے۔ مگر آپ خاموش رہے۔

خانگی حالات:

اسلام کا خانگی نظام بے نظیر و بے مثال ہے۔ اسلام فطرت اور اخلاقی پاکیزگی کو مدنظر رکھتے ہوئے ہنگامی حالات میں دوسری شادی بلکہ ۴ شادیوں تک کی اجازت دیتا ہے۔ اور اس حالت میں بیویوں کے درمیان پورا انصاف اور تمام حقوق ادا کرنے کا حکم دیتا ہے۔ یہ ایک کڑی شرط ہے جو دین اسلام کے علاوہ دوسرے مذاہب میں نہیں ہے۔ پہلی بیوی کو صرف اسلیے طلاق دے دینا کہ مرد کو دوسری عورت سے نکاح کی خواہش یا ضرورت ہے۔ پہلی بیوی اور اسکی اولاد سے سراسر ناانصافی ہے۔ جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی نے اپنی زندگی میں ۲ شادیاں کیں۔ مگر نفسانی خواہش اور لالچ کی بناء پر ان دونوں میں انصاف وحقوق کا پلڑا برابر نہ رکھ سکا۔

---

(۱) سیرت المہدی حصہ اول ص ۲۲۶

مرزا قادیانی کی پہلی شادی عمر کے اوائل میں ہی ہوگئی تھی اور اس شادی سے مرزا قادیانی کے دو لڑکے مرزا سلطان احمد اور فضل احمد موجود تھے۔۱۸۸۴ء میں جب کہ مرزا قادیانی کی تقریباً انچاس سال تھی، انہوں نے دہلی کے ایک معزز ساتھ خاندان کی نوعمر کنواری لڑکی سے رشتہ کیا۔جس بیوی کیساتھ مرزا قادیانی کی جوانی کا بہترین حصہ گزر چکا تھا بڑھاپے میں اسے عذاب میں مبتلا کرنا کسی طرح جائز نہ تھا۔اگر مرزا قادیانی قرآنی حکم کے ماتحت دیانت داری سے غور کرتا تو یقیناً وہ اس نتیجے پر پہنچتا کہ اس عمر میں وہ اپنی نئی بیوی اور ادھیڑ عمر کی بیوی کے درمیان انصاف نہ کر سکے گا۔خدا سے زیادہ کون انسانی فطرت اور ازدواجی تعلقات کے تقاضوں کی نزاکت اور اہمیت سے واقف ہے۔اسلیئے سورہ نساء میں جہاں عقد ازواج کے لیے انصاف کی شرط مقرر کی گئی ہے۔ساتھ ہی مردوں کو اس حقیقت سے متنبہ کر دیا گیا ہے کہ اس بارے میں اپنی استعداد کی نسبت کسی خوش فہمی اور حسن ظن میں مبتلا نہ رہو اور یہ نہ سمجھو کہ تم آسانی کے ساتھ انصاف کے تقاضے پورے کر سکو گے چنانچہ فرمایا۔

ولن تستطیعوا ان تعدلوا بین النسآء ولو حرصتم فلا تمیلو کل المیل فتذروھا کالمعلقة(۱)

ترجمہ:

اور تم ہرگز طاقت نہیں رکھتے کہ پورا پورا انصاف کرو اپنی بیویوں کے درمیان، اگر چہ تم اسکے بڑے خواہش مند بھی ہو تو یہ نہ کرو کہ جھک جاؤ (ایک بیوی کی طرف) بالکل اور چھوڑ دو، دوسری کو جیسے وہ (درمیان) لٹک رہی ہو۔(۱)

مرزا قادیانی کی نسبت ایسی شہادت موجود ہے جو ظاہر کوتی ہے کہ اپنے حالات کے ماتحت ان کو یقین تھا کہ دوسری شادی کے بعد وہ اپنی پہلی بیوی سے انصاف نہ کر سکے گا اور اسکے حقوق ادا کرنے سے قاصر رہے گا، مرزا قادیانی کی زندگی کے حالات کی نسبت اس کے چھوٹے بیٹے بشیر احمد نے ایک کتاب سیرة المھدی لکھی اسمیں اس نے اپنی والدہ یعنی مرزا قادیانی کی دوسری بیوی کی زبانی یہ واقعہ لکھا ہے۔

(۱) سورۃ النساء آیت نمبر ۱۲۹

''والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میری شادی کے بعد حضرت صاحب نے انہیں (یعنی پہلی بیوی کو) بلا بھیجا کہ آج تک تو جسطرح ہوتا رہا،اب میں نے دوسری شادی کر لی ہے۔اسلیے اب اگر دونوں بیویوں میں برابری نہیں رکھوں گا تو میں گناہگار رہوں گا۔اسلیے اب دو باتیں ہیں یا تو تم مجھ سے طلاق لے لو اور یا مجھے اپنے حقوق چھوڑ دو۔میں تم کو خرچ دے دیا کروں گا۔انہوں نے کہا کہ اب میں بڑھاپے میں کیا طلاق لوں گی ،بس مجھے خرچ ملتا رہے میں اپنے باقی حقوق چھوڑتی ہوں۔

دوسری شادی کے بعد پہلی بیوی کو قرآن کی اصطلاح کے مطابق لٹکائے رکھنا اور دوسری بیوی کی طرف جھکاؤ معاشرے کی ایک عام برائی ہے۔لیکن مرزا نے بھی وہی کیا جو اسکے طبقے کے دوسرے مرد کرتے تھے اور کرر ہے ہیں۔لیکن کیا مجدد،مہدی مسیح یا نبی کی صداقت کا یہی معیار ہونا چاہیے کہ اسکی زندگی معاشرہ کی مروج برائیوں کے عین مطابق ہے اور کسی برائی میں وہ منفرد نہیں ہے۔کیا نبی برائیوں کی تقلید اور ان کے استحکام کے لیے آتے ہیں۔

اور غور کیا جائے یا جو افراد بین السطور پڑھنے کی استعداد رکھتے ہیں وہ جان لیں گے کہ مرزا کی پہلی بیوی کے ان الفاظ میں کس قدر بے بسی اور مظلومیت ٹپکتی ہے کہ ''اب میں بڑھاپے میں کیا طلاق لوں گی''

ان الفاظ میں ایک لطیف اور گہرا طنز ہے جسکو نہ تو مرزا قادیانی اور نہ اسکے سوانح نگار بیٹے دونوں نے محسوس کیا اور اگر کیا بھی تو قابل غور نہ سمجھا۔

سیرۃ المہدی کے مذکورہ بالا اقتباس سے واضح ہوگیا کہ مرزا قادیانی اس امر کا معترف تھا کہ وہ دو بیویوں میں برابری کا سلوک کرنے کا اہل نہیں ہے۔تعجب ہے کہ اس احساس کے باوجود انہوں نے محمدی بیگم نامی ایک کم عمر لڑکی سے جلد ہی ایک تیسری شادی کا بھی ارادہ کرلیا۔اور جب مرزا نے یہ ارادہ کیا تو اسکے رشتہ داروں نے اسکی مخالفت کر کے محمدی بیگم کا نکاح دوسری جگہ کرا دیا اور مرزا کی پہلی بیوی نے اپنے رشتہ داروں سے قطع تعلق نہ کیا تو اس بناء پر مرزا نے اسکو طلاق دے دی اور یہی نہیں بلکہ اسی پاداش میں اپنے بیٹے سلطان احمد کو بھی عاق کر دیا کہ اس نے بھی رشتہ داروں سے قطع تعلقی سے انکار کر دیا۔

اگر غور کیا جائے تو یہاں بھی یہی نکتہ اٹھتا ہے کہ یہ انوکھا مصلح تھا جو اپنے گھر والوں کو ہی قطع تعلقی کا حکم دیتا ہے۔غرض مرزا کی تمام خانگی زندگی ایسی ہی اخلاق باختہ حالات وواقعات سے پر ہے۔یہاں نمونے کے طور پر کچھ کا ذکر کیا گیا ہے۔

وفات:

جھوٹے مدعی نبوت و مدعی مسیح کو درجنوں بیماریاں لاحق تھیں اور یہ بیماریاں ساری زندگی اسکے ساتھ چمٹی رہیں۔

مرزا کو مندرجہ ذیل بیماریاں لاحق تھیں۔

۱)مراق　۲)دوران سر۳)سر درد۴) کثرت پیشاب۵)یعنی ذیابیطس سو سو بار پیشاب آتا تھا(۱)
۶)اسہال(۲)۔۷)تشنج دل(۳)۸)کم خواب۹)حافظہ اچھا نہ تھا(۴)۱۰)مرض ضعف دماغ کے دورے پڑتے تھے(۵)۱۱)ہاضمہ اچھا نہیں تھا(۶)۱۲)مرض ہسٹریا کا دورہ پڑتا تھا
(۷)۱۳)مرزا صاحب دائم المریض آدمی تھے(۸)

بہت بری موت:

مرزا غلام احمد قادیانی نے خود ہی کہا تھا کہ

''اور جو شخص کہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور اسکے الہام اور کلام سے مشرف ہوں حالانکہ وہ نہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے نہ اسکے الہام اور کلام سے مشرف ہے وہ بہت بری موت مرتا ہے اور اس کا انجام نہایت ہی بد اور بہت قابل عبرت ہوتا ہے۔(۹)

---

(۱)روحانی خزائن ص ۱۷ جلد ۱۷
(۲)رسالہ ریویو آف　ج ۲۵ نمبر ۸ ص ۶
(۳)روحانی خزائن ص ۱۷۴ ج ۱۷
(۴)روحانی خزائن ص ۴۳۱ ج ۱۹
(۵)روحانی خزائن ص ۱۷ جلد ۴
(۶)ریویو آف ریلیجز ج ۲۵ نمبر ۸ ص ۶
(۷)تیسرۃ المہدی حصہ اول ص ۱۳ نمبر ۱۹
(۸)روحانی خزائن ص ۴۷۰ جلد ۱۷
(۹)روزنامہ الفضل قادیان جلد ۲۸، نمبر ۵۰ ص ۱

اب اس معیار پر مرزا قادیانی کو جانچتے ہیں۔یعنی اگر مرزا قادیانی اپنے تمام دعوؤں میں سچا تھا تو اس کا انجام اچھا ہونا چاہیئے تھا۔اور اگر اپنے دعوؤں میں جھوٹا تھا تو نہایت ہی بد اور قابل عبرت انجام ہونا چاہیئے تھا۔

مزید مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۹۰۸ میں مولوی ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے چونکہ عوام وخواص کو اسکے دجل وفریب سے آگاہ کرنے کی مہم شروع کررکھی تھی جو کہ مرزا پر بہت گراں گزر رہی تھی لہذا اس اپنی موت سے ایک سال قبل اس حوالے سے ''مولوی ثناء اللہ سے آخری فیصلہ'' میں اور بھی بہت سی باتوں کے ساتھ یہ بھی کہا تھا کہ اگر میں جھوٹا ہوں جیسا کہ مولوی صاحب کہتے تھے تو مجھے ان کی زندگی میں ہی نابود کرا اور انسانی ہاتھوں سے نہیں بلکہ طاعون وہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے اور جو جھوٹا ہو وہ صادق کی زندگی میں ہی فوت ہو۔(۱)

آخری فیصلہ:

مرزا کی اس پیش گوئی کے تقریباً ایک سال بعد مرزا قادیانی کی موت نے جھوٹے اور سچے کا آخری فیصلہ کر دیا کہ وہ خدا کی طرف سے نبی نہ تھا کیونکہ اسکی موت مولانا ثناء اللہ امرتسری کی زندگی میں بقول اسکے خدائی ہاتھوں کی سزا سے ہوئی۔

۲۵ مئی ۱۹۰۸ کو شام کھانے کے بعد اسکی حالت اچانک بگڑنے لگی اسے مسلسل اسہال شروع ہو گئے۔ایک دو دفعہ رفع حاجت کے لیے لیٹرین گیا بعد ازاں ضعف کی وجہ سے نڈھال ہو گیا۔اسکے جسم کا پانی اور نمک ختم ہو گیا تھا، بلڈ پریشر ہونے سے ٹھنڈے پسینے آنے لگے۔آنکھیں اندر کو دھنس گئیں اور نبض اتنی کمزور ہو گئی کہ محسوس کرنا مشکل ہو گئی۔

---

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی کا اشتہار مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص ۷۰۵،۷۰۶ طبع جدید

مرزابشیر احمد قادیانی لکھتا ہے کہ:

''حضرت مسیح موعود کی وفات کا ذکر آیا تو والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا، مگر اسکے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے۔اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے اور میں بھی سو گئی۔لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کے لیے آپ پاخانہ تشریف لے گئے۔اسکے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو اپنے ہاتھ سے مجھے جگایا۔میں اٹھی تو آپکو اتنا ضعف تھا کہ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے کیلئے بیٹھ گئی۔

تھوڑی دیر کے بعد فرمایا: تم اب سو جاؤ میں نے کہا نہیں میں دباتی ہوں۔اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا، مگر اب اسقدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہ جاسکتے تھے۔اسلیے میں نے چارپائی کے پاس ہی انتظام کر دیا۔اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی۔مگر ضعف بہت ہو گیا تھا اسکے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی۔جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چارپائی پر گر گئے۔اور آپکا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت اور بگڑ گئی''(۱)

بقول حکیم نورالدین:

معدہ کے اندر کی تمام سوزشیں، آنتوں کی سوزشیں اور پیٹ کی جھلیوں کی سوزشیں قے کا باعث بنتی ہیں ہیضہ کی صورت میں جب آنتیں متاثر ہوتی ہیں تو قے کے ساتھ اسہال ہوتے ہیں قے کا آنا بذات خود کوئی بیماری نہیں بلکہ یہ متعدد بیماریوں کی علامت ہے آنتوں کے فالج اور رکاوٹ میں غذا ہی قے کا باعث بنتی ہے کھانے کے فوراً بعد شراب یا افیون کے استعمال سے بھی قے ہوتی ہے اگر اسہال کے ساتھ قے بھی شامل ہو تو مرض اسہال کے بجائے ہیضہ بن جاتا ہے۔مرزا کے اس طبیب کے بیان سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مرزا کی موت ہیضہ سے ہوئی کیونکہ مرزا کو بھی قے کے ساتھ ساتھ اسہال بھی لاحق تھے۔

---

(۱) سیرت المہدی حصہ اول ص ۱۱

مسلسل اسہال اور قے کی وجہ سے مرزا قادیانی کے جسم بستر اور کمرے میں سخت بدبو اور تعفن پھیل گیا تھا، اسکی حالت دگرگوں ہوگئی اور اس نے نورالدین کو بلانے کے لیے کہا۔ حکیم نورالدین آیا تو مرزا قادیانی نے اسے کہا مجھے اسہال کا دورہ ہوگیا ہے۔ آپ کوئی دوائی تجویز کریں (۱)

حکیم نورالدین نے چند مقوی ادویات کھانے کو دیں مگر مرزا قادیانی نے قے کر دیں۔

مرزا قادیانی نے قے کر دیں اسکے بعد اسکی نبض ڈوبنے لگی، تھوڑی دیر بعد ایک انگریز ڈاکٹر آیا مگر وہ نہایت عبرتناک حالت دیکھتے ہی چلا گیا۔ بعض عینی شاہدین کے مطابق مرزا قادیانی کے منہ سے پاخانہ نکل رہا تھا ایسی ہی بھیانک حالت میں مرزا قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو صبح ساڑھے دس بجے واصل جہنم ہوگیا۔

---

(۱) ضمیمہ الحکم ۲۸ مئی ۱۹۰۸

فصل دوم
دعوی مسیح کی تحقیق

بحث اول:۔مرزا کے اقوال دعوی از کتب مرزا

آنجانی مرزا غلام احمد قادیانی ایک متلون مزاج اور مخبوط الحواس شخص تھا۔اس نے اپنی زندگی میں اتنے مضحکہ خیز دعوے کیے ہیں کہ اگر انہیں یکجا کر دیا جائے تو اچھی خاصی ضخیم کتاب تیار کی جاسکتی ہے۔چونکہ یہاں ہمارا مقصود مرزا کے دعوی مسیح کی تحقیق ہے لہذا ذیل میں اس حوالے سے کچھ مباحث کو سپرد قرطاس کیا جاتا ہے۔

مرزا کی مضحکہ خیز بیان بازیاں اور دعوی مسحیت سے قبل کے حالات:

حیات مسیح علیہ السلام کو بیان کرنا قرآن واحادیث کی تائید اور عیسائیت کی تردید ہے اور وفات مسیح علیہ السلام ثابت کرنا یہودیوں کی تصدیق ہے۔یہودیت کی اتباع مرزائیوں کا وتیرہ تھا۔مسلمان اسمیں وہی عقیدہ رکھتے ہیں جو قرآن وحدیث میں مذکور ہے۔نیز قادیانی حضرات نے وفات مسیح علیہ السلام کا مسئلہ کھڑا کر کے عیسائیت کی تردید نہیں بلکہ تائید کی ہے کیونکہ وفات مسیح ماننے سے عیسائیت کے مسئلہ کفارہ مسیح کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔

اب مسیح موعود بننے کے لیے ضروری تھا کہ مرزا حضرت عیسٰی علیہ السلام کی وفات کو ثابت کرے(نقل کفر کفر نہ باشد) حالانکہ ۵۲ برس تک مرزا قادیانی بھی حضرت عیسی ابن مریم کے زندہ ہونے اور آسمان سے دوبارہ زمین پر تشریف آوری کا قائل تھا۔ذیل میں کچھ اقتباسات کو نقل کیے جاتا ہے۔

حضرت مسیحؑ دوبارہ اس دنیامیں تشریف لائیں گے

”ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلی(الصف : ۹)

ترجمہ:

یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا،اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیامیں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا(۱)

(۱) روحانی خزائن جلد ا ص ۵۹۳

حضرت مسیح آسمانوں پر جا بیٹھے:

''حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص ہی چھوڑ کر آسمانوں پر جا بیٹھے۔(۱)

مسیح کے آنے کی خبر احادیث میں ہے اسکی تائید:

"والنزول ایضاً حق نظرا علی تواتر الاثار وقدثبت من طرق فی الاخبار "

ترجمہ:

''اور نازل ہونا عیسی ابن مریم کا بسبب متواتر احادیث صحیحہ کے بالکل حق ہے اور یہ امر احادیث میں مختلف طریقوں سے ثابت ہو چکا ہے''(۲)

''مزید مرزا کا یہ بھی کہنا تھا کہ عیسیٰؑ کا نزول احادیث نبویہ ﷺ سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے''(۳)

''تواتر ایک ایسی چیز ہے کہ اگر غیر قوموں کی تواریخ کی رو سے بھی پایا جائے تو تب بھی ہمیں قبول کرنا ہی پڑتا ہے(۴)

دعوی مسیحیت کی تیاری:

یہ تو مرزا کے شروع کے حالات تھے مرزا قادیانی اپنی عمر کے ۵۲ سال تک اور ملہم ہونے کا دعوے دار ہونے کی حیثیت سے ۱۲ سال تک حضرت عیسیٰؑ کی حیات اور نزول کے عقیدہ پر نہ صرف قائم رہا بلکہ اسکی اشاعت و تبلیغ بھی کرتا رہا۔ پھر اچانک ۱۸۹۱ میں اسکے خیالات میں تبدیلی آنے لگی دراصل وہ مستقبل میں اپنے مسیح موعود ہونے کا دعوی کرنے والا تھا۔

---

(۱) روحانی خزائن جلد ۱

(۲) روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۱۵۸

(۳) روحانی خزائن جلد ۶ ص ۲۹۸

(۴) روحانی خزائن جلد ۳ ۳۹۹

لہذا اسکے لیے اس نے پہلے سے ہی لوگوں کی ذہن سازی کرنا شروع کر دی۔ پھر اس نے اپنے سابقہ عقیدہ سے روگردانی کرتے ہوئے تقریری اور تحریری محاذ پر بھر پور طریقے سے یہ پروپیگنڈا کرنا شروع کر دیا کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ نہیں ہیں بلکہ فوت ہو گئے ہیں یہاں یہ بات یاد رہے کہ اس نے اپنا پہلا عقیدہ کہ ''حضرت عیسیٰؑ آسمان پر زندہ ہیں اور قرب قیامت زمین پر تشریف لائیں گے'' کو قرآن مجید کی روشنی میں بیان کیا جبکہ بعد میں اس عقیدہ کے برعکس قرآن مجید کو فراموش کرتے ہوئے کہا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ فوت ہو گئے ہیں گویا قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کا الہام قرآن مجید پر فوقیت رکھتا ہے (نعوذ باللہ من ذالک)

ذیل میں نمونے کے طور پر چند اقتباسات نقل کیے جاتے ہیں جن میں مرزا نے حضرت عیسیٰؑ کی وفات کا ذکر کیا ہے (نعوذ باللہ)

الہام:۔ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے

''میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے'' (۱)

جبکہ مرزا خود بھی کہتا تھا کہ الہام شیطانی بھی ہو سکتے ہیں جیسا کہ اس نے لکھا تھا کہ

''واضح ہو کہ شیطانی الہامات ہونا حق ہے'' (۲)

وفات مسیح پر ۳ آیتیں:

''قرآن شریف میں اگرچہ حضرت مسیح کے بہشت میں داخل ہونے کا بہ تصریح کہیں ذکر نہیں لیکن ان کے وفات پا جانے کا ۳ جگہ ذکر ہے'' (۳)

وفات مسیح پر ۳۰ آیتیں:

''قرآن شریف کی وہ ۳۰ آیتیں جن سے مسیح ابن مریم کا فوت ہونا ثابت ہوتا ہے'' (۴)

یہ بس مرزا کی لغو و خود ساختہ باتیں ہیں حالانکہ قرآن میں تو صراحتاً مذکور ہے۔

کہ ارشاد ربانی ہے۔

---

(۱) روحانی خزائن جلد ۳ ص ۴۰۲

(۲) روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۴۸۳

(۳) روحانی خزائن جلد ۳ ص ۵۴

(۴) روحانی خزائن جلد ۳ ص ۴۲۳

وما قتلوہ وما...... صلبوہ ولکن شبہ لھم......(۱)

مرزا نے مزید یہ بھی کہا کہ وہ رقمطراز ہے کہ

''ایک دفعہ ہم دہلی گئے تھے۔ہم نے وہاں کے لوگوں سے کہا کہ تم نے تیرہ سو برس سے یہ نسخہ استعمال کیا ہے کہ......حضرت عیسیٰؑ کو زندہ آسمان پر اٹھالیا گیا ہے......مگر اب دوسرا نسخہ ہم بتاتے ہیں وہ استعمال کر کے دیکھو، اور وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کو وفات شدہ مان لو۔(۲)

حالانکہ اس سے قبل ہم نے مرزا کے وہ اقوال بھی نقل کیے جن میں وہ حیات مسیحؑ کا یعنی ان کے رفع الی السماء اور نزول کا قائل تھا۔

نبی اکرم ﷺ کے متواتر ارشادات میں جنکو تواتر اول کا درجہ حاصل ہے یہی عقیدہ بیان ہوا ہے۔اور خیر القرون میں یہ عقیدہ وہاں وہاں تک پہنچا ہوا تھا۔جہاں کہیں ایک مسلمان بھی آباد تھا، انصاف فرمائیے کہ اس سے بڑھ کر اس عقیدہ کی حقانیت کا اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ یہ ہر دور میں مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ رہا ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کی قبر:

مرزا قادیانی کے نزدیک چونکہ حضرت عیسیٰؑ وفات پا چکے تھے اسلیے اس سلسلہ میں اس نے حضرت عیسیٰؑ کی قبر بھی ڈھونڈ نکالی، لیکن اسمیں بھی وہ کسی ایک قول پر قائم نہ رہ سکا کبھی کہا کہ حضرت عیسیٰؑ کی قبر ان کے اپنے وطن گلیل میں واقع ہے۔کبھی کہا کہ ان کی قبر بلاد شام میں ہے کبھی کہا کہ ان کی قبر یروشلم میں ہے اور کبھی کہا کہ ان کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے۔

ان تمام اختلافی بیانیات کے باوجود جو مرزا کی تحریروں میں موجود ہیں۔مرزا کا اپنے بارے میں قول تھا کہ ''اللہ تعالیٰ اسے پلک جھپکنے کے برابر بھی غلطی پر نہیں رہنے دیتا''(۳)

---

(۱) سورۃ النساء آیت ۵۸۔۱۵۷

(۲) ملفوظات جلد پنجم ص ۵۱۹ از مرزا

(۳) روحانی خزائن جلد ۸ ص ۲۱۲

ذیل میں مرزا کی کتب کے حوالے سے کچھ اقتباسات نقل کیے جاتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ اپنے وطن گلیل میں فوت ہوئے:

''یہ تو صحیح ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں فوت ہوگیا، لیکن یہ ہرگز صحیح نہیں کہ وہی جسم جو دفن ہو چکا تھا پھر زندہ ہوگیا۔(۱)

حضرت عیسیٰ کی قبر بلاد شام میں موجود ہے:

''اور لطف تو یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کی بھی بلاد شام میں قبر موجود ہے اور ہم زیادہ صفائی کے لیے اس جگہ حاشیہ میں افویم جبی فی اللہ سید مولوی محمد السعیدی طرابلسی کی شہادت درج کرتے ہیں اور وہ طرابلس بلاد شام کے رہنے والے ہیں اور انہیں کی حدود میں حضرت عیسیٰ کی قبر ہے۔ اور اگر کہو کہ وہ قبر جعلی ہے تو اس جعلی کا ثبوت دینا چاہیے اور ثابت کرنا چاہیے کہ کس وقت یہ جعل بنایا گیا ہے اور اس صورت میں دوسرے انبیاء کی قبروں کی نسبت بھی تسلی نہیں رہے گی اور امان اٹھ جائے گا اور کہنا پڑے گا کہ شاید وہ تمام قبریں جعلی ہی ہوں۔(۲)

حضرت عیسیٰ کی قبر یروشلم میں ہے:

''حضرت عیسیٰ بیت اللحم میں پیدا ہوئے اور بیت اللحم اور بلدہ قدس میں تین کوس کا فاصلہ ہے اور حضرت عیسیٰ کی قبر بلدہ قدس میں ہے اور اب تک موجود ہے اور اس پر ایک گرجا بنا ہوا ہے۔(۳)

حضرت عیسیٰ کی قبر کشمیر میں ہے:

''جو سری نگر میں محلّہ خان یار میں یوز آسف کے نام سے قبر موجود ہے وہ درحقیقت بلا شک وشبہ حضرت عیسیٰ کی قبر ہے''(۴)

مثیل مسیح کا دعویٰ:

اسکے بعد مرزا نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا یہ بھی دراصل دعویٰ مسیح موعود ہی کی ایک کڑی تھی۔

---

(۱) روحانی خزائن جلد ۳ ص ۳۵۳

(۲) روحانی خزائن جلد ۸ ص ۲۹۶

(۳) روحانی خزائن جلد ۸ ص ۲۹۹

(۴) روحانی خزائن جلد ۱۴ ص ۱۷۲

مرزا کے دعوی کا مطلب یہ تھا کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کے مثل ہے، ہم شکل ہے مسیح جیسا ہے یہ اصطلاح بھی اسکی خود ساختہ ہے کیونکہ قرآن وسنت واسلامی تاریخ میں اس اصطلاح کا دور دور تک کوئی ذکر نہیں ہے۔

اگر چہ مسلم کی ایک حدیث میں آپ ﷺ کی یہ حدیث موجود ہے کہ،

عن عبد الله بن عمرو فی حدیث طویل قال قال رسول الله ﷺ فیبعث الله عیسیٰ ابن مریم کانه عروة بن مسعود فیطلبه فیهلکه. (صحیح مسلم)

''پس بھیجے گا اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ ابن مریم کو جو (شکل وصورت میں) عروہ بن مسعودؓ کی طرح ہوں گے۔ پس وہ ڈھونڈیں گے دجال کو اور اسے ہلاک کریں گے''

ذیل میں مرزا کی کتب سے چند اقتباسات نقل کیے جاتے ہیں جن میں اس نے مثیل مسیح ہونے کا دعوی کیا۔

فقط مثیل مسیح:

''مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعوی نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں بلکہ مجھے تو فقط مثیل مسیح ہونے کا دعوی ہے''(۱)

میرے جیسے دس ہزار مثیل مسیح:

''میں نے صرف مثیل ہونے کا دعوی کیا ہے اور میرا یہ بھی دعوی نہیں کہ صرف مثیل ہونا میرے پر ہی ختم ہو گیا ہے بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار بھی مثیل مسیح آ جائیں۔ ہاں اس زمانہ کے لیے میں مثیل مسیح ہوں اور دوسرے کی انتظار بے سود ہے۔''(۲)

میں مثیل مسیح کا دعوی دار ہوں:

''اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعوی کیا ہے جسکو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ میں نے یہ دعوی ہرگز نہیں کیا میں مسیح بن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے، وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے''(۳)

(۱) مجموعہ اشتہارات جلد ۱ ص ۱۲۵

(۲) روحانی خزائن جلد ۳ ص ۱۴۷

(۳) روحانی خزائن جلد ۳ ص ۱۹۲

مسیح موعود کا دعویٰ

ان تمام تدریجی مراحل سے گزرنے کے بعد مرزا خبث باطن ۱۸۹۱ء میں ابھر کر سامنے آیا جب اس نے خود مسیح موعود ہونے کا بھی دعوی کر ڈالا۔ اس سے قبل وہ خود اپنی تحریروں میں لکھتا اور تقریروں میں کہتا پھرتا تھا کہ میں مسیح نہیں ہوں اور مسیح آسمانوں پر موجود ہیں۔ اور پھر اسکی تردید کرتا تھا۔ لیکن اسکے بعد مرزا نے لمبی قلابازی لگاتے ہوئے مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا۔

اس دعوی کے حوالے سے مرزا کی کتب میں سے ہیں چند اقتباسات ذیل میں سپرد قرطاس کیے جاتے ہیں۔

ایک طویل منصوبہ بندی اور منظم پلاننگ کے بعد میں مرزا نے یہ دعوی کیا تھا۔ اس سلسلہ میں اس نے یہ ہرزہ سرائی کی کہ وہ تمام آیات اور احادیث جن میں حضرت عیسیٰ کے دوبارہ آنے کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ نے خاص الہامات کے ذریعے اس کا مصداق مجھے ٹھہرایا ہے۔

میں مسیح موعود ہوں:

''میرا دعوی یہ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جسکے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیشگوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔'' (۱)

میرا دعوی مسیح ہونے کا ہے:

''میرا یہ دعوی نہیں ہے کہ میں وہ مہدی ہوں جو مصداق من ولد فاطمۃ و من عترتی وغیرہ ہے بلکہ میرا دعوی تو مسیح موعود ہونے کا ہے اور مسیح موعود کے لیے کسی محدث کا قول نہیں کہ وہ بنی فاطمہ وغیرہ میں سے ہوگا (۲)

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں مسیح موعود ہوں:

''میں بھی خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جسکا نبیوں نے وعدہ دیا ہے اور میری نسبت اور میرے زمانہ کی سنت توراۃ اور انجیل اور قرآن شریف میں خبر موجود ہے''۔ (۳)

---

(۱) روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۲۹۵

(۲) روحانی خزائن جلد ۲۱ ص ۳۵۶

(۳) روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۲۳۸

خدا نے مجھے مسیح موعود بنا کر بھیجا

''مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افتراء کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اس نے مسیح موعود بنا کر بھیجا ہے(۱)

خدا نے مجھے مسیح ابن مریم بنایا

"الحمد لله الذی جعلک المسیح ابن مریم"

ترجمہ:

اس خدا کی تعریف ہے جس نے مجھے مسیح ابن مریم بنایا(۲)

خدا نے وعدہ کے مطابق اپنے مسیح موعود کو پیدا کیا

''سواس (اللہ تعالیٰ) نے قدیم وعدہ کے موافق اپنے مسیح موعود کو پیدا کیا جو عیسیٰؑ کا اوتار اور احمدی رنگ میں ہو کر جمالی اخلاق کو ظاہر کرنے والا ہے''۔(۳)

بحث دوم: مثیل مسیح کا دعویٰ (۱۸۹۱ء)

ماقبل والی بحث میں مرزا کی کتب سے مختلف دعووں کو نقل کیا گیا جن میں اس کی مسیح موعود ہونے کی پوری کہانی بھی پوشیدہ ہے۔ذیل میں مرزا کے مثیل مسیح بننے کی روداد قلمبند کی جاتی ہے۔

پس منظر: اور دعویٰ مثیل مسیح:

مرزا صاحب پہلے ملہم و مستجاب الدعوات بنے جسکے بعد بنی نوع انسان کی اصلاح کے لیے مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا اور جب مامور من اللہ بنے کچھ مدت گزر گئی تو پھر مجدد و محدث ہونے کا دعویٰ کیا لیکن ان کے محدث و مجدد ہونے کے اعلان میں ہی یہ بات صاف طور پر واضع ہوتی تھی کہ ابھی یہ شوق پورا نہیں ہو ، بلکہ معاملہ اس سے بھی آگے بڑھیگا جیسا کہ مرزا صاحب کی مشہور تصنیف ''توضیح مرام'' میں اس بات کا ثبوت ایک اقتباس سے ملتا ہے جیسا کہ وہ لکھتا ہے کہ

(۱) مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص ۵۲۶

(۲) روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۷۵

(۳) روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۴۴۶

''یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے امت کے لیے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی بھی ہوتا ہے گو اسکے لیے نبوت تمام ہیں مگر تاہم جزوی طور پر وہ ایک نبی ہی ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے''۔

اور امور غیبیہ اس پر ظاہر کیے جاتے ہیں اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اسکی وحی کو بھی دخل شیطانی سے منزہ کیا جاتا ہے اور مغز شریعت اس پر کھولا جاتا ہے اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں بآواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے۔ اور نبوت کے معنی بجز اسکے کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں''(۱)

اب اس تحریر کو آپ محدث ہونے کے دعوی پر منطبق کر لیں یا اسے دعوی نبوت سمجھ لیں یہ آپ کی مرضی پر منحصر ہے مرزا صاحب نے کمال ہمت سے اس میں اتنی گنجائش رکھ چھوڑی ہے۔ یہ تحریر دعوی بیک وقت محدث و نبوت کے دعوے کی تحریر ہے۔ مرزا صاحب کا یہی کمال ہے کہ ان کی تحریریں ذو معنی ہیں...... تا کہ موقع و محل کے مطابق انہیں ہر حالت میں استعمال میں لا کر سیدھے سادے مسلمانوں کو نہایت کامیابی کے ساتھ گمراہ کیا جا سکے اور اگر سمجھا جائے تو شاید دجل کے معنی بھی یہی ٹھہرتے ہیں۔

۱۸۹۰ء تک مرزا صاحب نے جو اہم دعوے کیے ان میں مامور من اللہ اور محدث و مجدد ہونے کے دعوے اہم ہیں یا پھر انہوں نے اپنی حیثیت کا تعارف کراتے ہوئے یہ بھی کیا کہ وہ مسیح ناصری کے رنگ میں خدا کی طرف سے اسکی مخلوق کی جانب بھیجے گئے ہیں یعنی انہیں مسیح موعود سے مماثلت ہے چونکہ براہین احمدیہ میں وہ یہ بات تو واضع کر ہی چکے تھے کہ دین اسلام کا پوری دنیا پر غلبے کا وعدہ جو خدا نے مسلمانوں سے کر رکھا ہے وہ مسیح موعود کے ذریعے ہوگا اور اسکے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق و اقطار میں پھیل جائے گا اسلیے آپ کو اسلام کے پھیلانے کا جو شوق تھا وہ اس وقت تک پورا ہرگز نہیں ہو سکتا تھا جب تک وہ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہ کر لے۔ لہذا انہیں مجبوراً یہ دعوی بھی کرنا ہی پڑا۔ لیکن اس دعوے کے لیے کہ وہ مسیح موعود ہیں۔ حکیم نورالدین کے مشورے کی اشد ضرورت تھی۔ مرزا صاحب کی جب نجی خانگی معاملات میں بھی حکیم صاحب سے مشورہ لینے کی۔

---

(۱) توضیع مرام مصنف مرزا غلام احمد ص ۱۵

عادت ٹھہری تو یہ کیسے ممکن تھا کہ اتنا بڑا دعویٰ کرنے سے پیشتر وہ حکیم نورالدین سے مشورہ نہ لیتے۔

چنانچہ ایک خط کے ذریعے جو حکیم نورالدین کے جواب میں مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں حکیم نورالدین کے مشورے کا جواب اس طرح سے دیتے ہیں۔

''جو کچھ آں مخدوم نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر دمشقی حدیث کے مصداق کو علیحدہ چھوڑ کر الگ مثیل مسیح کا دعوی ظاہر کیا جائے تو اس میں حرج کیا ہے؟ دراصل اس عاجز کو مثیل مسیح بننے کی کچھ حاجت نہیں یہ بننا چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے عاجز اور مطیع بندوں میں داخل کر ہونے۔ لیکن ہم ابتلاء سے کسی طرح بھاگ نہیں سکتے۔ خدا تعالیٰ نے ترقیات کا ذریعہ ابتلاء ہی کو رکھا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے''۔

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون (۱)

اس خط سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حکیم نورالدین نے مرزا صاحب کو مثیل مسیح بننے کے لیے تحریر کیا تھا جسکے جواب میں مرزا صاحب نے اگرچہ بظاہر تو یہ تحریر بھی کیا کہ اس عاجز کو مسیح یا مثیل مسیح بننے کا شوق ہرگز نہیں ہے بلکہ وہ چاہتے ہیں کہ خدا ان کو اپنے عاجز بندوں میں شمار کر لے۔ لیکن ساتھ ہی یہ لکھ کر کہ تم ابتلا سے کس طرح بھاگ نہیں سکتے خدا تعالیٰ نے ترقیات کا ذریعہ صرف ابتلاء ہی کو رکھا ہے اس جانب بھی اشارہ کر دیا کہ مثیل مسیح بننے کا مشورہ قبول ہے۔ اگرچہ اسمیں ابتلاء کا سامنا کرنا پڑیگا اسکے ساتھ ہی یہ کہہ کر خود کو تسلی بھی دے لی کہ ترقی کے راستے میں مشکلات آتی بھی ہیں۔ اور اگر میری ترقی کی راہ میں مشکلات اور ابتلاء کا دور آ گیا تو یہ بھی ایک نظری بات ہوگی کیونکہ خداوند کریم نے دور ابتلاء کو ذریعہ ترقی قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ نے مثیل مسیح ہونے کا اعلان کر دیا جسکے ثبوت میں خود مرزا صاحب کی اپنی تحریروں کو پیش کیا جاتا ہے۔

(۱) ''اور مصنف کو اس بات کا بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے''

یہ خط مرزا صاحب کے مجموعہ مکاتیب میں موجود ہے اور اس پر ۲۴ جنوری ۱۸۹۱ کی تاریخ درج ہے۔

اور روحانی طور پر اسکے کمالات مسیح ابن مریم کے کمالات سے مشابہہ ہیں اور ایک دوسرے سے شدت مناسبت اور مشابہت ہے (۱)

(۲) دوسری جگہ بھی یہ دعوی ذرا تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

''جس غلبۂ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعے سے ہی ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو اس کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جائے گا لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات وانوار کی رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی مشابہہ واقع ہوئی ہے۔ گویا ایک جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں'' (۲)

(۳) تیسری جگہ یوں تحریر فرماتے ہیں کہ:

''مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعوی نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں بلکہ مجھے تو فقط مثیل مسیح ہونے کا

دعویٰ ہے جسطرح محدثیت نبوت سے مشابہ ہے ایسے ہی میری روحانی حالت مسیح ابن مریم کی روحانی حالت سے مشابہت رکھتی ہے''(۳)

(۴) چوتھی جگہ اپنے آپ کو مثیل مسیح کہہ کر اس بات کی تردید بھی کرتے ہیں کہ وہ مسیح موعود نہیں غور فرمایئے۔

''اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعوی کیا ہے جسکو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں نہ کوئی نیا دعویٰ کیا ہے جو آج ہی میرے منہ سے سنا گیا ہو بلکہ یہ وہی پرانا الہام ہے جو میں نے خدا تعالیٰ سے پا کر براہین احمدیہ کے کئی مقامات پر بہ تصریح درج کر دیا تھا جسکے شائع کرنے پر سات سال سے بھی زیادہ عرصہ گزر گیا ہوگا میں نے یہ دعوی ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے بلکہ میری طرف سے عرصہ سات آٹھ سال سے برابر یہی شائع ہو رہا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں یعنی حضرت عیسیٰ کے بعض روحانی خواص طبع اور عادات اور اخلاق وغیرہ کے خدا تعالیٰ نے میری فطرت میں بھی رکھے ہیں''(۴)

---

(۱) اشتہار مندرجہ تبلیغ رسالت جلد اول ص ۱۵ مجموعہ اشتہارات مرزا قادیانی

(۲) براہین احمدیہ ص ۴۹۹

(۳) اشہار مرزا غلام احمد مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۲ ص ۲۱

(۴) ازالہ اوہام ص ۱۴۵

بحث سوم: مسیح موعود ہونے کا دعویٰ (۱۸۹۱ء)

کمال حیرت اور تعجب کی بات ہے کہ مرزا صاحب نے اسی سال اس بات کا بھی دعویٰ کر دیا جسکی تردید وہ پہلے والی تحریروں کے ذریعے کرتے رہے۔ مرزا صاحب کی تین تصانیف جن کے نام ازالہ اوہام فتح اسلام اور توضیح مرام ہیں ایک ہی سال ۱۸۹۱ء کی تصانیف ہیں اور اپنی کتابوں میں مرزا صاحب نے مسیح موعود کا دعویٰ کیا ہے، ذیل میں اقتباسات انہیں کتابوں سے لیے گئے ہیں جن سے صاف طور پر مسیح موعود ہونے کے دعوے کا ثبوت ملتا ہے۔

(۱) ''سو یقیناً سمجھو کہ نازل ہونے والا ابن مریم یہی ہے جس نے عیسیٰ ابن مریم کی طرح اپنے زمانے میں کسی ایسے شیخ والد روحانی کو نہ پایا جو اسکی روحانی پیدائش کا موجب ٹھہرتا۔ تب خدا تعالیٰ خود اس کا متولی ہوا اور تربیت کی کنار میں لیا۔ اور اس اپنے بندہ کا نام ابن مریم رکھا کیونکہ اس نے مخلوق میں اپنی روحانی والدہ کا تو منہ دیکھا جسکے ذریعے اس نے قالب اسلام کا پایا

لیکن حقیقت اسلام کی اسکو بغیر انسانوں کے ذریعے کے حاصل ہوئی، تب وہ وجود روحانی پا کر خدا تعالیٰ کی طرف اٹھایا گیا کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے ماسوا سے اسکو موت دے کر اپنی طرف اٹھا لیا اور پھر ایمان اور عرفان کے ذخیرہ کے ساتھ خلق اللہ کی طرف نازل کیا سو وہ ایمان اور عرفان کا لریا سے دنیا میں تحفہ لایا اور زمین جو سنسان پڑی تھی اور تاریک تھی اسکے روشن اور آباد کرنے کی فکر میں لگ گیا۔ پس مثالی صورت کے طور پر بھی عیسیٰ ابن مریم ہے جو بغیر باپ کے پیدا ہو گیا تم ثابت کر سکتے ہو کہ اس کا کوئی والد روحانی ہے۔ کیا تم ثبوت دے سکتے ہو کہ تمہارے سلاسل اربعہ میں سے کسی سلسلہ میں یہ داخل ہے؟ پھر اگر یہ ابن مریم نہیں تو کون ہے'' (۱)

مندرجہ بالا عبارت جو مرزا غلام احمد کی کتاب ''ازالہ اویام'' سے ماخوذ ہے کوئی اتنی سلیس اور سادہ نہیں کہ آسانی سے سمجھ آ سکے لیکن اس کا مطلب واضح ہے کہ احادیث نبوی ﷺ میں جو مسیح ابن مریم کے بارے میں حضور ﷺ کی پیش گویاں ہیں اس سے مراد میں (مرزا غلام احمد) ہی ہوں۔ دلیل یہ ہے جیسے ابن مریم بغیر باپ کے پیدا ہوئے، ویسے میں بھی بغیر کسی پیر طریقت کی رہنمائی کے اس کمال کو پہنچا ہوں کیا خوب دلیل ہے۔

---

(۱) ازالہ اوہام ص ۶۵۸

(۲) ۱۸۹۱ء کی دوسری تصنیف فتح اسلام کے ص ۷، ۶ پر مرزا صاحب یوں تحریر کرتے ہیں۔
''اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجالاؤ کہ وہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بے شمار روحیں اسکے شوق میں سفر کر گئیں وہ وقت تم نے پالیا۔ اب اسکی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے اور میں اسکو بار بار بیان کروں گا۔ اور اسکے اقہار سے رکھا نہیں سکتا کہ میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لیے بھیجا گیا تا کہ دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے''

(۳) اسی کتاب کے کسی دوسرے مقام پر صاف طور پر مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں۔
''سو اس عاجز کو اور بزرگوں کی فطرتی مشابہت سے علاوہ جسکی تفصیل براہین احمدیہ میں بہ سط تمام مندرج ہیں حضرت مسیح کی فطرت سے ایک خاص مشابہت ہے۔ اور اسی فطری مشابہت کی وجہ سے مسیح کے نام پر یہ عاجز بھیجا گیا تا کہ صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا جائے سو میں صلیب کو توڑنے اور خنزیروں کے قتل کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں، میں آسمان سے اترا ہوں، ان پاک فرشتوں کے ساتھ جو میرے دائیں بائیں تھے۔ (۱)

(۴) فتح اسلام کے بعد ۱۸۹۱ء میں مرزا صاحب کی جو دوسری تصنیف توضیع مرام ہے اسمیں مرزا صاحب نے ابتداء ان الفاظ سے کی ہے۔
''مسلمانوں اور عیسائیوں کا کسی قدر اختلاف کے ساتھ یہ خیال ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم اس عنصری وجود سے آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں اور پھر وہ کسی زمانے میں آسمان سے اتریں گے میں اس خیال کا غلط ہونا اپنے اسی رسالہ میں لکھ چکا ہوں اور نیز یہ بھی بیان کر چکا ہوں کہ اس نزول سے مراد درحقیقت مسیح ابن مریم کا نزول نہیں بلکہ استعارہ کے طور پر ایک مسیح کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ جس کا مصداق حسب اعلام والہام الٰہی یہی عاجز ہے'' (۲)

---

(۱) فتح اسلام حاشیہ ۱۰۰) صفحہ نمبر ۹

(۲) توضیع مرام ص ۳ از مرزا غلام احمد قادیانی

غور کیجئے مرزا صاحب آہستہ آہستہ لیکن کتنے واضع الفاظ میں اپنے آپ کو مسیح موعود کہتے ہیں حالانکہ اس سلسلے کی ابتدائی تحریر مبہم اورالجھی ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی جس چابکدستی سے منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔

''میرا دعوی یہ ہے کہ میں مسیح موعود ہوں جسکے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیش گوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانے میں ظاہر ہوگا''(۱)

اب ذرا اور واضع طور پر اعلان ہوتا ہے اور نہ ماننے والوں پر لعنت بھی بھیجی جاتی ہے ملاحظہ ہو۔

مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افترا کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے۔(۲)

بحث چہارم: دعوی مسیحیت کے بعد

مرزا غلام احمد قادیانی کے مسیح موعود ہونے کے دعوی نے جوانہوں نے ۱۸۹۱ء میں کیا انہیں زندگی کے اہم ترین دور میں داخل کر دیا اسی دور میں ان کی مخالفت کا آغاز ہوا اور مرزا صاحب کے بعض ایسے مرید جوان سے حسن ظن رکھتے تھے اس دعوی سے بدظن ہو گئے، آخر ایسا کیوں ہوا اسکی وجہ یہ تھی کہ مسیح موعود کے بارے میں جو احادیث آنحضرت ﷺ سے مروی ہیں۔ان سے صاف اور واضع طور پر حضرت عیسیٰؑ آسمان پر موجود ہیں اور دوبارہ آسمان سے نازل ہونا ثابت ہوتا ہے۔ایسی تمام احادیث سے مسلمانوں کا علمی حلقہ بڑی اچھی طرح متعارف تھا جب لوگوں نے دیکھا کہ مرزا صاحب کے اندر ان نشانیوں میں سے ایک نشانی بھی نہیں پائی جاتی جو احادیث کی روشنی میں ایک آدمی اپنے ذہن میں مرتب کرتا ہے۔تو ان کے اس جھوٹ کے بارے میں انہیں کوئی شبہ باقی نہ رہا۔اور ان کے اس دعوی کی تردید ان پر فرض قرار پا گئی۔خاص طور پر ایسے علماء حضرات جو براہین احمدیہ کی تحریروں سے بھی مرزا کے ارادے بھانپ چکے تھے اور دعوی مجددیت کے بعد سے مرزا صاحب کی مخالفت میں کمر باندھ کر اس قادیانی تحریک کے خلاف کام کرنا شروع کر دیا۔

---

(۱) تحفہ گولڑویہ ۱۹۵ مرزا غلام قادیانی

(۲) اشتہار ایک غلطی کا ازالہ مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دہم ص ۱۸ مجموعہ اشتہارات مرزا غلام قادیانی

۱۸۹۱ء میں مرزا صاحب کے مسیح موعود بننے کے بعد لوگ زیادہ انہماک اور اعتماد کے ساتھ اسکی تردید میں مصروف ہو گئے، خود مرزا صاحب کے سامنے بھی دعوی مسیح موعود کے بعد بعض ایسی مشکلات تھیں جن کا حل سوچ کر ہی وہ آگے بڑھ سکتے تھے خاص طور پر ان احادیث کی روشنی میں مسیح موعود کو لازمی طور پر بعض خصوصیات کا حامل ہونا چاہئے تھا جن میں سے کوئی بھی مرزا صاحب میں نہ تھی مثلاً ان سے چند ایک یہ ہیں۔

- مینارہ دمشق پر فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے نازل ہونگے۔
- دو زرد رنگ کی چادروں میں ملبوس ہونگے۔
- وہ دمشق میں نازل ہونگے۔ صبح کی نماز کے وقت نازل ہونگے۔
- نمازی نماز کے لیے تیار ہونگے۔ امام کا نام احمد ہوگا ان کے باپ کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ ہوگا۔ لوگ حضرت عیسیٰ کو پہچان کر ان سے امامت کے لیے کہیں گے اور آپ جواب میں ارشاد فرمائیں گے آپ ہی نماز پڑھائیں۔ میں اس امت میں پیغمبر کی حیثیت سے نہیں آیا۔ بلکہ مجھے آپ ﷺ کے امتی کی حیثیت سے بعض ذمہ داریوں کو پورا کرنا ہے۔

غرضیکہ نزول مسیح کا عقیدہ کوئی ایسی کہانی نہ تھی جو ہر ایک کے ساتھ وابستہ کی جا سکتی بلکہ نزول مسیح کا عقیدہ ایک اسلامی عقیدہ تھا اور مسلمان اس عقیدے کے نہ صرف قائل تھے بلکہ اچھی طرح اس سے واقف بھی تھے اور اگر اس وقت کے حالات کو غور سے دیکھا جائے تو مسلمان حضرت مسیح موعود کے منتظر بھی تھے۔ پچھلے چودہ برس کے اندر مسلمانوں میں جتنے بھی اہم اور مشہور علماء و محدث و مفکر پیدا ہوئے ہیں انہوں نے اپنی تحریروں میں نزول مسیح کا مسئلہ پیش کیا ہے، جیسا کہ حافظ ابن کثیر نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ نزول مسیح کی احادیث درجہ تواتر کو پہنچ چکی ہیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری کے اندر ابوالحسن ابری سے تواتر کا قول نقل کیا ہے۔ علامہ شوکانی نے اس موضوع پر الگ اور مستقل طور پر تحریر کیا ہے۔

علامہ ابن حزم نے بھی اپنی کتاب میں اس عقیدے کی تصدیق کی ہے۔

اور اس دور کے مشہور و معروف عالم دین مولانا انور شاہ کاشمیری نے ان تمام نقول اور تفصیلات پر ایک کتاب تحریر کی ہے جس کا نام عقیدۃ الاسلام ہے۔

مرزا صاحب کو خیال گزرا ہوگا کہ دینی خدمات سے جو چرچا ہو گیا ہے۔ اسکے ذریعے مسند مسیحت پر فروکش ہو جائیں گے تو مسلمان اس دعوے کو تسلیم کر لیں گے اس لیے موقعہ مناسب خیال کرتے ہوئے دعوی کر دیا۔ لیکن نزول مسیح کی روایات پر جو مرزا صاحب نے دعوی کیا۔ ان کی تفصیلات سے احادیث کی کتابیں بھری پڑی ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حضرت مسیح موعود صاحب قادیان میں تشریف رکھتے ہیں۔ ایسی صورت میں جبکہ قادیان اور دمشق میں کافی فاصلہ موجود ہے۔ ان کے سچے ہونے

کی بات کہاں تک صحیح اور درست مانی جا سکتی ہے اب مرزا صاحب نے جب ان لوگوں کی باتوں کی جانب توجہ دینی شروع کی تو پھر سوچ کے سمندر سے دلائل کے وہ موتی اٹھا لائے کہ حقیقت سر پیٹ اٹھی اور عقل وخرد انگشت بدناں رہ گئی۔ ملاحظہ فرمائیے۔

''یہ عاجز ابھی اس بات ر(دمشق اور قادیان) کی تفتیش طرف متوجہ نہیں ہوا کہ وہ معنی کیا ہیں کہ اسی اثناء میں میرے ایک دوست اور محبّ واثق مولوی حکیم نوالدین صاحب اس جگہ قادیان تشریف لائے۔ اور انہوں نے اس بات کے لیے درخواست کی جو مسلم کی حدیث میں لفظ دمشق وینز اور چند ایسے مجمل الفاظ میں ان کے انکشاف کے لیے جناب الٰہی میں توجہ کی جائے چنانچہ ان دنوں میں میری طبیعت علیل اور دماغ نا قابل جدو جہد تھا۔ اسلیے میں ان مقاصد کی طرف توجہ کرنے سے مجبور رہا صرف تھوڑی سی توجہ کرنے سے ایک لفظ کی حقیقت مجھ پر کھولی گئی۔(۱)

آگے تحریر فرماتے ہیں، تاویل ملاحظہ ہو۔

''پس واضع ہو کہ دمشق کے لفظ کی تاویل میں میرے پر من جانب اللہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس جگہ ایسے قصبے کا نام دمشق رکھا گیا ہے جسمیں ایسے لوگ رہتے ہیں جو یزیدی الطبع اور یزیدیت کی عادات وخیالات کے سپرد ہیں جن کے دلوں میں اللہ ورسول کی کچھ محبت نہیں اور احکام الٰہی کی کچھ عظمت ہیں جنہوں نے اپنی خوا   وں کو اپنا معمول بنا رکھا ہے اور اپنے نفس امارہ کے حکموں کے ایسے مطیع ہیں کہ مقدسوں اور پاکوں کا خون بھی ان کی نظر میں سہل اور آسان ہے اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور خدا تعالیٰ کا وجود ہونا ان کی نگاہ میں ایک پیچیدہ مسلہ ہے۔ جو انہیں سمجھ نہیں آتا اور کیونکہ طبیب کو بیماروں کی طرف آنا چاہیے اسلیے ضروری تھا کہ مسیح ایسے ہی لوگوں میں نازل ہو'' (۲)

(۱) ازالہ اوہام ص ۳۶،۳۳

(۲) حاشیہ ازالہ اوہام ص ۳۴۔۳۳

''پس مسیح کا دمشق میں اترنا صاف دلالت کرتا ہے کہ کوئی مثیل مسیح جو حسین سے بھی بوجہ مشابہت ان دونوں بزرگوں کی مماثلت رکھتا ہے یزیدیوں کو متنبہ اور ملزم کرنے کے لیے جو مثل موعود ہیں اترے گا۔(۱)

''دمشق کا لفظ محض استعارہ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے''(۲)

''تب اس نے مجھ سے کہا کہ یہ لوگ یزیدی الطبع ہیں اور یہ قصبہ (قادیان) دمشق کے مشابہ ہے سو خدا تعالیٰ نے ایک بڑے کام کے لیے اس دمشق میں اس عاجز کو اتارا''(۳)

''معترضین حضرات نے جب یہ کہا کہ حضرت مسیح علیہ السلام جب نازل فرمائیں گے تو وہ دو زرد رنگ کی چادروں میں ملبوس ہونگے تو جواب دیا، میں ایک دائم المرض آدمی ہوں اور دو زرد رنگ کی چادریں جن کے بارے میں حدیثوں میں ذکر ہے کہ ان دو چادروں میں مسیح نازل ہوگا، وہ دو زرد چادریں میرے شامل حال ہیں جن کی تعبیر علم الرویاء کی رو سے دو بیماریاں ہیں سو ایک چادر میرے اوپر کے حصے میں ہے کہ ہمیشہ سر درد اور دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے اور دوسری چادر میرے نیچے کے حصہ بدن میں ہے وہ بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے۔اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اسقدر بکثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔''(۴)

---

(۱) ازالہ اوہام ص ۳۴

(۲) ازالہ اوہام ص ۳۴

(۳) ازالہ اوہام ص ۱۸

(۴) ضمیمہ اربعین نمبر ۳،۴ص ۴

بحث پنجم: مرزا کو دعوی مسیحیت کی ضرورت کیوں پیش آئی

حکومت برطانیہ کی خیر خواہی اور مرزا:

مرزا غلام احمد قادیانی برصغیر پاک وہند میں انگریزوں حکومت برطانیہ کا خود کاشتہ پودا تھا۔ اور اسکا مقصد حیات ہی انگریزوں کی خیر خواہی تھا۔ اس مقصد کے لیے مرزا اپنی تمام زندگی میں انگریزوں کا آلئہ کار بنا رہا اور اس نے ہر وہ کام کیا جس سے انگریزوں کی خوشنودی حاصل کرنا مقصود ہوتا تھا۔

جیسا کہ وہ خود بھی لکھتا ہے کہ ''میں دعوے سے کہتا ہوں کہ جس قدر میں نے کاروائی گورنمنٹ (برطانیہ) کی خیر خواہی کے لئے کی ہے اسکی نظیر نہیں ملے گی'' (۱)

انگریزوں کی خیر خواہی کا پھل:

انگریزوں کی خیر خواہی کے لیے مرزا نے وقتاً فوقتاً مختلف دعوے کیے اور ان تمام کا مقصد مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کر کے حکومت برطانیہ کو مضبوط کرنا تھا، اس سے مرزا کو بہت سے فوائد حاصل ہوئے۔

جیسا کہ وہ لکھتا ہے کہ یعنی جھوٹے دعوؤں سے قبل مرزا کی مالی حالت کیا تھی اسکی کیفیت خود بیان کرتا ہے۔

''اس زمانے میں دعوؤں سے قبل درحقیقت اس مردہ کی طرح تھا جو قبر میں صدہا سال سے مدفون ہو اور کوئی نہ جانتا ہو یہ کس کی قبر ہے...... مجھے اپنی حالت پر خیال کراتے ہوئے اس قدر امید نہ تھی کہ کہ دس روپیہ ماہوار بھی آئیں گے'' (۲)

''مجھے صرف اپنے دستر خوان اور روٹی کی فکر تھی'' (۳)

دعووں کے بعد کیا تبدیلی ہوئی؟ مرزا صاحب کے اپنے الفاظ ہیں۔ ''۳لاکھ سے زائد روپیہ آچکا ہے بعض مخلصوں نے نوٹ اور سونا اسطرح بھیجا ہے کہ اپنا نام بھی ظاہر نہیں کیا۔ اور مجھے اب تک نہیں معلوم کہ ان دینے والوں کے کیا کیا نام ہیں''۔ (۴)

---

(۱) تبلیغ رسالت جلد سوم ۱۴۶

(۲) حقیقۃ الوحی ص ۲۸

(۳) نزول المسیح ص ۱۱۸

(۴) حقیقۃ الوحی ص ۲۱۱

جہاد کی منسوخی کے لیے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ:

مرزا غلام احمد کی ایک اہم خدمت انگریزوں کے حق میں یہ تھی کہ وہ جہاد کی منسوخی کا اعلان کرے کہ اب دین کی حفاظت کے لئے جنگ حرام ہے اس خدمت کی بجا آوری کے لیے اس مسیح موعود ہونے کا دعوی تھا۔

یہ دعوی کیوں کیا؟ اس کا راز یہ ہے کہ احادیث نبویہ ﷺ میں عیسیٰؑ سے منسوب بہت سے امور کا بیان ہوا ہے جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ نازل ہو کر اس وقت کے سب سے بڑے دشمن جسکو دجال کہا گیا اور اسکے لشکری یہودیوں سے جہاد کریں گے۔ عیسائی اسلام قبول کرلیں گے ملت واحدہ رہ جائے گی جسکے نتیجے میں حضرت عیسیٰؑ جنگ کے خاتمے کا اعلان فرمائیں گے یعنی جہاد وقتال ساقط ہو جائے گا۔

جہاد کی منسوخی کے لیے مرزا نے حضرت عیسیٰؑ سے منسوب تمام دیگر امور کو نظر انداز کرتے ہوئے جن کا احادیث میں ذکر ہے صرف الا اپنا شروع کر دیا کہ دیکھو حدیث میں مسیحؑ کا کام یضع الحرب (جنگ ختم کر دینگے) لکھا ہے، پس میں مسیح موعود آ گیا چنانچہ دین کے لئے جنگ ختم جہاد حرام یہ ہے مسیح موعود بننے کی حقیقت، اب مرزا صاحب نے اس حوالے سے لکھا کہ "جیسا کہ حدیثوں میں پہلے سے لکھا گیا تھا کہ جب مسیح آئے گا تو دین کے لیے لڑنا حرام کیا جائے گا۔ سو آج سے دین کے لئے لڑنا حرام ہے" (۱)

اور اگر کوئی دین کی پاسبانی کے لیے لڑے گا تو اسکی نسبت فتوی دباؤ ہے کہ وہ خدا اور اسکے رسول کا نافرمان ہے۔

"اب اس کے بعد جو دین کے لئے تلوار اٹھاتا ہے اور غازی نام رکھا کر کافروں کو قتل کرتا ہے وہ خدا اور اسکے رسول کا نافرمان ہے صحیح بخاری کو کھولو اور اس حدیث کو پڑھو جو مسیح موعود کے حق میں ہے یعنی یضع الحرب (جنگ ختم کرینگے) جسکے یہ معنی ہیں کہ جب مسیح موعود آئے گا تو جہادی لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا (۲)"

---

(۱) اشتہار چندہ منارۃ المسیح ضمیمہ خطبۃ الہامیہ

(۲) ضمیمہ خطبہ الہامیہ ص ۲۸

مسیح ابھی کہاں آیا:

لیکن جب اس سے یہ سوال ہوتا ہے کہ مسیح ابھی کہاں آیا؟ تو وہ کہتا ہے کہ

''مسیح آچکا اور یہ ہی ہے جو تم سے بول دیا ہے'' (۱)

''میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں'' (۲)

جہاد کے خلاف مرزا کی ہرزہ سرائیاں:

جہاد کی منسوخی کے حوالے سے مرزا نے تحریر و تقریر کے ذریعے جو بازار گرم کیا اس میں سے کچھ کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

''میں نے ممانعت جہاد اور انگریزوی حکومت کی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اگرا م کی جائیں تو ۵۰ الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں'' (۳)

مزید اس نے اپنے مقصد حیات پر یوں روشنی ڈالی ہے لکھتا ہے کہ

''میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو تقریباً ساٹھ برس تک کی عمر کو پہنچا ہوں، اسی اہم کام میں مشغول ہوں تا کہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیر دوں۔ اوران کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال جہاد وغیرہ کو دور کردوں جو ان کو دلی صفائی اور مخلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں'' (۴)

---

(۱) ضمیمہ خطبہ الہامیہ ص ب۔ب

(۲) تبلیغ رسالت جلد نہم ص ۴۷

(۳) تریاق القلوب ص ۱۵

(۴) تبلیغ رسالت جلد ہفتم ص ۱۰

جہاد کے خلاف مرزا صاحب کے وہ اشعار بھی درج کیے جاتے ہیں جو وہ اور اسکے مریدین گاتے پھرتے تھے۔

''اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے
دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے۔
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد''(۱)

افسوس صد افسوس کہ جہاد کے خلاف مرزا غلام احمد نے یہ مہم اس دور میں چلائی جبکہ چاروں طرف سے اسلامی ملکوں پر یورپی اقوام کی یورش اور یلغار ہو رہی تھی۔ یہ مہم صرف ہندوستان کے اندر محدود نہ تھی بلکہ ستم بالائے ستم ساری اسلامی حکومتوں میں جہاد کے خلاف شیطانی پروپیگنڈا پھیلایا ہوا تھا مرزا نے اس کا اعتراف یوں کیا ہے کہ

''میں نے بائیس برس سے اپنے ذمہ یہ فرض لے رکھا ہے کہ ایسی کتابیں جن میں جہاد کی مخالفت ہو اسلامی ممالک میں ضرور بھیج دیا کرتا ہوں اس وجہ سے میری کتابیں عرب ممالک میں شہرت پا گئیں''(۲)

---

(۱) روحانی خزائن ضمیمہ تحفہ گولڑہ ص ۷۸،۷۷

(۲) تبلیغ رسالت جلد دہم ص ۲۶

مزید مرزا نے ایک اور جگہ رقمطراز ہے کہ

''مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں خدمت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں رسالے اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک میں اور بلاد اسلامیہ میں اس مضمون کے شائع کیے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے لہذا پھر ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے اور دل سے اس دولت کا شکرگزار رہے اور یہ کتابیں میں نے مختلف زبانوں یعنی اردو فارسی اور عربی میں تالیف کر کے اسلام کے تمام ملکوں میں پھیلا دیں یہاں تک کہ اسلام کے دو مقدس شہروں مکہ اور مدینہ میں بھی بخوبی شائع کر دیں۔ اور روم کے پایۂ تخت قسطنطنیہ اور بلاد شام اور مصر اور کابل افغانستان کے متفرق شہروں میں جہاں تک ممکن تھا اشاعت کر دی گئیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلیظ خیالات چھوڑ دیئے جو نافہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے یہ ایک ایسی خدمت مجھ سے ظہور میں آئی ہے کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اسکی نظیر کوئی مسلمان دکھلا نہیں سکے گا (۱)''

مرزا کا یہ بیان کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے اس کا ایک ایک لفظ شہادت دے رہا ہے کہ مسیح موعود بننے کا دعوی اور جہاد کے خلاف ساری مہم مرزا صاحب کے اپنے الفاظ میں انگریزوں کے حق میں اپنی خدمت تھی جسکی نظیر کوئی مسلمان نہیں دکھلا سکتا ہے

مزید مرزا نے یہ بھی لکھا ہے کہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے مندرجہ بالا تمام اقتباسات سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ محض انگریز کی اطاعت اور خدمت گزاری کی خاطر اس نے جہاد کی مخالفت کی اور مسیح موعود ہونے کا ڈھونگ رچایا۔

(۱) ستارہ قیصریہ ص ۳

فصل سوم

حضرت عیسیٰؑ کی حیات طیبہ اور اسلام کا نقطہ نظر

بحث اول: ابتدائی حالات

پس منظر:

حضرت مسیح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے وہ سچے پیغمبر تھے جنہیں یہود کی آخری تنبیہ کیلئے بھیجا گیا تھا یہود نے آپ سے پہلے بہتسے انبیاء کرام کی تکذیب کی انہیں ستایا، گستاخی کی، بہت سوں کو شہید بھی کیا دو مرتبہ جلاوطنی کی سزا، ہیکل سلیمانی کی بربادی اور یروشلم کی تباہی کے باوجود وہ مان کر نہ دیے۔ اللہ تعالیٰ نے اب بنی اسرائیل میں سے آخری نبی ان کے پاس بھیجا کہ اسکی پیروی کریں۔ اور یہ کہ حضرت عیسی علیہ سلام ان کے دین کی تجدید کریں گے۔ یہود کی تحریفات کو ختم کر کے اصل دین کو اسکی اصلی شکل میں ظاہر کریں گے اور یہود کے لیے سچے مسیحا ثابت ہونگے ،حضرت عیسیٰؑ کو پہلے دن سے ہی اللہ تعالیٰ نے سچے پیغمبر ہونے کی متعدہ علامات کے ساتھ تھ ث فرمایا۔

ولادت مبارک:

جمہور مسلمانوں اور عیسائیوں کا مروجہ اور مقبول عام عقیدہ یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت اعجازی رنگ میں بن باپ کے ہوئی ،آپ بغیر باپ کے کنواری مقدس مریم کے بطن سے پیدا ہوئے اور آپ ماں کی گود میں بھی باتیں کرنے لگے تھے۔

حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش قرآن کریم کی روشنی میں:

قرآن کریم میں ولادت عیسیٰؑ کا پورا واقعہ قدر تفصیل سے بیان ہوا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

واذکر فی الکتب مریم اذا التبذت من اھلھا مکاناشرقیا.فاتخذت من دونھم حجابا......وبرا بوالدتی ولم یجعلنی جبارا شقیا.(۱)

''اے نبی ﷺ اس کتاب حکیم میں ''مریم'' کا بھی ذکر کیجئے۔

(۱) سورۃ مریم آیت نمبر ۱۶-۳۶

کہ جب وہ اپنے گھر والوں سے جدا ہو کر مشرق کی طرف چلی گئیں اور لوگوں سے پردہ کرلیا تو ہم نے ان کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا جوان کے سامنے آدمی کی صورت میں متشکل ہو کر آیا، اسے دیکھ کر مریم نے کہا کہ اگر تو متقی ہے تو میں تجھ سے اللہ کی پناہ میں آتی ہوں۔

فرشتہ بولا کہ میں تو آپ کے رب کا فرستادہ ہوں تا کہ آپ کو ایک پاکیزہ فرزند عطا کروں، مریم نے کہا کہ مجھے تو کسی بندہ بشر نے آج تک نہیں چھوا، میرے یہاں کیسے لڑکا پیدا ہوگا اور نہ ہی میں بدکار ہوں ۔فرشتے نے جواب دیا کہ آپ کے رب نے یہی فرمایا ہے کہ وہ مجھ پر آسان ہے (اسلئے وہ اسی طریقے سے اسے پیدا کریگا) اور ہم اسے لوگوں کے لیے اپنی قدرت کی ایک نشانی اور رحمت کا ذریعہ بنائیں گے اور یہ کام ہو کر رہے گا۔

پھر مریم اس بچے سے حاملہ ہوگئیں اور اسے لے کر دور چلی گئیں۔ پھر دردزہ انہیں کھجور کے تنے کی طرف لے آیا اور وہ کہنے لگیں اے کاش! میں اس واقعے سے پہلے مرچکی ہوتی اور ایک بھولی بسری داستان بن چکی ہوتی، اسی وقت نیچے سے فرشتے کی آواز آئی کہ اے مریم! غمگین نہ ہو، اللہ نے تیرے لئے پانی کا ایک چشمہ جاری کر دیا ہے اور کھجور کے اس تنے کو پکڑ کر ہلاؤ اس سے تم پر تازہ کھجوریں جھڑ پڑیں گیں۔ انہیں خوب کھاؤ اور پیو، اور اپنی آنکھیں اس نور نظر سے ٹھنڈی رکھو اور اگر کوئی آدمی دکھائی دے تو اس سے صرف اتنا ہی کہنا کہ میں نے آج کے دن اللہ کے لیے نہ بولنے کی نذر مانی ہوئی ہے اسلیے آج میں کسی انسان سے بات نہیں کرسکتی۔

اسکے بعد جب مریم علیہ السلام اس بچے کو اٹھائے اپنی قوم کے پاس آئیں تو قوم کہنے لگی کہ اے مریم! یہ تو نے کیا کیا؟ اے ہارون کی بہن! تیرا باپ بدکار تھا اور نہ ہی تیری ماں بدکارہ تھی (تو نے یہ کیا حرکت کی؟) یہ سن کر حضرت مریمؑ نے اپنی گود میں موجود بچے کی طرف اشارہ کیا (کہ اس سے ہی پوچھ لو) وہ کہنے لگے کہ گہوارے میں پڑے ہوئے اس بچے سے ہم کیا پوچھیں؟ اتنے میں وہ بچہ خود ہی بول پڑا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب بھی دی ہے۔اور مجھے نبوت سے بھی سرفراز فرمایا ہے (مطلب کرے گا) اور میں جہاں بھی ہوں، مجھے بابرکت بنایا ہے اور تازندگی مجھے نماز اور زکوۃ کی ادائیگی کا حکم دیا ہے اور مجھے اپنی ماں سے اچھا سلوک کرنے والا بنایا ہے ظالم اور بدبخت نہیں بنایا۔''

حضرت عیسیٰؑ کے مختصر حالات:

روایات سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حالات زندگی پر کوئی خاطر خواہ اور تفصیلی روشنی نہیں ڈالی جا سکتی البتہ اسرائیلی روایات میں اس سے متعلق مفصل مواد موجود ہے لیکن اس پر آنکھیں بند کر کے اعتماد کرنا کسی صورت صحیح نہیں ہوسکتا ہے۔

چنانچہ اسرائیلیات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے ابتدائی طور پر تعلیم گھر ہی میں حاصل کی، یوسف (حضرت مریمؑ کے منگیتر) نے انہیں متبرک اصول سکھائے۔ اسکے علاوہ صبح وشام کی عبادت کے متبرک طریقے انہوں نے اپنی والدہ سے سیکھے اسی طرح وہ یہودیوں کی مجالس سبت'' (ہفتہ وار مجلس) میں اپنی والدہ کے ساتھ بڑی پابندی سے شرکت کرتے تھے۔(۱)

مختلف اناجیل میں حضرت عیسی علیہ السلام کے بچپن کے واقعات کو بطور معجزہ بیان کیا گیا ہے چنانچہ اسرائیلی روایات کے مطابق جب حضرت عیسی علیہ السلام کی عمر بارہ برس کی ہوئی تو وہ حضرت مریمؑ اور یوسف کے ساتھ یروشلم چلے گئے، وہاں سے واپسی پر اتفاقاً حضرت عیسی علیہ السلام ان سے بچھڑ گئے، حضرت مریمؑ اور یوسف انہیں تلاش کرتے ہوئے دوبارہ یروشلم واپس آئے تو انہیں استادوں کے درمیان بیٹھا باتیں سنتا پایا۔(۲)

حضرت عیسی علیہ السلام کی جوانی کے حالات اسرائیلی روایات بھی مفصل طور پر بیان نہیں کر سکیں۔ البتہ اتنی بات ضرور موجود ہے کہ یوسف کے انتقال کے بعد حضرت مریم علیہ السلام کنان چلی گئیں اور حضرت عیسیٰؑ نے معاشی ضروریات کی تکمیل کے لیے بڑھئی کا پیشہ اختیار کرلیا، پھر ۳۰ برس کی عمر میں یوحنا سے آپ کا بپتسمہ کروایا گیا اور یہی وہ زمانہ تھا جب آپ کو نبوت سے سرفراز کیا گیا۔

(۱) تقابل ادیان از مولانا پروفیسر محمد یوسف خان ص ۲۰۸

(۲) لوقا باب ۲۔ آیات ۴۸ تا ۵۰

بحث دوم: نبوت و تبلیغ

نبوت:

جب حضرت مسیح علیہ السلام تیس سال کے ہوئے تو انہوں نے حضرت یوحنا علیہ السلام سے بپتسمہ لیا موجودہ دریائے اردن کے کنارے ان کو بپتسمہ دیا گیا۔ حضرت یوحنا علیہ السلام ایک نبی اور یسوع علیہ السلام کے رشتہ کے بھائی تھے جو لوگوں کی اخلاقی پستی اور مذہبی بے راہ روی کی وجہ سے ہر وقت متفکر رہتے تھے ان کو گناہوں کی زندگی ترک کر کے نیک اور پاکیزہ زندگی اختیار کرنے کی تلقین کرتے تھے اور گناہوں سے معافی کے لئے توبہ کے بپتسمہ کی تعلیم دیتے تھے۔

اور اسی برس یعنی ۳۰ سال کی عمر میں حضرت عیسیٰؑ کو نبوت سے سرفراز کیا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کی اصلاح کا حکم پا کر میدان عمل میں اترے اور لوگوں کو محبت اور اخوت کا بھولا ہوا سبق یاد دلایا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی (تبلیغ) تعلیمات:

حضرت عیسیٰؑ نے قوم کو جن باتوں کی تعلیم دی۔ ان میں سے کچھ کا تذکرہ ذیل کی سطور میں کیا جاتا ہے۔

۱۔ توحید کی تعلیم:

تمام انبیاء علیہ السلام کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی توحید کی تعلیم دی تھی اور انہوں نے بھی یہی فرمایا تھا کہ وہ واحد و یگانہ ہے اور اسکی ہی عبادت کرنا فرض ہے، اور اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے ۔جیسا کہ ایک مقام پر فرمایا کہ

''اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ انسان تجھ خدائے واحد اور برحق کو جانے اور مسیح کو تیرا بھیجا ہوا (یعنی رسول یقین کرے)''(۱)

(۱) یوحنا باب ۱۷ آیت نمبر ۳

۲۔ نجات اعمال پر ہے:

ہر نبی نے نجات حاصل کرنے کے لئے ایمان اور خدا کے احکام کی پابندی پر زور دیا ہے۔ اس اصول کی تبلیغ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی کی۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے اعمال صالح کے بجالانے پر زور دیتے ہوئے فرمایا۔

''(نیکی نہ کرنے والے) ہمیشہ کی سزا پائیں گے مگر راست باز ہمیشہ کی زندگی پائیں'' (۱)

۳۔ گناہ جہنم کا موجب ہے:

حضرت عیسی علیہ السلام نے جسطرح احکام الٰہی کی پیروی کرنے کو ابدی اور حقیقی زندگی کے حصول کا ذریعہ ٹھہرا ہے۔ اور اسی طرح گناہ کو جہنم کو وسیلہ قرار دیا ہے۔

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

فرشتے بدکاروں کو اسکی بادشاہی میں سے جمع کریں گے اور ان کو آگ کی بھٹی میں ڈال دیں گے ۔ وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔ اس وقت راست باز لوگ اپنے باپ کی بادشاہی میں آفتاب کی مانند چمکیں گے۔ (۲)

اس آیت سے واضع ہوتا ہے کہ عیسائیوں نے جو نجات کا ذریعہ کفارہ ٹھہرالیا ہے اسکی تائید حضرت مسیح علیہ السلام کے ارشادات سے نہیں ہوتی بلکہ یہ حضرت مسیح علیہ السلام کے فرمودات کے صریحی خلاف ہے۔ حضرت عیسی علیہ السلام کے فرمودات کے مطابق نجات کا دارومدار صرف ایمان، احکام الٰہی کی پیروی اور گناہوں سے اجتناب پر ہے۔

۴۔ اخلاقی تعلیم:

حضرت عیسی علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ اپنے پڑوسی سے محبت رکھ اور اپنے دشمنوں سے عداوت میں لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لئے دعا کرو تا کہ اپنے باپ کے جو آسمان میں ہے بیٹے ٹھہرو''۔ (۳)

---

(۱) متی باب ۱۹ آیت ۱۶ تا ۲۱

(۲) متی باب ۱۳ آیات ۴۱ تا ۴۳

(۳) متی باب ۵ آیات ۴۳۔۴۴

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات اوران کی حکمت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کوبھی اپنی نبوت کی صداقت کے لیے کچھ نشانیاں یعنی معجزات عطا فرمائے گئے۔ان کا ذکرقرآن میں بھی ہے۔جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

انی قد جئتکم باٰیة من ربکم انی اخلق لکم من الطین کهیئة الطیر فانفخ فیه فیکون طیراً م باذن الله وابرئ الاکمه والابرص واحی الموتی باذن الله وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم......الخ. ١

ترجمہ:

’’میں تم لوگوں کے پاس (اپنی نبوت پر) کافی دلیل لے کرآیا ہوں وہ یہ ہے کہ میں تم لوگوں کے (یقین لانے کے) لیے گارے سے ایسی شکل بناتا ہوں۔جیسی پرندوں کی شکل ہوتی ہے پھراس (مصنوعی شکل) کے اندر پھونک ماردیتا ہوں جس سے وہ (سچ مچ کا جاندار) پرندہ بن جاتا ہے خدا کے حکم سے (ایک معجزہ تو یہ ہوا) اور میں اچھا کر دیتا ہوں مادرزاد اندھے کواور برص کے بیمار کواور زندہ کر دیتا ہوں مردوں کوخدا کے حکم سے (یہ دوسرا تیسرا معجزہ ہوا) اور میں تم کو بتلا دیتا ہوں جو کچھ اپنے گھروں میں کھاتے ہو اور جو (گھروں میں) رکھ آتے ہو۔(یہ چوتھا اور پانچواں معجزا ہوا)‘‘

حکمت:

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو جومختلف قسم کے سچے معجزات دیے گئے تھے بعض حضرات نے اسکی حکمت یہ بیان کی ہے کہ اس دور میں یونان کے اطباء کے ہاتھوں فن طب عروج پر پہنچ چکا تھا اللہ تعالیٰ نے اسکے مقابلے میں آپ کو وہ ید شفاء عطا فرمایا کہ جس تک ماہرین طب کی سوچ بھی نہیں پہنچ سکتی۔یہ حکمت بھی اپنی جگہ حقیقت ہے اسکے ساتھ یہ بات بھی پیش نظر رکھیے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ان معجزات کا تعلق ایک اور نکتے سے بھی ہے وہ یہ کہ اس زمانے میں یہود بری طرح سے مادیت پرستی کا شکار تھے یعنی دنیا کی محبت اور لذتوں کی شہوت کے آگے اللہ اور یوم آخرت کو بھول چکے تھے۔حرص وہوس نے ان کی نظریں غیبی حقائق سے ہٹا دیں تھیں۔اسلیے ان معجزات کے ذریعے ان کے خیالات کی نفی کی گئی۔

(١) سورۃ آل عمران آیت ۴۹

بحث سوم: رفع الی السماء

رفع الی السماء کی مختصر سرگزشت:

حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام کی کرشماتی شخصیت اور پاکیزہ کردار اور اخلاقی تعلیمات نے سب کو اپنا گرویدہ کرلیا تھا سوائے یہود کے کہ ان کی بدبختی نے ان کو کہیں کا نہ چھوڑا۔ ان کے احبار (علمائے سوء) اور رھبان (جعلی پیر) نے اپنی روایتی دنیا پرستی، دین بیزاری سنگ دلی اور ہٹ دھرمی دکھاتے ہوئے جناب مسیح علیہ السلام کی نبوت کا انکار کیا۔ اور ان کی مقدس ومطہر ماں (مریمؑ) پر بہتان عظیم لگایا ان کو طرح طرح سے ستایا۔ ان کے ماننے والوں کا مذاق اڑایا۔ اپنا تمام تر علم وفضل آپ کی دعوت کی مخالفت کرنے، معترضانہ اشکالات اٹھانے اور آپ کی شخصیت کے خلاف منفی پروپیگنڈا کرنے پر خرچ کیا حتیٰ کہ حاکمان وقت کو آپ کے خلاف ورغلا کر جھوٹے الزامات کے تحت آپ کے قتل کا حکم جاری کروادیا۔ اور آپ کے گھر کا محاصرہ کرلیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے عیسی علیہ السلام کو بذریعہ وحی سے آگاہ فرمادیا۔

اور جب حضرت عیسی علیہ السلام کو سولی پر چڑھانے کی تیاریاں کی جارہی تھیں تو انہیں زندہ آسمانوں پر اٹھالیا گیا تھا۔ یہودیوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے (نعوذ باللہ من ذالک) حضرت عیسی علیہ السلام کو مصلوب کیا۔ جب کہ عسائیوں کا کہنا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو مصلوب کیا گیا پھر دفنایا گیا اور تین دن کے بعد دوبارہ زندہ کیا گیا قبر سے نکالا گیا اور آسمان پر اٹھالیا گیا اب ان کا نزول قرب قیامت میں ہوگا۔

اسلام کا نقطۂ نظر:

جبکہ اسلام کا اس بارے میں وہی مئوقف ہے جو ہماری مقدس کتاب قرآن عظیم میں بیان ہوا ہے۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وقولهم انا قتلنا المسيح عيسى ابن مريم رسول الله وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم. وان الذين اختلفوا فيه لفى شك منه .مالهم به من علم الا اتباع الظن وما قتلوه يقينا ،بل رفعه الله اليه.وكان الله عزيزا حكيما.(١)

(١) سورۃ النساء آیت نمبر ۱۵۸۔۱۵۷

ترجمہ:

"''اوران کے اس کہنے پر کہ ہم نے مسیح ابن مریم کو قتل کیا ہے (جبکہ) انہوں نے نہ قتل کیا اور نہ اسے سولی دی بلکہ ان کے لئے ان (عیسیٰ) کی مانند ایک بنا دیا گیا اور وہ اسکے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں ضرور اسکی طرف سے شبہ میں پڑھے ہوئے ہیں بے شک انہوں نے اسے یقینی طور پر قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا ہے اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت اور مستند روایات:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت اس لحاظ سے سب انبیاء کرام میں ممتاز ہے کہ ان کے جزئی جزئی واقعات کو بھی قرآن کریم نے مفصل بیان کیا ہے خواہ پیدائش کا واقعہ ہو معجزات کا بیان ہو یا رفع الی السماء اور نزول کا قرآن نے اس کو خاص اہمیت دی ہے اور بیان کیا ہے۔ اسلیے یہ سب قرآن سے ثابت ہے احادیث میں بھی ان کا تذکرہ ہے اور علمائے امت کا بھی اس پر اجماع دیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی بحث اگرچہ آگے والے باب میں قدرے تفصیل سے آئے گی انشاءاللہ العزیز لیکن موضوع کی مناسبت سے یہاں ذکر کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔

تمام احادیث صحیحہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضرت عیسیٰ قرب قیامت میں آئیں گے اور دجال اکبر کو قتل کریں گے اور زمین کو امن و امان کا گھوارہ بنائیں گے۔

جبکہ قرآن سے بھی آپ کا نزول ثابت ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وان من اهل الكتاب الا ليومنن به قتل موته ويوم القيامة يكون عليهم شهيدا(١)

(١) سورۃ النساء آیت نمبر ١٠٩

ترجمہ:

یعنی اہل کتاب میں کوئی ایسا نہ ہوگا جو عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لے آئے۔

مندرجہ بالا آیت میں اسکی تصریح ہے کہ عیسیٰؑ ابھی فوت نہیں ہوئے ہیں نیز یہ بھی کہ آئندہ زمانے میں کسی شبہ کے بغیر اہل کتاب کو ان پر ایمان لانا ہے، یہی وجہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی صحیح حدیث روایت کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ اگر اس پیشگوئی کو تم قرآن کریم کی روشنی میں دیکھنا چاہو تو آیت بالا کو پڑھ لو۔

وہ ذیل میں حدیث بیان کی جاتی ہے۔

''حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جسکے قبضے میں میری جان ہے کہ یقیناً وہ زمانہ قریب ہے جبکہ ابن مریم تمہارے درمیان اتریں گے وہ ایک منصف فیصلہ کرنے والے کی حیثیت سے آئیں گے صلیب توڑ ڈالیں گے اور سور کو قتل کریں گے اور جنگ کو ختم کر دیں گے اور ان کے دور میں مال اسطرح بہا پڑے گا کہ کوئی شخص اسکو قبول کرنے والا نہ ملے گا اور لوگوں کی نظروں میں ایک سجدہ کی قدر و قیمت دنیا و مافیہا سے بھی زیادہ بڑھ جائے گی''

یہ مضمون روایت کر کے حضرت ابو ہریرہؓ کہتے تھے کہ اگر تم اس مضمون کو قرآن کی روشنی میں دیکھنا چاہو تو سورۃ النساء کی یہ آیت پڑھ لو۔(۱) وان من اہل الکتاب......الخ (۲)

مذکورہ بالا تمام مباحث سے یہ بات اظہر من الشمس ہوتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع الی السماء ہوا اور قرب قیامت میں ان کا آسمان سے نزول ہوگا، لہذا اب اگر کوئی نعوذ باللہ من ذالک حضرت عیسیٰؑ ہونے کا دعویٰ کرے گا تو وہ دعویٰ سراسر جھوٹ دجل اور فریب ہوگا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اسکی پیشگوئی پہلے ہی فرما دی تھی کہ آنے والے زمانوں میں بہت سے یہ دعویٰ کریں گے کہ میں مسیح ہوں اور گمراہ کریں گے۔

---

(۱) رواہ البخاری ص ۴۹۰ ج ۱ باب نزول عیسیٰ ابن مریم

(۲) صحیح بخاری ص ۴۹۰، ج ۱ ص

حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا:

''خبردار کوئی تم کو گمراہ نہ کردے کیونکہ بہتیرے نے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے''(۱)

بحث چہارم: تاریخی تناظر میں حضرت عیسی علیہ السلام کی اہمیت:

یہ بات ظاہر ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام ان انبیاء علیھم السلام میں سے نہیں ہیں جن کا تذکرہ مرور ایام کے ساتھ تاریخ نے محو کرڈالا ہو بلکہ ان اولوالعزم رسولوں میں سے ہیں جن کا تذکرہ ہر دور میں بری اہمیت کے ساتھ ہوتا دیا ہے۔ اہل کتاب کے دو بڑے بڑے گروہ ان کی ایک ایک علیحدہ تاریخ رکھتے ہیں اور خود اہل اسلام کے پاس بھی ان کی ایک تاریخ موجود ہے۔

یہود کی تاریخ یہ ہے کہ عیسی علیہ السلام کو انہوں نے قتل کرڈالا ہے۔ اسلئے ان کے نزدیک تو ان کی حیات، اور دوبارہ تشریف آوری کا سوال بھی پیدا نہیں ہوتا۔ رہ گئے نصاریٰ تو وہ ان کی دوبارہ تشریف آوری کے قائل ہیں مگر وہ اس دن کو قیامت کا دن سمجھتے ہیں۔ اور مجمل طور پر ان کے سولی چڑھائے جانے اور زندہ ہو کر آسمانوں پر اٹھائے جانے کے بھی قائل ہیں۔

جبکہ اہل اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ نہ وہ قتل ہوئے اور نہ سولی دیئے گئے بلکہ زندہ اسی جسم عنصری کے ساتھ آسمانوں پر اٹھائے گئے۔ اور قیامت سے پہلے پھر اسی جسم عنصری کیساتھ تشریف لائیں گے اور مدینہ طیبہ میں جوار آنحضرت ﷺ میں وفات کے بعد مدفون ہونگے۔ اب ایسے اولوالعزم رسول کے متعلق یہ حق کسی کو بھی نہیں پہنچتا ہے کہ وہ کوئی ایسی جدید تاریخ بنالے جو دنیا میں کسی جماعت کو بھی تسلیم نہ ہو۔ مثلاً یہ کہنا کہ وہ سولی پر چڑھائے گئے پھر نیم مردنی کی حالت میں اتار لئے گئے تھے۔ پھر کہیں جا کر اپنی طبعی موت سے مر گئے اور آخر کشمیر یا کسی اور شہر میں جا کر ایسی گمنامی کی حالت میں مدفون ہو گئے جسکی اطلاع کسی کو نہیں ہو سکی۔ یہ لغو اور من گھڑت بات نہ عقلاً قابل توجہ ہے اور نہ ہی شرعاً یہ بات قابل التفات ہوسکتی ہے۔

---

(۱) متی باب ۲۴ آیت نمبر ۵

تاریخ سے حیات سیدنا مسیح علیہ السلام کا ثبوت:

مزید یہ بات کتنی عجیب ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام خود بھی اولوالعزم نبی ہیں۔ان کی امت بھی تسلسل کے ساتھ کسی انقطاع کے بغیر اب تک چلی آ رہی ہے پھران کی موت اوران کی قبر کا حال ان سب پر کیسے مخفی رہ گیا۔ بالخصوص یہود جو ان کے قتل کے مدعی تھے وہ اس اہم واقعہ سے کیسے غفلت اختیار کر سکتے تھے۔ کیونکہ عیسی علیہ السلام کے مقتول ہونے کے لئے ان کی قبر کی نشاندہی بھی ان کے لئے سب سے کھلا ہوا ثبوت تھی۔مگر یہاں نہ تو یہود ان کی قبر کا پتہ نشان بتا سکتے ہیں اور نہ ہی اس بارے میں نصاری کے پاس ہی کوئی صحیح علم ہے۔اور مزید یہ بھی کہ حضرت عیسی علیہ السلام اور رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے درمیان جو مدت ہے وہ تقریباً چھ سو سال کی مدت ہے یہ اتنی طویل مدت نہیں کہ اسمیں کسی ایسی اولوالعزم تاریخی شخصیت کی قبر اتنی لا پتہ ہو جائے کہ نہ اس کے پیروکاروں کو معلوم ہو اور نہ اسکے دشمنوں کو۔لہٰذا کسی بھی انسان کا یہ لغو دعوی کہ وہ مسیح ہے نقل کفر کفر نہ باشد ہرگز ہرگز قابل قبول نہ ہوگا۔

ان تاریخی شواہد کی روشنی میں یہ بات اظہر من الشمس ہوتی ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کا رفع الی السماء ہوا وہ آسمان پر حیات ہیں اور قرب قیامت میں تشریف لائیں گے۔

بحث پنجم: حضرت عیسی علیہ السلام کی حیات اور نزول کی حکمت

ماقبل کے مباحث میں حضرت عیسی علیہ السلام کی حیات اور نزول ثانی کو قرآن واحادیث اور تاریخی حقائق کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔اس بحث میں میرا مقصود یہ ہے کہ وہ حکمت بیان کروں جسکے لیے حضرت عیسی علیہ السلام کا رفع الی السماء ہوا اور پھر ان کا نزول قرب قیامت میں ہوگا۔اللہ تعالیٰ کا کوئی بھی حکم امر حکمت سے خالی نہیں ہوتا ہے یہ الگ بات ہے کہ ہماری ناقص عقلیں اس کا احاطہ نہیں کر پاتیں ہیں ذیل میں اپنی بساط کی حد تک کچھ حکمتیں بیان کی جاتی ہیں۔ یہود بنی اسرائیل اپنی مذہبی کتابوں کی پیشگوئیوں اور بشارتوں میں یہ پڑھ چکے تھے کہ ان کو دو شخصیتوں مسیح ہدایت اور مسیح ضلالت سے سابقہ پڑے گا اسلیے وہ منتظر تھے کہ حضرت موسی علیہ السلام کے بعد مسیح ہدایت کا ظہور کب ہوتا ہے۔لیکن ان کی بدقسمتی کہ جب مسیح ہدایت حضرت عیسی علیہ السلام کا ظہور ہوا تو انہوں نے ان کو مسیح ضلالت کہہ کر ان کی پیروی سے انکار کر دیا۔اور صرف یہی نہیں بلکہ ان کے قتل پر آمادہ ہو گئے اس سے قبل بھی دیگر انبیاء کرام کا قتل یہود کا وطیرہ بن چکا تھا۔لیکن اس سے پہلے انہوں نے کسی صاحب شریعت رسول کو قتل نہ کیا تھا اسلیے یہ پہلا موقع تھا کہ انہوں نے ایک جلیل القدر رسول کو نہ صرف قتل کرنے کا ارادہ کیا بلکہ دنیاوی اسباب کے لحاظ سے عملی تیاری کر لی تھی۔تب مشیت حق نے یہ فیصلہ کیا کہ مسیح ہدایت کو اس طرح بچا لیا جائے کہ خود یہود کو بھی محسوس ہو جائے کہ وہ مسیح بن مریم پر دسترس نہ پا سکے۔لہذا حضرت عیسی علیہ السلام کو آسمانوں پر اٹھا لیا گیا تمام دنیاوی اسباب ہیچ رہ گئے۔البتہ یہود بھی اسکو جانتے تھے لیکن اپنی بات کو رکھنے کے لیے وہ ان کے قتل والی بات کو ہی مشہور کرتے

رہے۔ دوسری طرف نصاری کی بدبختی کہ کچھ عرصہ کے بعد پولوس نے ان میں عقیدہ تثلیث وکفارہ کی بدعت پیدا کر کے یہود کے گھڑے ہوئے افسانہ صلیب کو بھی داخل عقیدہ کر دیا۔اور اب یہودونصاری دونوں جماعتیں اس گمراہی میں مبتلا ہوگئیں کہ عیسی علیہ السلام بن مریم صلیب پر چڑھا کرقتل کر دیے گئے۔

تب قرآن کریم نے نازل ہوکرحق وباطل کے درمیان فیصلہ سنایا اور دونوں جماعتوں کے گمراہ کن عقائد کا رد کیا اور قبول حق کی دعوت دی مگر مجموعی طور پر دونوں نے قبول حق سے انکار کر دیا اور اپنے اپنے گمراہ کن عقائد پر قائم رہے۔مگر عالم الغیب والشہادۃ۔ چونکہ ان حقائق کے وقوع سے قبل عالم ودانا تھا۔اسلیے اسکی حکمت کا یہ بھی تقاضا ہوا کہ مسیح ہدایت کو کائنات ارضی پر اس وقت دوبارہ بھیجا جائے جب مسیح ضلالۃ کا بھی خروج ہو چکے تا کہ یہودونصاری کے سامنے حقیقت حال روز روشن کی طرح عیاں ہوجائے۔ یہود آنکھوں سے دیکھ لیں کہ جسکے قتل کے مدعی تھے وہ بقید حیات موجود ہیں۔اور نصاری نادم ہوں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی سچی پیروی چھوڑ کر جو گمراہ کن عقیدہ اختیار کیا تھا وہ سرتاپا باطل تھا۔اور وہ اس پر شرمسار ہوتے ہوئے ایمان حق کو برضاورغبت اختیار کرلیں اور ہدایت وضلالت کا یہ مشاہدہ ومظاہرہ دوسرے اہل باطل بھی کریں گے اسلیے وہ بھی حلقہ بگوش اسلام ہوجائیں گے۔

ایک دوسری حکمت یہ بھی ہوسکتی ہے کہ

تاریخ ادیان عالم سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء علیھم السلام اور معاندین حق کے درمیان سنۃ اللہ کے مستقل دودور رہے ہیں پہلا دور حضرت نوح علیہ السلام سے شروع ہوکر حضرت لوط علیہ السلام پر ختم ہوا اسمیں سنۃ اللہ یہ رہی کہ جو اقوام پیغام حق کا تمسخر اڑاتی رہیں اور حق کی مخالفت میں کمربستہ ہوتے ہوئے حد سے تجاوز کرتی رہیں ان کو ہلاک کیا جاتا رہا تا کہ یہ باعث عبرت ہوں۔

جبکہ دوسرا دور جو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے شروع ہوتا ہے اور آپ ﷺ تک ہے اسمیں سنۃ اللہ یہ رہی کہ جب اقوام اپنے باطل عقائد پر ڈٹ جاتی تھیں تو اللہ کے حکم سے انبیاء کسی دوسری جگہ ہجرت کر جاتے تھے۔

چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قوم کے سامنے یہ اعلان کیا کہ

انی مهاجر الی ربی ،انه هو العزیز الحکیم(۱)

بے شک میں نے ہجرت کی ہے اپنے رب کیطرف اور بے شک وہ عزیز وحکیم ہے پھر یہی صورت ما بعد کے تمام انبیاء میں رہی کہ اگر دعوت حق کی پاداش میں ان کو ستایا جاتا تھا تو وہ اللہ کی راہ میں اپنے وطن سے ہجرت کر جاتے تھے جیسا کہ حضرت موسی علیہ السلام اور ہمارے نبی اکرم ﷺ نے بھی مکہ سے مدینہ کی جانب ہجرت کی تھی۔

سنۃ اللہ کے اسی دور میں حضرت عیسی علیہ السلام کی بعثت ہوئی اور ان کی قوم بنی اسرائیل نے ان کے ساتھ اور ان کی دعوت حق کے ساتھ بھی وہ سب کچھ کیا جو معاندین اور دشمنان حق اپنے پیغمبروں کے ساتھ

کرتے رہتے تھے۔اوران میں ایک یہ خصوصیت زیادہ تھی کہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام سے قبل چند انبیاء کو قتل تک کر چکے تھے اوراب حضرت عیسی علیہ السلام کے قتل کے درپے تھے اس لیے کے یہ حقیقت بھی پیش نظر رہے جس کا ذکر مسیح ہدایت اور مسیح ضلالت کے حوالے سے سابقہ سطور میں ہوا ہے کہ وہ مسیح کے منتظر تھے اور حضرت عیسی علیہ السلام کو مسیح ضلالت قرار دے کر آج بھی مسیح ہدایت کے منتظر ہیں۔اسلیے اللہ تعالی کی حکمت بالغہ کا یہ فیصلہ ہوا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی ہجرت کائنات ارضی کی بجائے ملاء اعلیٰ کی جانب ہوتا کہ مقررہ وقت آنے پر وہ مسیح ہدایت اور مسیح ضلالۃ کے درمیان مشاہدہ سے امتیاز کر سکیں۔

حضرت عیسی علیہ السلام کا رفع الی السماء قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔اور سطور بالا میں اسکی حکمتیں بھی بیان کرنے کی حتی المقدور کوشش کی گئی ہے کہ وہ کیا حکمت ومصلحت تھی جسکے پیش نظر حضرت عیسی علیہ السلام کو آسمانوں پر اٹھایا گیا۔

جہاں تک حضرت عیسی علیہ السلام کے نزول کی بات ہے تو دیگر حکمتوں کے ساتھ یہ اہم اصول وقاعدہ بھی پیش نظر رہے کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات ہست وبود کے لیے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ خدا کی ہستی کے ماسواء ہر ایک وجود کو فنا اور موت ہے۔

---

(۱)ح (سورۃ العنکبوت آیت نمبر ۲۶

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

کل نفس ذائقة الموت(۱)

''ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے''

ایک اور مقام پر فرمایا کہ

کل من علیھا فان ویبقی وجه ربک ذوالجلل والاکرام(۲)

''ہر چیز فنا ہو جائے گی اور صرف رب ذوالجلال کا چہرہ باقی رہے گا''

اور یہ بھی معلوم ہے کہ عالم قدس مقام موت نہیں ہے بلکہ مقام حیات ہے اسلیے ازبس ضروری ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام بھی موت کا ذائقہ چکھیں اور اسکے لیے کائنات ارضی پر اتریں تا کہ زمین کی امانت زمین ہی کے سپرد ہو۔ اسلیے حیات و رفع کے بعد نزول ارضی بھی ناگزیر ہوا۔

(۱) سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۸۵

(۲) سورۃ الرحمٰن آیت نمبر ۲۶

باب سوم:

مرزا کے دعویٰ مسیحیت کا رد

فصل اول: مرزا کی تضاد بیانیاں مسیح موعود کے حوالے سے

فصل دوم: مرزا کے من گھڑت اقوال کی تردید

فصل سوم: علامات مسیح علیہ السلام کا اجمالی خاکہ اور مرزا قادیانی کے حالات سے اس کا تقابل

فصل اول: مرزا کی تضاد بیانیاں مسیح موعود کے حوالے سے

بحث اول: مسیح موعود کی پیشگوئی اجماع امت ہے اور پھر اس کا قول کہ نہیں ہے۔

دعوی　　　م کے حوالے سے مرزا قادیانی کی تضاد بیانیاں وکذب بیانیاں بیان کرنے سے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس بات کا ذکر بھی کیا جائیکہ کاذب کے بارے میں مرزا کی کیا آراء تھیں۔ذیل میں مرزا کے کچھ اقوال قلم بند کیے جاتے ہیں۔

جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے:

مرزا اپنی کتاب میں رقمطراز ہے کہ

''جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا''(۱)

جھوٹ بولنے سے بدتر:

''جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں ہے''(۲)

جھوٹ کی نجاست:

مزید وہ لکھتا ہے کہ

''جو محض ہنسی کے طور پر یا لوگوں کو اپنا رسوخ جتانے کے لیے دعوی کرتا ہے کہ مجھے یہ خواب آئی اور یہ الہام ہوا اور جھوٹ بولتا ہے یا اسمیں جھوٹ ملاتا ہے وہ اس نجاست کے کیڑے کی طرح ہے جو نجاست میں ہی پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مر جاتا ہے''(۳)

جھوٹ بولنے والا مرتد:

مزید یہ بھی اسی کا بیان ہے کہ

''جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں''(۴)

---

(۱) روحانی خزائن جلد ۲۳ ص ۲۳۱

(۲) روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۴۵۹

(۳) روحانی خزائن جلد

(۴) روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۵۶

جھوٹے کی زندگی لعنتی زندگی ہے:

وہ یہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ

''دروغ گوئی کی زندگی جیسی کوئی لعنتی زندگی نہیں''(۱)

یہ تو مرزا کے اقوال تھے جو اس نے جھوٹ کی مذمت کرتے ہوئے کہے لیکن اسکی اپنی پوری زندگی جھوٹ اور دھوکہ دہی سے عبارت ہے چنانچہ جب ہم اسکی تحریریں دیکھتے ہیں تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ مرزا کہیں ایک بات کا اقرار کرتا نظر آتا ہے تو کہیں اسی بات کا انکار کرتا ہے جو اسکے جھوٹے ہونے کی دلیل ہے۔

دعوی م کے حوالے سے اسکے چند جھوٹے اقوال جنکی تردید اسی کے ہی دو مختلف اقوال سے ہوتی ہے سطور ذیل میں قلم بندی کیے جاتے ہیں۔

بحث اول: مسیح موعود کی پیشگوئی اجماع امن ہے پھر اس کا قول کے نہیں ہے۔

پہلا مئوقف:

مسیح موعود کی پیشگوئی اجماع امت ہے

مرزا کا پہلا مئوقف تھا کہ مسیح موعود کی پیشگوئی اجماع امت ہے جیسا کہ وہ رقمطراز ہے کہ

''یہ تمام الفاظ و اسماء ظاہر پر ہی محمول ہیں بلکہ صرف صورت پیشگوئی پر ایمان لے آئیں پھر اجماع کس بات پر ہے ہاں تیرھویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجمالی عقیدہ معلوم ہوتا ہے''(۲)

(۱) روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۳۸۰

(۲) روحانی خزائن جلد ۳ ص ۱۸۹

دوسرا موقف:

مسیح موعود کی پیشگوئی اجماع امت نہیں ہے

جبکہ اپنی اسی کتاب جسمیں اس نے مسیح موعود کی پیشگوئی کو اجماع امت قرار دیا تھا اس میں ہی وہ اپنے پہلے قول کے الٹ کہتا ہے کہ یہ پیشگوئی اجماع امت نہیں ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ

اور واقعی یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ امت کے اجماع کو پیشگوئیوں کے امور سے کچھ تعلق نہیں اور ہمارے حال کے مولویوں کو یہ سخت دھوکا لگا ہوا ہے کہ پیشگوئیوں کو بھی جنکی اصلی حقیقت ہنوز در پردہ غیب ہے اجماع کے شکنجہ میں کھینچنا چاہتے ہیں۔(۱)

سطور بالا میں جو مرزا کے اقوال بیان ہوئے ہیں اسمیں مرزا کے غلط قول کا ابطال اسکے اپنے ہی قول سے ہوتا ہے۔

(۱) روحانی خزائن جلد۳ ص ۳۰۸

بحث دوم: مسیح موعود امتی ہیں، پھر مرزا ہی کا قول کہ نہیں ہیں۔

حضرت عیسی علیہ السلام کی حیات طیبہ سے متعلق مفصل بحث ماقبل کے باب میں گزر چکی ہے کہ آپ علیہ السلام کا رفع الی السماء ہوا اور قیامت کے قریب آپ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔لیکن آپ اسوقت ایک نبی کی حیثیت سے تشریف نہیں لائیں گے بلکہ نبی اکرم ﷺ کے امتی کی حیثیت سے آپ کا نزول ہوگا۔

دعوی مسیحیت سے قبل مرزا بھی اسی کا قائل تھا لیکن بعد میں اپنی اسی کتاب میں اس نے اس قول کا انکار کیا۔ذیل میں اسکے اقوال پیش کیے جاتے ہیں۔

پہلا مئوقف:

حضرت عیسی علیہ السلام امتی ہیں

حضرت مسیح ابن مریم اس امت کے شمار میں ہی آ گئے ہیں (۱)

دوسرا مئوقف:

کچھ عرصہ بعد اس نے اسکے الٹ کہا اور اس کا دعوی تھا کہ

حضرت عیسی علیہ السلام امتی نہیں ہیں

''حضرت عیسی علیہ السلام کو امتی قرار دینا ایک کفر ہے کیونکہ امتی اسکو کہتے ہیں کہ جو بغیر اتباع آنحضرت ﷺ اور بغیر اتباع قرآن شریف محض ناقص اور گمراہ اور بے دین ہو۔اور پھر آنحضرت ﷺ کی پیروی اور قرآن شریف کی پیروی سے اسکو ایمان اور کمال نصیب ہو اور ظاہر ہے کہ ایسا خیال حضرت عیسی علیہ السلام کی نسبت کرنا کفر ہے کیونکہ گو وہ اپنے درجہ میں آنحضرت ﷺ سے کیسے ہی کم ہوں مگر نہیں کہہ سکتے کہ جب تک وہ دوبارہ دنیا میں آ کر آنحضرت ﷺ کی امت میں داخل نہ ہوں تب تک نعوذ باللہ من ذالک وہ گمراہ اور بے دین ہیں یا وہ ناقص ہیں اور ان کی معرفت ناتمام ہے۔پس میں اپنے مخالفوں کو یقیناً کہتا ہوں کہ حضرت عیسی علیہ السلام امتی ہرگز نہیں ہیں'' (۲)

(۱) روحانی خزائن جلد ۳ ص ۴۳۶

(۲) روحانی خزائن جلد ۲۱ ص ۳۶۴

فصل دوم: مرزا کے من گھڑت اقوال کی تردید

بحث اول:۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول لہند میں نہیں بلکہ شام میں ہوگا۔

جھوٹ ایک اخلاقی برائی ہے

انسان میں جتنی اخلاقی برائیاں ہوسکتی ہیں ان میں سب سے زیادہ بری اور خطرناک برائی جھوٹ ہے۔ کیونکہ یہ برائی ہر قسم کی قولی و عملی برائیوں کی جڑ ہے۔ یہ صرف ایک اکیلی برائی نہیں ہے بلکہ اسکی وجہ سے جھوٹے میں اور بھی دوسری برائیاں بھی لازی طور سے پیدا ہو جاتی ہیں۔

ہمارا دین اسلام ایسا عالی مرتبہ دین ہے کہ راستی اور سچائی اسکا بڑا جزء ہے۔ ہمارے نبی کریم سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ نے مختلف اوقات میں فرمایا ہے کہ مسلمان جھوٹ نہیں بولتا ہے۔

جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے اسلیے کہ اس کا شمار کبیرہ گناہوں میں ہوتا ہے جھوٹ بولنے والا آدمی بظاہر غلط بیانی کر کے اپنا کوئی وقتی فائدہ حاصل کر لیتا ہے لیکن جب اسکے جھوٹ کا پول کھل جاتا ہے۔ تو اسے انتہائی شرمندگی اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ معاشرے میں اسے جھوٹا اور کذاب کا لقب مل جاتا ہے۔ آخرت میں ملنے والی شدید ترین سزا کے علاوہ جھوٹا آدمی دنیا میں خدائی نعمت صراط مستقیم پانے کا مستحق نہیں رہتا۔

قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے۔

لعنت الله على الكاذبين(۱)

جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے۔

واجتنبوا قول الزور(۲)

اور جھوٹ بولنے سے بچے رہو

(۱) سورۃ آل عمران:۶۱

(۲) سورۃ الحج آیت نمبر ۳۰

ومن اظلم ممن افتری علی الله الکذب (۱)

''اور اس شخص سے کون زیادہ ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے (یعنی اس پر وحی تو آتی نہیں مگر وہ کہتا ہے کہ مجھ پر اللہ کی طرف سے وحی آتی ہے)''

قادیان کا جھوٹا مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کذابوں میں اپنا ثانی نہیں رکھتا تھا۔ اس نے جھوٹ کو اپنی فطرت ثانیہ بنالیا تھا۔ وہ اپنی جھوٹی نبوت ثابت کرنے کیلیے ہر روز ایک نیا جھوٹ گھڑتا تھا اور پھر اسے ثابت کرنے کے لیے مزید کئی جھوٹ بولتا۔ قہر خدا کا کہ مرزا قادیانی انتہائی بے باکی سے خدا، رسول اور آسمان کتابوں کے بارے میں بھی جھوٹ و غلط بیانی سے کام لیتا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۹۱ میں مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا اور اس دعوے کو ثابت کرنے کے لیے اس نے جو من گھڑت اقوال پیش کیے ذیل میں مرزا کے وہ اقوال اور ان کی تردید پیش کی جاتی ہے۔

بحث اول: حضرت عیسی علیہ السلام کا نزول ہند میں نہیں بلکہ شام میں ہوگا

مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکے پیروکاروں کا یہ دعوی تھا کہ وہ مسیح موعود ہے اور اس قول کو ثابت کونے کے لیے اس نے دروغ گوئی سے کام لیتے ہوئے غلط طریقہ سے قرآنی آیات اور ضعیف احادیث سے استدلال کرتے ہوئے اپنے تئیں یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی کہ نصوص شرعیۃ میں بھی ہے کہ نزول مسیح ہند میں ہوگا۔

مرزائیوں کا دعویٰ:

ذیل میں مرزائیوں کے ایک رسالہ کے حوالے سے ان کے دعوی کو پہلے قلم بند کیا جاتا ہے پھر اس دعوی کا رد نصوص شرعیہ کی روشنی میں کیا جاتا ہے۔

(۱) اس مہدی کے لئے جو مسیح بھی ہے مشرقی جانب مخصوص ہے۔ **ان مثل عیسی عند الله کمثل آدم عیسی** کو آدم سے تشبیہ دی گئی ہے اور آدم کا نزول ہند میں ہوا پس عیسی بھی ہند میں نازل ہونگے۔

---

(۱) سورۃ الصف آیت نمبر ۷

(۲) کنز العمال ج ۷ ص ۲ باب غزوۃ الہند میں امام نسائی نے دو گروہوں کا ذکر کیا ہے ایک وہ جو ہند میں جہاد کرے گا اور ایک وہ جو ہند میں مسیح موعود کے ساتھ ہوگا۔

(۳) تمام مفسرین کا اس پر اجماع ہے کہ پیشگوئیاں کا ظہور امام مہدی مسیح موعود کے ہاتھ پر ہوگا پس اسکے ظہور کے لئے وہ ملک مناسب ہے جسمیں ہر مذہب نمونہ موجود ہو اور سب کو آزادی بھی ہو اور یہ خصوصیت محض ہند کو ہے۔

(۴) دجال کے ظہور کا مقام بھی مشرق ہے پس اس فتنہ کا دور کرنے والا بھی مشرق ہی میں چاہے۔

(۵) پھر ایک حدیث میں جو جواہر الاسرار محررہ ۸۴۰ھ میں ہے اسمیں صاف لکھا ہے یخرج المھدی من قریۃ یقال لہ قد عہ یعنی قادیان اور یہ دمشق کی مشرق میں بھی ہے۔(۱)

مرزائیوں کے دلائل کا جواب:

(۱) اس آیت مبارکہ

ان مثل عیسی عند الله کمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون(۲)

میں حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کی مثال جو آدم علیہ السلام سے دی گئی ہے۔تو آیت کے اگلے حصے میں ہی اس تشبیہ کی وجہ بھی بیان کر دی گئی ہے اور وہ وجہ یہ ہے کہ آپ علیہ السلام بھی بن باپ کے پیدا ہوئے۔

اب اس آیت میں کسی ''مثیل مسیح'' کا کوئی ذکر نہیں ہے لہذا مرزائیوں کا یہ دعویٰ باطل ہوا۔

(۲) سنن نسائی کتاب الجہاد باب غزوہ ہند ص ۵٦ ج ۲ اور کنز العمال ج ۷ ص ۲۰۲ کے حوالے سے جو روایت پیش کی گئی ہے اسمیں لفظاً یا اشارتاً اس بات کا کوئی ذکر نہیں ہے کہ مسیح علیہ السلام کا نزول ہند میں ہوگا البتہ کنز العمال ج ۷ ص ۲٦۷ اور حج الکرامہ ص ۲۴۳ کے حوالہ سے جو روایت ہے اسمیں یہ الفاظ فیجدون ابن مریم بالشام یعنی وہ ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) کو پس شام میں پالیں گے صراحت کے ساتھ موجود ہیں۔اسلیے ان کی دوسری دلیل بھی باطل ہے۔

---

(۱) تشحیذ الاذھان ج ۷ نمبر ۷ ص ۲۹۹، ۳۰۰ اور تشحید الاذہان بابت ماہ اگست ۱۹۲۰ ص ۸۴

(۲) سورۃ آل عمران آیت نمبر ۵۹

(۳) یہ بھی ایک لغو قسم کی دلیل ہے ایسے تو بہت سے ممالک ہیں جہاں ہر فرقے، ہر ملک اور ہر قوم کے لوگ پائے جاتے ہیں اور وہاں مذہبی آزادی بھی پائی جاتی ہے، لہذا یہ دلیل بچگانہ قسم کی دلیل ہے۔

(۴) حضرت ابو بکرؓ سے ایک مرفوع روایت آئی ہے کہ دجال مشرق کی جانب سے ملک خراسان سے خروج کرے گا۔ مگر نصاریٰ یورپ تو مغرب سے آئے ہیں اور یورپ ایشاء کے مغرب میں ہے۔(۱)

اب اس حدیث مبارکہ میں صراحت کے ساتھ مشرق اور مشرق کے علاقے خراسان کا ذکر ہے۔ اور مرزا کی زندگی میں کبھی اس کا جانا تک نہ خراسان کی طرف اور دجال کا خروج بھی نہ ہوا ہر ایسی متواتر احادیث بھی موجود ہیں جن میں یہ صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ مسیح علیہ السلام کا نزول شام میں ہوگا جیسا کہ مذکورہ بالا جوابی دلیل نمبر ۲ میں مذکور ہے کہ فیجدون ابن مریم بالشام لہذا مرزا اور مرزائیوں کا یہ قول بھی باطل ہوا۔

(۵) کتاب جواہر الاسرار حدیث کی مستند کتاب نہیں ہے البتہ محدث ابن عدی نے کامل میں یہ روایت لکھی ہے۔

يخرج المهدى من قرية باليمين يقال لها كرعة

مگر اس روایت میں ایک راوی عبد الوہاب بن ضحاک ہے جسکو ابو حاتم نے جھوٹا کیا ہے۔ نسائی وغیرہ نے متروک کیا۔ اور دار قطنی نے منکر الحدیث کہا ہے۔(۲)

لہذا ان کی اس دلیل کا بھی رد ہوا لیکن مرزا اور اسکے پیروکاروں کا کرعة کو قدہ بنانا اور پھر قدہ سے مراد قادیان قرار دینا بھی جھوٹ و افتراء ہے، ذیل کی عبارت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے۔

کتاب فصل الخطاب قلمی، غایت المقصود ج ا ص ۱۶۴، ۱۶۵۔ حج الکرامہ ص ۳۵۸ پر بحوالہ دلائل النبوت لفظ کرعہ لکھا ہے اور لفظ قدہ، کدہ، کدیہ، کدعہ صحیح نہیں ہے، بلکہ لفظ کرعہ ہے۔(۳)

(۱) مشکوۃ شریف مترجم ص ۴۷۷ باب العلامات بین یدی الساعة وذکر الدجال

(۲) میزان الاعتدال ج ۲ ص ۱۲۱، ۱۲۰

(۳) احوال الآخرت از حافظ محمد صاحب ص ۲۳

بحث دوم:۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر سری نگر میں نہیں اسکی تردید

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی ہی کتابوں میں مثلاً ایام الصلح، کشتی نوح اعجاز احمدی، تذکرۃ الشہادتین، حیققت الوحی ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، مواہب الرحمٰن، کتاب البریہ، ست بچن، راز حقیقت، تحفہ گولڑویہ مسیح ہندوستان میں، الہدیٰ، تحفہ غزنویہ اور نور القرآن میں یہ دعویٰ لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہے چنانچہ وہ یوں رقمطراز ہے کہ

''جو سری نگر میں محلّہ خان یار میں یوز آسف کے نام سے قبر موجود ہے وہ درحقیقت بلا شک وشبہ حضرت عیسی علیہ السلام کی قبر ہے''(۱)

اس عقیدے اور دعویٰ پر جو دلیل مرزا غلام احمد قادیانی نے دی ہے ذیل میں پہلے وہ پیش کی جاتی ہے پھر نصوص شرعیہ کی روشنی میں اس کا رد سپرد قرطاس کیا جائے گا۔

قادیانی دلیل:

مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ

''خدا کا کلام قرآن شریف گواہی دیتا ہے کہ وہ (یعنی حضرت عیسی علیہ السلام) مرگیا اور اسکی قبر سری نگر کشمیر میں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واوینا ہما الی ربوۃ ذات قرار ومعین یعنی ہم نے عیسی علیہ السلام اور اسکی ماں کو یہودیوں کے ہاتھوں سے بچا کر ایک ایسے پہاڑ میں پہنچا دیا جو آرام اور خوشحالی کی جگہ تھی اور مصفے پانی کے چشمے اسمیں جاری تھے سو وہ ہی کشمیر ہے۔ اسی وجہ سے حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں اور کہتے ہیں کہ وہ بھی حضرت عیسی علیہ السلام کی طرح مفقود ہے''(۲)

قادیانی دلیل کی تردید:

مرزا غلام احمد قادیانی نے جو یہ مذکورہ بالا بیان دیا ہے وہ اس کے اقوال سے ہی سراسر غلط ثابت ہوتا ہے۔

جیسا کہ مرزا قادیای کے ایک مرید سید محمد السعید طرابلسی نے اس (مرزا قادیانی) کی طرف ایک خط لکھا تھا جس کا خلاصہ مطلب یہ تھا:

(۱) راز حقیقت ص ۲۰
(۲) کشتی نوح ص ۱۶ حاشیہ ص ۶۹، اعجاز احمدی ص ۱۹ تذکرۃ الشہادتین ص ۲۷

''جو کچھ آپ نے عیسیٰ علیہ السلام کی قبر اور دوسرے حالات کے متعلق سوال کیا ہے سو میں آپ کی خدمت میں مفصل بیان کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت اللحم میں پیدا ہوئے اور بیت اللحم اور بلدہ قدس میں ۳ کوس کا فاصلہ ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بلدہ قدس میں ہے اور اب تک موجود ہے اور اس پر ایک گرجا بنا ہوا ہے اور وہ گرجا تمام گرجاؤں سے بڑا ہے اور اسکے اندر حضرت عیسیٰ علیہ السلام قبر ہے اور دونوں قبریں علیحدہ علیحدہ ہیں اور بنی اسرائیل کے عہد میں بلدہ قدس کا نام یروشلم تھا اور اسکو اورشلم بھی کہتے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فوت ہونے کے بعد اس شہر کا نام ایلیا رکھا گیا اور پھر فتوح الامیہ کے بعد اس وقت تک اس شہر کا نام قدس کے نام سے مشہور ہے اور عجمی لوگ اسکو بیت المقدس کے نام سے بولتے ہیں''(۱)

اب مرزا کے مرید کے قول سے ہی مرزا کی دلیل کا ابطال ہوتا ہے کیونکہ مرزا کا کہنا تھا کہ حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں جبکہ اسکے مرید کے مذکورہ قول سے معلوم ہوتا ہے کہ قبر کی جگہ معلوم ہے۔

اسی طرح اسکے مرید کا یہ قول کے عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بلدہ قدس میں ایک گرجا کے اندر ہے۔ جبکہ مرزا کا قول تھا کہ ان کی قبر سری نگر میں ہے۔

تحقیقی جواب:

چونکہ مرزا قادیانی نے بھی اپنی اکثر کتابوں اور اسکے متعدد مریدین نے بھی مثلاً ''حکیم بخش'' کی کتاب ''عسل مصفےٰ'' قاضی ظہور الدین اکمل'' نے اپنی کتاب ''ظہور المسیح'' اور ''ظہور المہدی''' میں سید صادق حسین مرزائی'' نے اس امر پر زور دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کی قبر ملک کشمیر کے شہر سری نگر کے محلّہ خانیار میں ہے۔

(۱) روحانی خزائن ص ۳۰۰۔۲۹۹ جلد ۸

اسلیے ذیل میں مرزا اور مرزائیوں کے اس قول کا تحقیقی جواب اور رد پیش کیا جاتا ہے۔
قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وجعلنا ابن مریم وامه آیة وآوینا هما الی ربوة ذات قرار ومعین.(۱)

''اور ہم نے حضرت ابن مریم علیہ السلام اور اسکی ماں کو نشانی کیا اور ہم نے ان دونوں کو ایسی بلند زمین کی طرف پناہ دی جو رہنے کی جگہ تھی اور جہاں پانی جاری تھا''

اس آیت مقدسہ سے مرزا غلام احمد نے غلط اور لغو قسم کا استدلال کیا اور کہا کہ ربوۃ یعنی بلند جگہ سے مراد کشمیر کا مقام سری نگر ہے، جو کہ سراسر غلط ہے۔

تاریخی روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضرت مریم علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ملک شام سے مصر ہی کی طرف ہجرت کی ذیل میں چند روایات پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب (ماں) سے پیدا ہوئے اس وقت کے بادشاہ نے نجومیوں سے سنا کہ بنی اسرائیل کا بادشاہ پیدا ہوا۔ تو وہ ان کا دشمن ہوا ان کو بشارت ہوئی کہ اس ملک سے نکل جاؤ نکل کر مصر کے ملک میں گئے ایک گاؤں کے زمیندار نے حضرت مریم علیہا السلام کو اپنی بیٹی بنا کر رکھا تھا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے اس وطن کا بادشاہ مر چکا تب پھر آئے اپنے وطن کو وہ گاؤں تھا ٹیلے پر اور پانی وہاں کا خوب تھا۔(۲)

(۲) حضرت امام ابوجعفرؒ محمد بن جریر طبری کی کتاب میں بھی حضرت مریم علیہا السلام کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے بعد ان کے ہمراہ ملک شام کو چھوڑ کر ملک مصر کی طرف جانا اور پھر وہاں سے واپس آ کر شہر ناصرہ میں قیام پذیر ہونا لکھا۔(۳)

(۱) سورۃ المومنون آیت نمبر ۵۰
(۲) موضح القرآن سورۃ مومنون آیت ۵۰
(۳) تاریخ الامم والملوک ج ۲ ص ۲۱،۲۰

(۳) آپ کی پیدائش کے وقت ہیرودیس ایک ظالم بادشاہ حکمران تھا وہ حضرت مسیح کے قتل کرنے کے درپے ہوا۔ حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت مسیح علیہ السلام ملک شام کو چھوڑ کر ملک مصر کو چلے گئے ۔وہاں بارہ سال تک رہے بادشاہ ہیرودیس کے مرنے کے بعد دونوں اپنے وطن واپس آئے چونکہ ان دنوں یروشلم وغیرہ پر ہیرودیس کے بیٹے ارخلاوس کی حکومت تھی ۔اسلئے حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت عیسی علیہ السلام دونوں صوبہ یہودیہ میں کوہ کارمل کے ایک فرحت افزا مقام ناصرہ نامی کی طرف تشریف لے گئے وہاں اٹھارہ سال تک رہے۔(۱)

(۱) طبقات الکبریٰ الابن سعد ص ۲۶ ج ۱

بحث سوم: سفر کشمیر کی تردید

مرزا نے اپنے اس قول کہ عیسی علیہ السلام کی قبر سری نگر میں ہے۔ ثابت کرنے کے لیے عیسی علیہ السلام کے حوالے سے من گھڑت سفر کی کہانی بھی بنائی کہ حضرت عیسی علیہ السلام سفر کرتے ہوئے کشمیر تشریف لائے ذیل میں مرزا قادیانی کی دلیل اور پھر اس کا رد پیش کیا جاتا ہے۔

قادیانی دلیل:

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

''حضرت عیسی علیہ السلام افغانستان سے ہوتے ہوئے پنجاب کی طرف آئے اس ارادہ سے کہ پنجاب اور ہندوستان دیکھتے ہوئے پھر کشمیر کی طرف قدم اٹھاویں یہ تو ظاہر ہے کہ افغانستان اور کشمیر کی حد فاصل چترال کا علاقہ اور کچھ حصہ پنجاب کا ہے۔ اگر افغانستان سے کشمیر میں پنجاب کے رستے سے آویں تو قریباً اسی کوس یعنی ۱۳۰ میل کا فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔ افغان اور چترال کی راہ سو کوس کا فاصلہ ہے لیکن حضرت مسیح نے بڑی عقلمندی سے افغانستان کا راہ اختیار کی تا کہ اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑیں جو افغان تھے فیض یاب ہو جائیں اور کشمیر کی مشرقی حد ملک تبت سے متصل ہے اسلئے کشمیر میں آ کر باسانی تبت میں جا سکتے تھے اور پنجاب میں داخل ہو کر ان کے لیے کچھ مشکل نہ تھا کہ قبل اسکے جو کشمیر اور تبت کی طرف آویں ۔ہندوستان کے مختلف مقامات کی سیر کریں۔ سو جیسا کہ اس ملک کی پرانی تاریخیں بتلاتی ہیں کہ یہ بات بالکل قرین قیاس ہے کہ حضرت مسیح نے نیپال اور بنارس وغیرہ مقامات کی سیر کی ہو گی اور پھر جموں سے یا راولپنڈی کی راہ سے کشمیر کی طرف گئے ہونگے چونکہ وہ ایک سرد ملک کے آدمی تھے اسلئے یہ یقینی امر ہے کہ ان ملکوں میں غالباً وہ صرف جاڑے تک ہی ٹھہرے ہوں گے اور اخیر مارچ یا اپریل کے ابتداء میں کشمیر کی طرف کوچ کیا ہو گا اور چونکہ وہ ملک بلاد شام سے بالکل مشابہ ہے اسلئے یہ بھی یقینی ہے کہ اس ملک میں سکونت مستقل اختیار کر لی ہو گی اور ساتھ اسکے یہ بھی خیال ہے کہ کچھ حصہ اپنی عمر کا افغانستان میں بھی رہے ہونگے اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی بھی کی ہو۔ افغانوں میں ایک قوم عیسی خیل کہلاتی ہے کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسی علیہ السلام کی ہی اولاد ہوں'' (۱)

(۱) مسیح ہندوستان میں ص ۶۸، ۶۷

قادیانی دلیل کی تردید:

مرزا قادیانی کا مذکورہ بالا بیان جسکو مرزا کے پیروکار ایک دلیل کے طور پر لیتے ہیں۔بھی اسکے تمام سابقہ اقوال کی طرح من گھڑت ہے ذیل کے نکات میں اس کا رد کیا جاتا ہے۔

(۱) مرزا قادیانی نے اپنے مذکورہ بالا قول کی تائید میں یہ کہا کہ اس ملک کی پرانی تاریخیں بتلاتی ہیں ،، مگر مرزا نے نہ تو وہ تاریخیں بتائیں کہ وہ کون کونسی تاریخیں تھیں اور نہ یہ کہ وہ کس زبان میں تھیں۔ان کے مصنف کون ہیں اور کس زمانے میں ہوئے ہیں اور کہاں ہوئے ہیں۔مرزا کے اس قول کا ابطال مرزا کے اپنے قول سے ہی ہوتا ہے کیونکہ اگر مرزا اپنے قول میں سچا ہوتا تو وہ ان تاریخوں کو ان کے حوالہ جات کے ساتھ بیان کرتا۔

(۲) نیز مرزا کی مذکورہ بالا دلیل کے الفاظ بھی قابل غور ہیں مثلاً مرزا قادیانی کہتا ہے کہ سیر کی ہوگی گئے ہوں گے،ٹھہرے ہونگے ،کوچ کیا ہوگا،کر لی ہوگی ،رہے ہونگے اور ساتھ مرزا کا یہ کہنا بھی کہ اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی کی ہو۔افغانوں میں ایک قوم عیسی خیل کہلاتی ہے کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسی ہی کی اولاد ہوں۔

ان الفاظ میں مرزا نے خود بھی ایک بات کو فرض کر رہا ہے جو کہ فرضی ہے نہ کہ درحقیقت ایسا ہے ۔کیونکہ ایک امر کا ممکن ہونا اور چیز ہے اور فی الواقع اس امر کا واقع ہونا اور چیز ہے۔

(۳) مرزا کا یہ قول بھی باطل ہے جسمیں اس نے حضرت مسیح علیہ السلام کی شادی کا تذکرہ کیا۔خود مرزا اور اسکے مرید بھی پہلے پہل ان کی شادی کے قائل نہ تھے۔ذیل میں کچھ اقوال نقل کیے جاتے ہیں اور کوئی اس (یعنی مسیح) کی بیوی بھی نہیں تھی (۱)

سیدنا مسیح موعود کی تحقیق یہی ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی کوئی ظاہری اولاد نہ تھی (۲)

دیکھو مسیح نہ ایک بھی بیوی نہیں کی یسوع فرقہ صوفیا بنام اسیر میں داخل تھا جو شادی نہ کرتے تھے۔(۳)

---

(۱) ریویو ج ۱ نمبر ۳ ص ۱۳۴

(۲) الفضل مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۴۵ ص ۶

(۳) اخبار بدر ۲۰ جولائی ۱۹۱۱ء ص

اسکے علاوہ نصوص شرعیہ احادیث متواترہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام شادی شدہ نہ تھے، بلکہ نزول کے بعد شادی کریں گے، جیسا کہ
آپ ﷺ نے فرمایا کہ
حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے تشریف لائیں گے اور شادی کریں گے ان کی اولاد ہوگی اور آپ علیہ السلام کی تدفین رسول اکرم ﷺ کے روضہ مبارک میں ہوگی۔(۱)
لہذا مندرجہ بالا تمام اقوال سے یہ بات اظہر من الشمس ہوتی ہے حضرت عیسی علیہ السلام شادی شدہ نہ تھے۔

(۱) مشکوۃ المصابیح رقم الحدیث ۵۵۰۸

بحث چہارم: اصلی ونقلی مسیح انجیل کے تناظر میں

مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۹۱ء میں جو مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا تھا سابقہ مباحث میں عقلی ونقلی دلائل کی روشنی میں ان کا رد کیا گیا تھا۔ مرزا نے چونکہ حضرت عیسی علیہ السلام ہونے کا دعوی کیا تھا لہذا ضروری محسوس ہوا کہ مرزا کے اس دعوی کا ابطال عیسائیوں کی کتاب انجیل سے بھی کیا جائے۔

اور مزید مرزا کا اپنا قول بھی ہے کہ

''اگر تمہیں ان بعض امور کا علم نہ ہو جو تم میں پیدا ہوں تو اہل کتاب کی طرف رجوع کرو اور ان کی کتابوں کے واقعات پر نظر ڈالو تا کہ اصل حقیقت تم پر منکشف ہو جائے''(۱)

اسلیے میں سطور ذیل میں مرزا کے دعوی م کارد انجیل کی روشنی میں کروں گی۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا رفع الی السماء ہوا نہ کہ وہ سری نگر گئے اور وہاں وفات پائی۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

☆ رفع ونزول عیسی علیہ السلام کے بارے میں عیسائیوں کا نقطہ نظر کیا ہے؟

مندرجہ ذیل حوالہ ملاحظہ ہو۔

''وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ یسوع آپ ان کے بیچ میں آ کھڑا ہوا اور ان سے کہا، تمہاری سلامتی ہو مگر انہوں نے گھبرا اور خوف کھا کر یہ سمجھا کہ کسی روح کو دیکھتے ہیں۔ اس (یسوع) نے ان سے کہا کہ تم کیوں گھبراتے ہو اور کس واسطے تمہارے دل میں شک پیدا ہوتے ہیں۔ میرے ہاتھ اور میرے پاؤں دیکھو کہ میں ہی ہوں۔ مجھے چھو کر دیکھو کیونکہ روح کے گوشت اور ہڈی نہیں ہوتی جیسا کہ مجھ میں دیکھتے ہو اور یہ کہہ کر اس نے انہیں اپنے ہاتھ اور پاؤں دکھائے۔ جب مارے خوشی کے ان کو یقین نہ آیا اور تعجب کرتے تھے تو اس نے ان سے کہا، کیا یہاں تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے۔ انہوں نے اسے بھنی ہوئی مچھلی کا قتلہ دیا اس نے لے کر ان کے رو برو کھایا...... پھر وہ انہیں بیت عیناہ کے سامنے تک باہر لے گیا اور اپنے ہاتھ اٹھا کر انہیں برکت دی۔ جب وہ انہیں برکت دے رہا تھا تو ایسا ہوا کہ ان حواریوں سے جدا ہو گیا اور آسمان پر اٹھا لیا گیا''(۲)

---

(۱) روحانی خزائن جلد ۳ ص ۴۳۳

(۲) انجیل لوقا باب ۲۴ فقرہ ۵۲۔۳۶

اسی طرح دوسری جگہ ان الفاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع الی السماء کو بیان کیا گیا ہے

''یہ کہہ کر وہ ان کے دیکھتے دیکھتے اوپر اٹھالیا گیا اور بدلی نے اسے ان کی نظروں سے چھپالیا اور اسکے جاتے وقت جب وہ آسمان کی طرف غور سے دیکھ رہے تھے تو دیکھا دو مرد سفید پوشاک پہنے ان کے پاس آ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے گلیلی مردو! تم کیوں کھڑے آسمان کیطرف دیکھتے ہو۔ یہی یسوع تمہارے پاس سے آسمان پر اٹھایا گیا ہے، اسی طرح پھر آئے گا جسطرح تم نے اسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے''(۱)

ایک اور مقام پر مذکور الفاظ یہ ہیں۔

''غرض خداوند یسوع (عیسیٰ علیہ السلام) ان سے کلام کرنے کے بعد آسمانپر اٹھایا گیا(۲)

مذکورہ بالا تینوں حوالہ جات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمانوں پر رفع کا جس صراحت سے ذکر ہے اس کا اندازہ بخوبی ہوتا ہے۔

اب ذیل میں دو حوالہ جات نزول مسیح علیہ السلام کے نمونے کے طور پر نقل کیے جاتے ہیں۔

''ان دنوں کی مصیبت کے بعد سورج بے نور ہو جائیگا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا اور ستارے آسمان سے گر جائیں گے اور آسمان کی قوتیں ہل جائیں گئیں اس وقت ابن آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا اور اسوقت زمین کی سب قومیں چھاتی پیٹیں گی اور ابن آدم (عیسیٰ علیہ السلام) کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمانوں کے بادلوں میں آتے دیکھیں گے''(۳)

دوسرے مقام پر یہ الفاظ ہیں،

''اس وقت لوگ ابن آدم (عیسیٰ علیہ السلام) کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ بادلوں میں آتے دیکھیں گے''(۴)

---

(۱) انجیل اعمال الرسل باب ا فقرہ ۱۱۔۹، انجیل یوحنا باب ۲۰ فقرہ ۔۱۸، ۱۷

(۲) انجیل مرقس باب ۱۶ فقرہ ۱۹

(۳) متی باب ۲۴ فقرہ ۳۰

(۴) مرقس باب ۱۳ فقرہ ۲۶

جھوٹے نبیوں اور نقلی مسیحوں سے خبردار:

انجیل سے ہمیں نہ صرف نزول عیسیٰ علیہ السلام رفع عیسیٰ علیہ السلام کے ثبوت ملتے ہیں بلکہ ایسے بیانات بھی موجود ہیں جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کو جھوٹے نبیوں اور نقلی مسیحوں سے خبردار کیا ذیل میں نمونے کے طور پر چند حوالہ جات کو قلم بند کیا جاتا ہے۔

''جھوٹے نبیوں سے خبردار ہو جو تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آتے ہیں۔مگر وہ باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیے ہیں۔ان کے پھلوں سے تم ان کو پہچان لو گے کیا جھاڑیوں سے انگور یا اونٹ کناروں سے انجیر توڑتے ہیں''(۱)

ایک اور مقام کے الفاظ یہ ہیں۔

''اور جب وہ زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا،اسکے شاگردوں نے الگ اسکے پاس آ کر کہا،ہم کو بتا کہ یہ باتیں کب ہوں گی؟اور تیرے آنے اور دنیا کے آخر ہونے کا نشان کیا ہوگا؟

یسوع نے جواب دیا خبردار! کوئی تم کو گمراہ نہ کر دے کیونکہ بہتیرے (مرزا قادیانی اور بہا اللہ ایرانی) میرے نام سے آئی گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے''(۲)

ایک موقع پر انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے الفاظ کو یوں نقل کرتی ہے کہ:

''اسوقت اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں (قادیان میں) یا وہاں (ایران میں) ہے تو یقین نہ کرنا۔کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کر لیں۔لیکن تم خبردار رہو۔دیکھو میں نے تم سے پہلے ہی سب کچھ کہہ دیا ہے''(۳)

---

(۱)انجیل متی باب ۷ فقرہ ۱۵ تا ۱۷
(۲)انجیل متی باب ۲۴ فقرہ ۳ تا ۶
(۳)انجیل مرقس باب ۱۳ فقرہ ۲۳،۲۲

فصل سوم: علامات مسیح علیہ السلام کا اجمالی خاکہ اور مرزا قادیانی کے حالات سے اس کا تقابل:

بحث اول:۔ جدول

ذیل میں ایک اجمالی خاکہ پیش کیا گیا ہے جس میں مرزا قادیانی کے حالات نام ونسب اور اس کا تقابل قرآن اور حدیث سے پیش کیا گیا ہے۔

علامات مسیح کا اجمالی نقشہ
اور مرزا قادیانی کے حالات سے ان کا مقابلہ

نمبر شمار	مسیح موعود کی علامات اور اوصاف حمیدہ	ان علامات اور اوصاف کا بیان قرآن وحدیث سے	قرآن واحادیث سے ثبوت	مرزا کے حالات کا مقابلہ مسیح موعود کے حالات مذکورہ سے	کیفیت
۱	نام مبارک	عیسیٰ علیہ السلام	ذَالِکَ عِیسیٰ بْنُ مَرْیَمَ قَوْلَ الْحَق سورۂ مریم: آیت 34	غلام احمد	
۲	آپ کی کنیت	ابن مریم	ذَالِکَ عِیسیٰ بْنُ مَرْیَمَ قَوْلَ الْحَق سورۂ مریم: آیت 34	مرزا جی کی کوئی کنیت ہی مشہور نہیں	
۳	آپ کا لقب	مسیح	اِنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکِ بِکَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ سورۂ آل عمران: آیت 45	مرزا جی کا کوئی لقب مشہور نہیں	
۴		کلمۃ اللہ	اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَکَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلیٰ مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ سورۂ النساء: آیت: 172		
۵		روح اللہ	اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَکَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلیٰ مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ سورۂ النساء: آیت: 172		
۶	آپ کی والدہ ماجدہ	مریم	اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَکَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلیٰ مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ سورۂ النساء: آیت: 172	چراغ بی	

۷	نفی والد	بنص قرآن آپ بغیر والد کے محض قدرت خداوندی سے پیدا ہوئے	واذکر فی الکتب مریم ... الخ سورۂ مریم: آیت 36-16	غلام مرتضٰی	
۸	آپ کے نانا	عمران علیہ السلام	مَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي . الآیہ سورۂ مریم: آیت 12	مرزا جی کے نانا کو کون جانتا ہے۔	
۹	آپ کے ماموں	ہارون	يٰأُخْتَ هٰرُوْنَ سورۂ مریم: آیت 28	ہارون سے مراد اس جگہ ہارون نبی علیہ السلام نہیں کیونکہ تو مریم سے بہت پہلے گزر چکے تھے بلکہ ان کے نام پر حضرت مریم کے بھائی کا نام ہارون رکھا گیا تھا (ہکذا رواہ مسلم والنسائی والترمذی مرفوعاً)	
۱۰	آپ کی نانی	امراۃ عمران (حنہ)	اِذْ قَالَتِ امْرَاَةُ عِمْرَان سورۂ آل عمران: آیت 35	مرزا جی کے نانی کو کون جانتا ہے۔	
۱۱		ان کی نذر کہ اس حمل سے جو بچہ ہوگا وہ بیت المقدس کے لئے وقف کروں گی	اِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَافِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّراً سورۂ آل عمران: آیت 35		
۱۲		اس لڑکی کا نام مریم رکھنا	اِنِّيْ سَمَّيْتُهَا سورۂ مریم: آیت 36		
۱۳	والدہ مسیح موعود علیہ السلام حضرت مریم کے بعض حالات	مس شیطان سے محفوظ رہنا	اِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ سورۂ آل عمران: آیت 36	چراغ بی صاحبہ کو یہ کہاں نصیب ہوتا کیونکہ حدیث نبوی نے ان کو صرف عیسیٰ کا خاصہ قرار دیا ہے۔ (بخاری و مسلم)	
۱۴		مجاورین بیت المقدس کی تربیت میں جھگڑنا اور حضرت زکریا کا کفیل ہونا	اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ الآیہ سورۂ آل عمران: آیت 44	چراغ بی کو یہ عزت کہاں نصیب	
۱۵		ان کے پاس غیبی رزق آنا	وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا الآیہ سورۂ آل عمران: آیت 37	حال سب کو معلوم ہے	
۱۶		زکریا کا سوال اور مریم کا جواب کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے	قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰه سورۂ آل عمران: آیت 37		

۱۷		فرشتوں کا ان سے کلام کرنا	اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ یٰمَرْیَمُ سورۂ آل عمران: آیت 42		
۱۸		ان کا اللہ کے نزدیک مقبول ہونا	اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰکِ سورۂ آل عمران: آیت 42	مرزا جی کی والدہ کو یہ بات نصیب نہ تھی	//
۱۹		تمام دنیا کی موجودہ عورتوں سے افضل ہونا	وَاصْطَفٰکِ عَلٰی نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ سورۂ آل عمران: آیت 42	//	//
۲۰	حضرت مسیح علیہ السلام کی والدہ کے ابتدائی حالات استقرار حمل وغیرہ	مریم کا ایک گوشہ میں جانا	اِذِ انْتَبَذَتْ سورۂ مریم: آیت 16	//	//
۲۱		اس گوشہ کا شرقی جانب میں ہونا	مَکَانًا شَرْقِیًّا سورۂ مریم: آیت 16	//	//
۲۲		ان کا پردہ ڈالنا	فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا سورۂ مریم: آیت 17	//	//
۲۳		ان کے پاس بشکل انسان فرشتہ کا آنا	فَاَرْسَلْنَا اِلَیْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِیًّا سورۂ مریم: آیت 17	//	//
۲۴		مریم کا پناہ مانگنا	اِنِّیْ اَعُوْذُ سورۂ مریم: آیت 18	//	//
۲۵		فرشتہ کا منجانب اللہ ولادت حضرت عیسیٰ کی خبر دینا	لِاَهَبَ لَکِ غُلٰمًا زَکِیًّا سورۂ مریم: آیت 19	//	//
۲۶		مریم کا اس خبر پر تعجب کرنا کہ بغیر صحبت مرد کے کیسے بچہ ہوگا	اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ سورۂ مریم: آیت 20	//	//
۲۷		فرشتہ منجانب اللہ یہ پیغام دینا کہ اللہ تعالیٰ پر یہ سب آسان ہے	قَالَ رَبُّکِ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ سورۂ مریم: آیت 21	مرزا جی کی والدہ کو یہ بات ہرگز نصیب نہیں ہوئی۔	//
۲۸		بحکم خداوندی بغیر صحبت مرد کے ان کا حاملہ ہونا	فَحَمَلَتْهُ سورۂ مریم: آیت 22	//	//

۲۹		دردزہ کے وقت ایک کھجور کے درخت کے نیچے جانا	فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ سورۂ مریم: آیت 23	//	//
۳۰	آپ کی ولادت کس جگہ ہوئی	مسکونہ مکان سے دور ایک باغ کے گوشہ میں	فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا سورۂ مریم: آیت 22	//	//
۳۱	آپ کی ولادت کس طرح ہوئی	ایک کھجور کے درخت کے تنہ پر ٹیک لگائے ہوئے	اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ سورۂ مریم: آیت 23	مرزا جی کی والدہ کو یہ بات ہرگز نصیب نہ ہوئی۔	
۳۲	ولادت کے بعد کی حالت	مریم کا بوجہ حیا کے پریشان ہونا اور لوگوں کی تہمت سے ڈرنا	قَالَتْ يٰلَيْتَنِىْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا سورۂ مریم: آیت 23	//	//
۳۳		درخت کے نیچے سے فرشتہ کا آواز دینا کہ گھبراؤ نہیں اللہ نے تمہارے نیچے ایک نہر پیدا کر دی ہے۔	اَلَّا تَحْزَنِىْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا سورۂ مریم: آیت 24	//	//
۳۴		ولادت کے بعد حضرت مریم کی غذا تازہ کھجوریں	تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا سورۂ مریم: آیت 25	//	//
۳۵		حضرت مریم کا آپ کو گود میں اٹھا کر گھر لانا	فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ سورۂ مریم: آیت 27	//	//
۳۶		ان کی قوم کا تہمت رکھنا اور بدنام کرنا	يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا سورۂ مریم: آیت 27	//	//
۳۷		حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کلام کرنا اور فرمانا کہ میں نبی ہوں	اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِىَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِىْ نَبِيًّا سورۂ مریم: آیت 30	مرزا جی کو ولادت کے قریب بچپن میں بولنا کہاں نصیب ہوا	
۳۸	مسیح موعود کا حلیہ	وجیہ ہونا	وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ سورۂ مریم: آیت 35	یہاں تک سب علامات قرآن سے بیان کی گئی ہیں۔	

۳۹		قد و قامت درمیانہ	نمبر 10 بروایت ابو داؤد و ابن ابی شیبه و احمد و ابن حبان و صححه ابن حجر فی الفتح	مرزا جی کا حلیہ اس کے خلاف تھا	
۴۰		رنگ سفید سرخی مائل	نمبر ۱۰ بروایت ابو داؤد و ابن ابی شیبه و احمد و ابن حبان و صححه ابن حجر فی الفتح	//	//
۴۱		بالوں کی لمبائی دونوں شانوں تک ہوگی	حدیث نمبر ۱۰ کے حاشیہ پر حدیث بخاری	//	//
۴۲		بالوں کا رنگ بہت سیاہ چمکدار جیسے نہانے کے بعد ہوتے ہیں	حدیث نمبر ۱۱ ابوداؤد و احمد و غیرہما	//	//
۴۳		بال سیدھے ہوں گے پیچدار نہ ہوں گے	حدیث نمبر ۱۵ مسند احمد	//	//
۴۴	صحابہ میں آپ کے مشابہ	عروہ بن مسعود	حدیث نمبر ۶ مسلم، احمد، حاکم	//	//
۴۵	آپ کی خوراک	لوبیا اور جو چیزیں آگ پر نہ پکیں	حدیث نمبر ۷ رواہ الدیلمی	مرزا جی تو خوب بھونے ہوئے مرغ اور انڈے اڑاتے تھے	
۴۶	مسیح موعود کے خصائص	مردوں کو بحکم خداوند زندہ کرنا	وَاُحْیِ الْمَوْتٰی سورۂ آل عمران: آیت 49	مرزا جی تو زندوں کو مارنے کی فکر میں تھے چنانچہ بہت سے لوگوں کے لئے مرنے کی دعائیں اور پیشن گوئیاں کیں مگر پوری نہ ہوئیں	
۴۷		برص کے بیمار کو شفا دینا	اُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ سورۂ آل عمران: آیت 49	مرزا جی سے تو ایک ابرص بھی اچھا نہ ہوا۔	
۴۸		مادر زاد اندھے کو بحکم الٰہی شفا دینا	اُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ سورۂ آل عمران: آیت 49	مرزا جی سے تو ایک اندھا بھی اچھا نہ ہوا	

۴۹		مٹی کی چڑیوں میں بحکم الٰہی جان ڈالنا	فَانْفُخُ فِیْهِ فَیَکُوْنُ طَیْراً بِاِذْنِ اللّٰهِ سورۂ آل عمران: آیت 49	مرزا جی کو یہ شرف کہاں نصیب	
۵۰		آدمیوں کے کھائے ہوئے کھانے کو بتادینا کہ کیا کھایا تھا	وَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاکُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ سورۂ آل عمران: آیت 49	//	//
۵۱		جو چیزیں لوگوں کے گھروں میں چھپی ہوئی رکھی ہیں ان کو بن دیکھے بتلادینا	//	//	//
۵۲		کفار بنی اسرائیل کا حضرت عیسیٰ کے قتل کا ارادہ کرنا اور حفاظت الٰہی	وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ سورۂ آل عمران: آیت 54	//	//
۵۳		کفار کے نرغہ کے وقت آپ کو آسمان پر زندہ اُٹھانا	اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَ رَافِعُکَ اِلَیَّ سورۂ آل عمران: آیت 55	مرزا جی کی ناگفتہ بہ موت کا حال سب کو معلوم ہے	
۵۴	آخر زمانہ میں آپ کا دوبارہ نزول	قرب قیامت میں پھر آسمان سے اترنا	حدیث نمبر ۱ سے لیکر حدیث نمبر ۷۵ تک تقریباً تمام احادیث میں صراحت ہے	مرزا جی کو یہ عزت کہاں نصیب	
۵۵	نزول کے وقت آپ کا لباس اور حلیہ	دو کپڑے زرد رنگ کے پہنے ہوں گے	حدیث نمبر ۵ و نمبر ۱۰ مسلم اور ابوداؤد وغیرہ	//	//
۵۶		آپ کے سر پر ایک لمبی ٹوپی ہوگی	حدیث نمبر ۱۴۸ ابن عساکر	//	//
۵۷		آپ ایک زرہ پہنیں گے	حدیث ۶۸ در منثور	شاید عمر بھر زرہ پہننے کی نوبت نہ آئی ہو	
۵۸	بوقت نزول آپ کے بعض حالات	دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے اتریں گے	حدیث نمبر ۵، مسلم، ابوداؤد، ترمذی احمد	مرزا جی کو اس عزت سے کیا واسطہ	
۵۹		آپ کے ہاتھ میں ایک حربہ ہوگا جس سے دجال کو قتل کریں گے	حدیث نمبر ۱۴۸ ابن عساکر	//	//

۶۰		اس وقت جس کسی کافر پر آپ کے سانس کی ہوا پہنچ جائے گی مر جائے گا	حدیث نمبر۵ صحیح مسلم	مرزا جی کے سانس سے تو ایک کافر بھی نہ مرا	
۶۱		سانس کی ہوا اتنی دور تک پہنچے گی جہاں تک آپ کی نظر جائے گی	حدیث نمبر۵ صحیح مسلم	//	مرزا جی کا حال بداہتہ اس کے خلاف تھا
۶۲	مقام نزول اور وقت نزول کی مکمل تعین و توضیح	آپ کا نزول دمشق میں ہوگا	حدیث نمبر۵ صحیح مسلم	مرزا جی نے عمر بھر دمشق نہیں دیکھا	
۶۳		دمشق میں بھی سفید منارے کے پاس	حدیث نمبر۵ صحیح مسلم	//	//
۶۴		دمشق کے بھی شرقی حصہ میں	حدیث نمبر۵ صحیح مسلم	//	//
۶۵	کس وقت نازل ہوں گے	نماز صبح کے وقت	حدیث نمبر۱۱۶ احمد، حاکم ابن ابی شیبہ	//	//
۶۷	بوقت نزول حاضرین کا مجمع اور ان کی کیفیت	مسلمانوں کی ایک جماعت جو دجال سے لڑنے کیلئے جمع ہوئے ہوں گے	حدیث نمبر۷ مسلم	مرزا جی کو ان چیزوں سے کیا واسطہ نہ یہاں کوئی مہدی نہ وہ دجال جس کا مقابلہ حضرت مسیح کریں گے نہ اس سے لڑنے کا اس وقت کوئی سوال	
۶۸		ان کی تعداد آٹھ سو مرد اور چار سو عورتیں ہوگی	حدیث نمبر۴۹ دیلمی	مرزا جی کو ان چیزوں سے کیا واسطہ	
۶۹		بوقت نزول عیسیٰ علیہ السلام یہ لوگ نماز کے لئے صفیں درست کرتے ہوں گے	حدیث نمبر۷ مسلم	//	//
۷۰		اس وقت اس جماعت کے امام حضرت مہدی ہوں گے	حدیث نمبر۲، نمبر۱۰۴، نمبر ۱۰۵، نمبر۱۰۷، نمبر۱۱۰ تا نمبر ۱۱۲، نمبر۱۱۵ مسلم	//	//
۷۱		حضرت مہدی عیسیٰ علیہ السلام کو امامت کے لئے بلائیں گے اور وہ انکار کریں گے	حدیث نمبر۳ مسلم واحمد ۱۱۳ ابوداؤد ابن ماجہ	مرزا جی کے حالات قطعاً اس کے خلاف تھے	

۷۲		جب مہدی پیچھے ہٹنے لگیں گے تو عیسیٰ علیہ السلام ان کی پشت پر ہاتھ رکھ کر انہیں کو امام بنائیں گے	حدیث نمبر ۱۱۳، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان، ابن خزیمہ	//	//
۷۳		پھر حضرت مہدی نماز پڑھائیں گے	حدیث نمبر ۱۱۴ ابونعیم، ونمبر ۱۳	//	//
۷۴	بعد نزول کتنے دنوں دنیا میں رہیں گے	چالیس سال تک دنیا میں قیام فرمائیں گے	حدیث نمبر ۱۱۰ ابوداؤد ابن ابی شیبہ، احمد، ابن حبان، ابن جریر	مرزا جی کی عمر بھی چالیس سال سے تھوڑی زائد ہوئی	
۷۵		آپ کے بعد نزول نکاح کریں گے	حدیث نمبر ۶۳ فتح الباری ونمبر ۵۸ کنز العمال	//	//
۷۶		حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں نکاح ہوگا	حدیث نمبر ۱۰۱ کتاب الخطط للمقریزی	مرزا جی کا نکاح اپنی قوم میں ہوا	
۷۷		بعد نزول آپ کی اولاد ہوگی	حدیث نمبر ۵۸ مذکور		
۷۸	نزول کے بعد مسیح کے کارنامے	صلیب توڑیں گے یعنی صلیب پرستی کو اٹھا دیں گے	حدیث نمبر ۱ بخاری ومسلم	مرزا جی کے زمانہ میں صلیب پرستی اور نصرانیت کی انتہائی ترقی ہوگئی	
۷۹		خنزیر کو قتل کریں گے یعنی نصرانیت کو مٹائیں گے	حدیث نمبر ۱ بخاری ومسلم	مرزا جی کے زمانہ میں صلیب پرستی اور نصرانیت کی انتہائی ترقی ہوگئی	
۸۰		آپ نماز سے فارغ ہو کر دروازہ مسجد کھلوائیں گے اور اس کے پیچھے دجال ہوگا	حدیث نمبر ۱۳		
۸۱		دجال اور اس کے اعوان یہودیوں کے ساتھ جہاد کریں گے	//	مرزا جی نے جہاد خواب میں بھی نہ دیکھا	
۸۲		دجال کو قتل فرمادیں گے	//	مرزا جی کے نزدیک دجال انگریز ہیں اور ان میں سے ایک کو بھی قتل نہیں کیا	
۸۳		قتل ارض فلسطین میں باب لد کے پاس واقع ہوگا	//	مرزا جی نے باب لد کی صورت بھی نہیں دیکھی	
۸۴		اس کے بعد تمام دنیا مسلمان ہوجائے گی	//	مرزا جی کے آتے ہی (ان کے قوم کے مطابق) ساری دنیا کافر ہوگئی	

۸۵		جو یہودی باقی ہوں گے چن چن کر قتل کر دیئے جائیں گے	،،	مرزا جی کے زمانہ میں ایک یہودی بھی قتل نہ ہوا	
۸۶		کسی یہودی کو کوئی چیز پناہ نہ دے سکے گی	،،	مرزا جی کے زمانہ میں یہودی آرام سے گذر بسر کرتے رہے	
۸۷		یہاں تک کہ درخت اور پتھر بول اُٹھیں گے کہ ہمارے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے	،،		
۸۹		اس وقت اسلام کے سوا تمام مذاہب مٹ جائیں گے	حدیث نمبر۱۰ ابوداؤد، احمد ابن ابی شیبہ، ابن حبان، ابن جریر	مرزا جی کی برکت سے اسلام مٹنے لگا	
۹۰		اور جہاد موقوف ہو جائے گا کیونکہ کوئی کافر ہی نہ رہے گا	حدیث نمبر۱ بخاری و مسلم	مرزا جی کے عہد میں کافر بھی رہے اور جہاد بھی مسلمان کرتے رہے ہاں مرزا جی کو جہاد نصیب نہیں ہوا	
۹۱		اور اس لئے جزیہ اور خراج کا حکم بھی باقی نہ رہے گا	حدیث نمبر۴ مسند احمد و نمبر۱۱ ابوداؤد و نمبر۱۲ ابن ماجہ و نمبر ۳۶ مستدرک حاکم وغیرہ و نمبر ۱۵ مسند احمد		
۹۲		مال و زر لوگوں میں اتنا عام کر دیں گے کہ کوئی قبول نہ کرے گا	حدیث نمبر۱ بخاری و مسلم	مرزا جی کی برکت سے اتنا افلاس و فقر لوگوں میں بڑھا کہ فاقوں سے مرنے لگے	
۹۳		حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کی امامت کریں گے	حدیث نمبر۴ مسلم، مسند احمد	پہلی نماز کے امام تو مہدی ہوں گے جیسا کہ گذر چکا ہے اور بعد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام ہوں گے	
۹۴		حضرت مسیح مقام فج الروحاء میں تشریف لے جائیں گے	،،	مرزا جی نے شاید اس مقام کا نام بھی نہ سنا ہو	
۹۵		حج یا عمرہ یا دونوں کریں گے	،،	مرزا جی دونوں سے محروم مرے	
۹۶		رسول اللہ ﷺ کے روضہ اقدس پر جائیں گے	حدیث نمبر۴ تفسیر درمنثور بحوالہ حاکم و ابن جریر	مرزا جی اس سے بھی محروم رہے	

۹۷		آپ ان کو سلام کا جواب دیں گے	//	مرزا جی کی ایسی قسمت کہاں تھی	
۹۸	مسیح موعود لوگوں کو کس مذہب پر چلائیں گے	قرآن وحدیث پر خود بھی عمل کریں گے اور لوگوں کو بھی اس پر چلائیں گے	حدیث نمبر ۵۵ الاشاعۃ للشوکانی	مرزا جی تو احادیث کو ردی کی ٹوکری میں ڈالتے تھے۔	
۹۹	مسیح موعود کے زمانہ میں ظاہری اور باطنی برکات	ہر قسم کی دینی اور دنیوی برکات نازل ہوں گی	حدیث نمبر ۵ مسلم، ابوداؤد و ترمذی، مسند احمد	مرزا جی کی برکت سے برکات کے بجائے آفات کی بارش ہوئی	
۱۰۰		سب کے دلوں سے بغض و حسد کنیہ نکل جائے گا	حدیث نمبر ۱ بخاری و مسلم و حدیث نمبر ۱۱۳ ابوداؤد وابن ماجہ وغیرہ	مرزا جی کے عہد میں بغض وحسد کی وہ کثرت ہوئی کہ الامان	
۱۰۱		ایک انار اتنا بڑا ہوگا کہ ایک جماعت کے لئے کافی ہوگا	حدیث نمبر ۵ مذکور	مرزا جی کی برکات ان سب باتوں کے برعکس ہوئی جن کا مشاہدہ آج تک ہر شخص کر رہا ہے	
۱۰۲		ایک دودھ دینے والی اونٹنی لوگوں کی ایک جماعت کے لئے کافی ہوگی	حدیث نمبر ۵ مذکور	//	//
۱۰۳		ایک دودھ والی بکری ایک قبیلہ کے لئے کافی ہوجائے گی	//	مرزا جی کی برکات ان سب باتوں کے برعکس ہوئیں جن کا مشاہدہ آج تک ہر شخص کر رہا ہے	
۱۰۴		ہر ڈنک والے زہریلے جانور کا ڈنک وغیرہ نکال لیا جائے گا	حدیث نمبر ۱۱۳ ابوداؤد وابن ماجہ	//	//
۱۰۵		یہاں تک کہ اگر ایک بچہ سانپ کے منہ میں ہاتھ دے گا تو وہ اس کو نقصان نہ پہنچائے گا	//	//	//
۱۰۶		ایک لڑکی شیر کے دانت کھول کر دیکھے گی اور وہ اس کو کوئی تکلیف نہ پہنچا سکے گا	//	//	//

١٠٧		بھیڑیا بکریوں کے ساتھ ایسا رہے گا جیسا کتا ریوڑ کی حفاظت لئے رہتا ہے	//	//	//
١٠٨		ساری زمین امن واماں سے اس طرح بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا	حدیث نمبر ١١١٣ ابوداؤد ابن ماجہ	مرزا جی کی برکت سے ساری دنیا بدامنی سے بھر گئی	
١٠٩		صدقات کا وصول کرنا چھوڑ دیا جائے گا	//	مرزا جی کے یہاں نبوت کا معیار و مدار ہی صدقات کی وصولیابی ہے	
١١٠		سات سال تک	حدیث نمبر ٦ مسلم واحمد وحاکم	یہاں تو ایک دن بھی نہ ہوئی	
١١١	یاجوج ماجون کا نکلنا اوران کے بعض حالات	اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو نکالے گا جن کا سیلاب تمام عالم کو گھیر لے گا	حدیث نمبر ٥ مسلم، ابوداؤد، ترمذی، احمد	کیا کوئی قادیانی بتلا سکتا ہے کہ مرزا جی کے زمانہ میں ان حالات میں سے ایک بھی پیش آیا	
١١٢	حضرت عیسیٰ کا مسلمانوں کو لے کر طور پر چلا جانا	اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمام مسلمانوں کو پہاڑ طور پر جمع فرمادیں گے	//	//	//
١١٣		اس وقت ایک بیل کا سر لوگوں کے لئے سو دینار سے بہتر ہوگا (بوجہ قحط یا دینار سے قلت رغبت کی وجہ سے)	حدیث نمبر ٥ مسلم، ابوداؤد، ترمذی، احمد	//	//
١١٤	یاجوج ماجوج کے لئے بددعا فرمانا اوران کی ہلاکت	اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام یاجوج ماجوج کے لئے بددعا فرمائیں گے۔	//		
١١٥		اللہ تعالیٰ ان کے گلوں میں ایک گلٹی نکال دے گا جس سے سب کے سب دفعتہً مرے ہوئے رہ جائیں گے	//		
١١٦		مگر تمام زمین یاجوج ماجوج کے مردوں کی بدبو سے بھری ہوئی ہوگی	//	مرزا جی نے یہ حالات خواب میں بھی نہ دیکھے	

۱۱۷		اللہ تعالیٰ بارش برسائے گا جس سے تمام زمین دھل جائے گی	//	//	//
۱۱۸		پھر زمین اصلی حالت پر ثمرات وبرکات سے بھر جائے گی			
۱۱۹	مسیح موعود کی وفات اور اس سے قبل و بعد کے حالات	حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو فرمائیں گے کہ میرے بعد ایک شخص کو خلیفہ بنائیں جس کا نام مقعد ہے	حدیث نمبر ۵۵ الاشاعۃ		
۱۲۰		اس کے بعد آپ کی وفات ہو جائے گی	حدیث نمبر ۵۵، نمبر ۱۵ مسند احمد وحافظ		
۱۲۱		نبی کریم ﷺ کے روضہ اطہر میں چوتھی قبر آپ کی ہوگی	حدیث نمبر ۵۰ اخرجہ، ابن عساکر وحدیث نمبر ۵۹ الدر المنثور		
۱۲۲		لوگ حضرت عیسیٰ کی تعمیل ارشاد کے لئے مقعد کو خلیفہ بنائیں گے	حدیث نمبر ۵۵ مذکور		
۱۲۳		پھر مقعد کا بھی انتقال ہو جائے گا	//		
۱۲۴		پھر لوگوں کے سینوں سے قرآن اٹھالیا جائے گا	حدیث نمبر ۵۵ مذکور	مرزا جی نے یہ حالات خواب میں بھی نہیں دیکھے	
۱۲۵		یہ واقعہ مقعد کی موت سے تیس سال بعد ہوگا	//	//	//
۱۲۶		اس کے بعد قیامت کا حال ایسا ہوگا جیسے کسی پورے نو مہینہ کی حاملہ کو معلوم نہیں کب ولادت ہو جائے	حدیث نمبر ۱۴ مسند احمد و مستدرک حاکم وابن ماجہ وغیرہم	//	//
۱۲۷		اس کے بعد قیامت کی بالکل قریبی علامات ظاہر ہوں گی	حدیث نمبر ۵۵ الاشاعۃ		

بحث دوم:

نزول مسیح کی احادیث متواترہ

سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی حیات طیبہ کی ایک اہم سرگزشت

حدیث نمبر 1:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول یقینی مسئلہ ہے۔حتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو قسم کھا کر ذکر فرمایا ہے:

ترجمہ:

ابوھریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جسکے قبضہ میں میری جان ہے کہ یقیناً وہ زمانہ قریب ہے جبکہ ابن مریم تمہارے درمیان اتریں گے وہ ایک منصف فیصلہ کرنے والے کی حیثیت سے آئیں گے۔صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور سور کو قتل کریں گے اور جنگ ختم کر دیں گے اور ان کے دور میں مال اس طرح بہا پڑے گا کہ کوئی شخص اسکو قبول کرنے والا نہ ملے گا اور لوگوں کی نظروں میں ایک سجدہ کی قدر و قیمت دنیا و مافیھا سے بھی زیادہ بڑھ جائے گی یہ مضمون روایت فرما کر حضرت ابوھریرہؓ کہتے تھے کہ اگر اس مضمون کو تم قرآن کی روشنی میں دیکھنا چاہو تو سورۃ النساء کی یہ آیت پڑھ لو۔

و ان من اهل الكتاب ليومنن به قبل موته (١)

وضاحت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول میں اگر عام عادت کے خلاف کوئی بات نہ ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکو قسم کھا کر کیوں بیان فرماتے۔معلوم ہوا کہ یہاں عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے کسی انسان کی ولادت مراد نہیں ہے۔کیونکہ اس میں کوئی ایسی جدید بات نہیں جس پر قسم کھانے کی ضرورت ہو۔

(ا) بخاری ص 490 ج ا باب نزول عیسی ابن مریم

حدیث نمبر 2:

ترجمہ:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس ذات کی قسم کھا کر فرمایا جسکے قبضہ میں آپ کی جان ہے کہ عیسیٰ ابن مریم ضرور اتر کر رہیں گے اور اگر وہ میری قبر پر آ کر کھڑے ہوں گے اور مجھے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ کر آواز دیں گے تو میں ان کو ضرور جواب دوں گا۔'' (ا)

حدیث نمبر 3:

ترجمہ:

''حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جس شخص کی بھی عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم سے ملاقات ہو۔ وہ ان کو میری جانب سے ضرور سلام کہہ دے۔''(۲)

وضاحت:

ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول یقینی امر ہے۔ نیز یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ان کی شخصیت غیر معمولی شخصیت ہے امت کا فرض ہے کہ وہ پیش گوئی کو یاد رکھے۔ اور جس خوش نصیب کہ وہ زمانہ ہاتھ آ جائے اس پر لازم ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلام پہنچا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت کو پورا کرنے کی سعادت حاصل کرے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اب تک وفات نہیں ہوئی اُن کو تشریف لانا ہے اسکے بعد ان کی وفات ہونی ہے:

حدیث نمبر 4:

ترجمہ:

''حضرت حسن ؒ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہود سے ارشاد فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی مرے نہیں اور قیامت سے پہلے ان کو لوٹ کر تمہارے پاس آنا ہے۔'' (۳)

(ا) مجمع الزوائد 214 ج 8 بحوالہ مسند ابی یعلیٰ

(۲) مسند احمد جلد 2 ص 248

(۳) در منثور ج 2 ص 36

حدیث نمبر 5:

ترجمہ:

''حضرت عائشہ ؓ فرماتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا خیال ہوتا ہے شاید میں آپ ؐ کے بعد تک زندہ رہوں گی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو اسکی اجازت دیں کہ میں آپ کے پہلو میں دفن ہوں۔ آپ نے فرمایا میں اسکی بھلا کیسے اجازت دے سکتا ہوں۔ یہاں تو صرف میری قبر اور ابوبکر وعمر کی قبریں اور عیسٰی علیہ السلام کی قبر مقدر ہے۔'' (۱)

''حضرت عیسٰی علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور زمین کے کسی خطہ میں پیدا نہیں ہونگے۔''

حدیث نمبر 6:

ترجمہ:

''عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی جو اپنے دشمنوں کے مقابلہ پر غالب رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوگا اور حضرت عیسٰی ابن مریم اتریں گے۔'' (۲)

حدیث نمبر 7:

ترجمہ:

''حضرت عبداللہ ابن مسعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت سے پہلے عیسٰی ابن مریم یقیناً تشریف لاکر رہیں گے اور ان کی آمد کے بعد لوگ ان کے سوا سب سے بے نیاز ہوجائیں گے۔'' (۳)

حدیث نمبر 8:

ترجمہ:

''حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بھلا اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جبکہ عیسٰی علیہ السلام تمہارے درمیان آسمان سے اتریں گے اور تمہارا امام خود تم میں ہی کا ہوگا۔'' (۴)

---

۱) اخرجہ ابن عساکر کذا فی الکنز ص420 جلد 14
۲) مسند احمد ص421 جلد 4
۳) کنزالعمال ج14 ص620
۴) بخاری جلد 1 ص410

حدیث نمبر 9:

ترجمہ:

"حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جتنے انبیاء ہیں۔سب باپ شریک بھائیوں کی طرح ہیں۔والد ایک اور مائیں علیحدہ علیحدہ ہوں۔عیسٰی علیہ السلام سے سب سے زیادہ نزدیک میں ہوں۔میرے اوران کے درمیان کوئی نبی نہیں۔دیکھووہ ضروراتریں گے اور جب تم ان کو دیکھوتو فوراً پہچان لینا کیونکہ ان کا قد میانہ ہوگا۔رنگ سرخ وسفید کنگھی کئے ہوئے سیدھے سیدھے بال۔یوں معلوم ہوگا کہ سر سے پانی ٹپکنے والا ہے۔اگر چہ اس پر کہیں تری کا نام نہ ہوگا۔دو گیرو کے رنگ کی چادریں اوڑھے ہونگے۔وہ اتر کر صلیب توڑ ڈالیں گے۔سور کو قتل کر دیں گے جزیہ ختم کر دیں گے اور تمام مذاہب ان کے زمانے میں ختم ہو کر صرف ایک مذہب اسلام باقی رہ جائے گا۔اوران کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ جھوٹے مسیح دجال کو ہلاک کرے گا اور زمین پر امن وامان کا وہ نقشہ قائم ہوگا کہ اونٹ شیروں کے ساتھ اور چیتے بیلوں کے ساتھ اور بھڑیے بکریوں کے ساتھ چریں گے اور لڑکے بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے اور ایک دوسرے کو ذرا کوئی تکلیف نہ دے گا۔اسی حالت پر جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا وہ رہیں گے پھر ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان پر نمازِ جنازہ پڑھیں گے۔" (۱)

حضرت عیسٰی علیہ السلام کی تشریف آوری اوراس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی ظہور برتری:

حدیث نمبر 10:

ترجمہ:

جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق کے مقابلہ پر جنگ کرتی رہے گی۔اور وہ تا قیامت اپنے دشمنوں پر غالب رہے گی۔اسکے بعد آپ نے فرمایا آخر عیسٰی ابن مریم اتریں گے (نماز کا وقت ہوگا) مسلمانوں کا امیر ان سے عرض کرے گا کہ تشریف لائیے اور نماز پڑھادیجئے۔وہ فرمائیں گے یہ نہیں ہوسکتا۔ اس امت کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اکرام واعزاز ہے کہ تم خود ہی ایک دوسرے کے امام وامیر ہو۔ (۲)

---

(۱) مسند احمد جلد 2 ص 406, 438

(۲) مسلم ج 1 ص 87 باب نزول عیسٰی ابن مریم

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حج یا عمرہ کرنا

حدیث نمبر 11:

ترجمہ:

حضرت ابوھریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ضرور مقام فج پر حج یا عمرہ یا دونوں کا احرام باندھ سے گے۔ (۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور ان کے زمانے کے مفصل حالات

حدیث نمبر 12:

ترجمہ:

''نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اتنی اہمیت سے دجال کا تذکرہ فرمایا کہ مارے دہشت کے ہم کو یوں معلوم ہونے لگا گویا وہ یہیں کسی باغ میں موجود ہے۔ جب ہم آپکی خدمت میں آئے تو آپ نے ہمارے اس خوف کو محسوس کرلیا اور پوچھا تم اتنے پریشان کیوں نظر آتے ہو؟ ہم نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے دجال کا ذکر اتنی اہمیت کے ساتھ فرمایا کہ ہم کو یوں معلوم ہونے لگا گویا وہ یہیں کسی باغ میں ہے۔آپ نے فرمایا مجھ کو تم پر دجال سے بڑھ کر دوسری باتوں کا زیادہ اندیشہ ہے۔دجال کا کیا ہے اگر وہ میری موجودگی میں نکالا گیا تو تمہارے بجائے میں خود اس سے نمٹ لوں گا۔ورنہ تو ہر شخص خود اس کا مقابلہ کرے اور میں نے تم سب کو خدا کے سپرد کیا۔دیکھو وہ جوان ہوگا۔اسکے بال سخت گھونگر والے اور اسکی آنکھ انگور کی طرح باہر کو ابھری ہوگی۔بالکل اس شباہت کا شخص جیسا یہ عبدالفریٰ بن قطن ہے۔تو تم میں جو شخص بھی اس کا زمانہ پائے اسکو چاہیے کہ وہ سورہ کہف کی اوّل کی آیتیں پڑھ لے۔وہ شام اور عراق کی درمیانی گھاٹیوں سے ظاہر ہوگا اور اپنے دائیں بائیں ہر سمت بڑا اودھم مچائے گا۔تو اے اللہ کے بندو دیکھو اس وقت ثابت قدم رہنا۔ہم نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کتنے عرصہ تک زمین پر رہے گا۔فرمایا چالیس دن لیکن پہلا دن ایک سال کے برابر ہوگا اور پھر دوسرا دن ایک ماہ اور تیسرا دن ایک جمعہ کے برابر ہوگا۔اسکے بعد بقیہ دن تمہارے عام دنوں کے برابر ہونگے۔ہم نے پوچھا جو دن ایک سال کے برابر ہوگا کیا اس دن میں ہم کو ایک ہی دن کی نمازیں ادا کرنی کافی ہوں گی۔فرمایا نہیں بلکہ ایک دن کی برابر نمازوں کا اندازاً ایک ایک کر کے نمازیں ادا کرتے رہنا۔ہم نے پوچھا کہ کس رفتار سے زمین پر گھومے گا۔فرمایا اس تیز رفتار بادل کی طرح جس کو پیچھے سے ہوا اُڑائے لا رہی ہو۔وہ کچھ لوگوں کے پاس آکر ان کو اپنی خدائی پر ایمان لانے کی دعوت دے گا۔وہ اس پر ایمان لے آئیں گے۔وہ خوش ہو کر آسمان کو بارش کا حکم دے گا۔فوراً بارش آجائے گی اور زمین کو حکم دے گا اسی وقت وہ سبزہ زار ہوجائے گی اور شام کو جب ان کے حیوانات چراگاہوں سے چر کر واپس ہوں گے تو ان کے اُونٹوں کے کوہان پہلے سے زیادہ لمبے لمبے ان کے تھن پہلے سے زیادہ دودھ سے لبریز اور ان کی کوکھیں پہلے سے زیادہ

تنی ہوئی ہوں گی۔ اسکے بعد وہ کچھ اورلوگوں کے پاس جائے گا اوران کو بھی اپنی خدائی کی دعوت دے گا مگر وہ اسکو نہ مانیں گے۔ جب وہ ان کے پاس سے واپس ہوگا تو یہ بیچارے سب قحط میں مبتلا ہو جائیں گے۔ اور ان کے قبضے میں کوئی مال نہ رہے گا سب دجال ساتھ لے کر چلا جائے گا پھر وہ ایک شورزمین سے گزرے گا اوراسکو یہ حکم دے گا اپنے تمام خزانے باہر اگل دے۔ وہ سب کے سب اسکے پیچھے پیچھے اس طرح ہولیں گے جیسے مکھیوں کے سردار کے پیچھے پیچھے سب مکھیاں ہوتی ہیں۔ اسکے بعد ایک شخص کو بلائے گا جو اپنے پورے شباب پر ہوگا اور تلوار سے اسکے دوٹکڑے کر کے اتنی دور پھینک دے گا جتنا تیرانداز اوراسکے نشانہ لگانے کی جگہ کے درمیان فاصلہ ہوتا ہے پھر اسکو آواز دے کر بلائے گا وہ ہنستا کھل کھلاتا چلا جائے گا۔

ادھر وہ یہ شعبدہ بازیاں کھلا رہا ہوگا۔ ادھر اللہ تعالیٰ عیسیٰ ابن مریم کو بھیجے گا۔ وہ دمشق کے مشرقی سفید منارہ پر اتریں گے اور دوزرد زعفرانی رنگ کی چادریں اوڑھے ہوئے وہ فرشتوں کے بازوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے ہوئے ہوں گے۔ سر جھکائیں گے تو پانی کے قطرے ٹپکتے معلوم ہوں گے اور جب سر اُٹھائیں گے تو بالوں میں چاندی کے سے موتی گرتے محسوس ہوں گے۔ جس کافر کو ان کا سانس لگ جائے گا وہ زندہ نہ رہ سکے گا اوران کے سانس کا اثر اتنے فاصلہ تک پڑے گا جہاں تک کہ ان کی نگاہ جائے گی وہ دجال کا پیچھا کریں گے اور باب لد (بیت المقدس میں ایک مقام ہے) پر اسکو پکڑلیں گے اور یہاں اسکو قتل کردیں گے۔ اسکے قتل سے فارغ ہو کر عیسیٰ علیہ السلام پر پھر ان لوگوں کے پاس آئیں گے جو اس کے فتنہ سے بچ رہے ہوں گے اوران کو تسلی وتشفی دیں گے اور جنت میں ان کے مراتب کا حال بیان فرمائیں گے۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام پر وحی آئے گی کہ اب میری ایک ایسی مخلوق نکلنے والی ہے جسکے مقابلہ کی کسی میں طاقت نہیں ہے۔ لہٰذا میرے بندوں کو کوہ طور کی طرف لے جا کر جمع کردو۔ پھر یاجوج وماجوج ہر پست زمین سے نکل پڑیں گے پہلے ان کا گزر طبریہ کی جھیل پر ہوگا۔ وہ اس کو پی کر اس طرح ختم کردیں گے کہ جب ان کا آخری گروہ ادھر سے گزرے گا یوں کہے گا کبھی یہاں پانی تھا پھر بیت المقدس کے خمر پہاڑ پر پہنچیں گے اوراتنی قوت کے گے میں کہیں گے کہ ہم زمین والوں کو تو ختم کر چکے لو آؤ اب آسمان والوں کا بھی کام تمام کردیں اوراپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے۔ قدرت ان کے تیروں کو خون آلود کر کے واپس کردے گی۔

ادھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوران کی جماعت کوہ طور میں محصور ہوگی۔ یہاں تک کہ بیل کا ایک سر اتنا قیمتی ہو جائے گا جیسا آج تمہارے نزدیک سو دینار ہیں۔ اس تنگی کی حالت میں عیسیٰ علیہ السلام اوران کی جماعت مل کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوگی۔ ان کی دعا سے ان کی گردنوں میں پھوڑے نکل آئیں گے اور وہ سب کے سب ایک دم میں اس طرح پھول پھٹ کر مرجائیں گے جیسا ایک آدمی مرتا ہے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کوہ طور سے اتریں گے تو زمین پر کہیں بالشت بھر جگہ نہ ہوگی۔ عیسیٰ علیہ السلام اوران کی جماعت پھر اللہ تعالیٰ کے سامنے آہ وزاری کرے گی۔ اس پر اللہ تعالیٰ ایک قسم کا پرندہ بھیجے گا جن کی گردنیں بختی اونٹوں کی طرح لمبی لمبی ہوں گی وہ ان کو اُٹھا اُٹھا کر جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا ڈال دیں گے اور ایک روایت میں یہ

ہے کہ مقام نہبل میں پھینک دیں گے پھر مسلمان انکے تیر وکمان اور ترکشوں سے سات سال تک آگ جلاتے رہیں گے اور آسمان سے اس زور کی بارش برسے گی کوئی ہستی نہ رہے گی اور جنگل میں کوئی خیمہ نہ بچے گا جس میں بارش نہ ہو۔ یہاں تک کہ تمام زمین میں پانی کی نالیوں کی طرح پانی بھی پانی ہوگا۔ پھر زمین کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا کہ اپنے پھل اور اپنی سب برکت ظاہر کردے تو وہ برکت ظاہر ہوگی کہ ایک انار سے ایک جماعت کا پیٹ بھر جائے گا۔ اور اس کا چھلکا ان کے سایہ کیلیئے کافی ہوگا اور اونٹنی کے ایک مرتبہ کے دودھ میں اتنی برکت ہوگی ایک دودھ والی اونٹنی کئی کئی جماعتوں کے لئے کافی ہوگی اور ایک دودھ کی گائے ایک قبیلہ کو اور ایک دودھ کی بکری ایک چھوٹے خاندان کو کافی ہوگی۔ مخلوق خدا اسی فراغت وعیش کی حالت میں ہوگی کہ ایک اچھی ہوا چلے گی اور اس سے مسلمانوں کی بغلوں میں پھوڑے نکل آئیں گے اوران سب کو موت آجائے گی اور صرف بدترین قسم کے کافر بچ جائیں گے۔ جو گدھوں کی طرح منظر عام پر زنا کرتے پھریں گے ان ہی پر قیامت قائم ہوگی۔ (۱)

---

(۱) مسلم ج اص ۴۰۸ باب جواز التمتع فی الحج والقران

(۱) مسلم ج2 ص400، 401 باب ذکر الدجال

حاصل بحث:

احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مذکورہ نزول مسیح علیہ السلام سے متعلقہ روایات بہت زیادہ ہیں یہاں میں نے نمونے کے طور پر چند کا ذکر کیا ہے۔ تاکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے مکروفریب کا دفاع احادیث متواترہ سے ہو جائے اور قارئین کرام کے قلوب واذہان میں کوئی ابہام باقی نہ رہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور اس سے پہلے کے واقعات بعد کے واقعات تمام کا ذکر احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں موجود ہے۔ لہٰذا ان احادیث کی روشنی سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ان احادیث میں مذکور نشانیوں سے مرزا کا دور دور تک کوئی تعلق نہ تھا۔

اختتام

- فہارس
- اماکن
- اعلام
- کتابیات

اختتام:

بلاشبہ قادیانی فتنہ گزشتہ صدی کا عظیم فتنہ تھا۔ برصغیر پاک وہند کے مسلمانوں کے لیے یہ دور ابتلاء تھا۔لیکن انہوں نے ہر ہر محاذ پر اس فتنے کا رد کیا۔

چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۹۰۰ میں دعویٰ نبوت کر کے نبی اکرم ﷺ کے تاج نبوت پر حملہ کیا تھا۔اسلیے علماء نے اس اہم معاملے کی سنگینی کو سمجھتے ہوئے بھرپور انداز میں اس کا دفاع کیا۔اور جتنا علمی و تحقیقی کام اس اہم موضوع کے رد پر ہوا اتنا مرزا کی کسی اور کذب بیانی کے رد پر نہیں ہوا۔

میں نے اپنے اس تحقیقی مقالہ میں اپنا موضوع بحث مرزا کے دعوی : کے رد کو بنایا۔اور مرزا کی کتابوں سے اسکے دعووں کے حوالہ جات کو نقل کیا اور بعد ازاں ان کا رد کیا۔ پھر اپنے سپروائزر کی صوابدید پر ایک جدول ترتیب دیا جسمیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگیوں کا تقابل کیا۔تاکہ قرآن وحدیث کی روشنی میں سب پر حقیقت حال واضح ہو جائے اور کسی قسم کا ابہام باقی نہ رہے۔

آئندہ اس موضوع پر کام کرنے والوں کیلیئے چند رہنما اصول:

طوالت سے بچنے کیلیئے میں نے بہت سی اہم باتوں کو حذف کیا ہے امید ہے آئندہ اس موضوع پر کام کرنے والے اس کا ازالہ کریں گے مثلاً۔

- میں نے حیات مسیح علیہ السلام کے حوالے سے علماء کرام کے تمام اقوال کو نقل نہیں کیا ہے۔
- رفع الی السماء کے حوالے سے ابن تیمیہ کی تحقیق کو بھی میں نے طوالت کے اندیشہ سے ذکر نہیں کیا ہے۔
- مرزا کے مناظرے جو اس نے اپنے جھوٹ کو ثابت کرنے کیلیئے میں نے ان کا بھی ذکر نہیں کیا ہے۔
- مزید اکابر علماء کرام نے جو اس کے دعویٰ ئی کے رد میں فرمایا ہے وقت کی کمی کی وجہ سے میں ان کو بھی جمع نہیں کر سکی۔

۞اس موضوع پر سب سے اہم کتاب التصریح بما تواتر فی نزول مسیح از مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی ہے ۔امید ہے آئندہ اس موضوع پر کام کرنے والے اس کتاب سے بھرپور استفادہ کریں گے۔ یہ دارالعلوم کراچی کے مکتبہ میں دستیاب ہے۔

میں نے اپنی طرف سے حتی المقدور کوشش کی ہے کہ اس موضوع کا حق ادا کر سکوں۔ لیکن حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہو سکا اور انسان خطاء کا پتلا ہے اور جیسے کہ انسان خود ناقص ہے اسی طرح اس کا کام بھی نقص وعیب سے پاک نہیں ہے۔ دعا ہے کہ میری یہ سعی وکوشش اور کاوش بارگاہِ ایزدی میں مستجاب ومقبول ہو۔
(آمین)

فہارس:

آیات قرآنیہ

نمبر شمار	سورت کا نام، آیت نمبر	صفحہ نمبر
1	سورۃ انعام آیت نمبر 59	2
2	سورۃ مائدہ آیت نمبر 9	6
3	سورۃ جاثیہ آیت نمبر 61	19
4	سورۃ کہف آیت نمبر 92-96	19
5	سورۃ انبیاء آیت نمبر 96-97	20
6	سورۃ آل عمران آیت نمبر 45	21
7	سورۃ النساء آیت نمبر 129	30
8	سورۃ صف آیت نمبر 9	36
9	سورۃ النساء آیت نمبر 57-58	39
10	سورۃ مریم آیت نمبر 16-36	58
11	سورۃ آل عمران آیت نمبر 49	63
12	سورۃ النساء آیت نمبر 157-58	64
13	سورۃ النساء آیت نمبر 109	65
14	سورۃ عنکبوت آیت نمبر 26	69
15	سورۃ آل عمران آیت نمبر 178	71
16	سورۃ رحمٰن آیت نمبر 26	71
17	سورۃ آل عمران آیت نمبر 61	77
18	سورۃ حج آیت نمبر 30	77
19	سورۃ صف آیت نمبر 7	78
20	سورۃ آل عمران آیت نمبر 59	79
21	سورۃ مومنون آیت نمبر 50	85
22	سورۃ مریم آیت نمبر 34	92 (2بار)
23	سورۃ مریم آیت نمبر 16-36	92,93,94

92	سورۃ آل عمران آیت نمبر45	24
92	سورۃ النساء آیت نمبر172	25
93	سورۃ مریم آیت نمبر12	26
93	سورۃ مریم آیت نمبر28	27
93 (2بار)	سورۃ آل عمران آیت نمبر35	28
93	سورۃ آل عمران آیت نمبر36	29
93	سورۃ آل عمران آیت نمبر44	30
93 (2بار)	سورۃ آل عمران آیت نمبر37	31
93 (2بار)	سورۃ آل عمران آیت نمبر42	32
94	سورۃ مریم آیت نمبر17	33
94	سورۃ مریم آیت نمبر18	34
94	سورۃ مریم آیت نمبر19	35
94	سورۃ مریم آیت نمبر20	36
94	سورۃ مریم آیت نمبر21	37
94	سورۃ مریم آیت نمبر22	38
94	سورۃ مریم آیت نمبر23	39
94	سورۃ مریم آیت نمبر24	40
95	سورۃ مریم آیت نمبر35	41
95	سورۃ مریم آیت نمبر25	42
95	سورۃ مریم آیت نمبر27	43
95	سورۃ مریم آیت نمبر30	44
96	سورۃ آل عمران آیت نمبر49	45
96	سورۃ آل عمران آیت نمبر54	46
96	سورۃ آل عمران آیت نمبر55	47

احادیث مبارکہ

نمبر شمار	حدیث کی کتاب کا نام / ابواب / صفحہ	صفحہ نمبر
1	بخاری، کتاب الفتن، باب الفتن	12
2	مسند احمد باب اشراط الساعۃ ص209	12
3	ابن ماجہ کتاب الفتن باب اشراط الساعۃ	13
4	ابن ماجہ باب الثبت فی الفتنہ اشراط الساعۃ تالیف ڈاکٹر عز الدین حسین ص60	14
5	بخاری کتاب الرقاق باب رفع الامانۃ	15
6	بخاری کتاب الفتن تغیر الزمان	15
7	مسلم کتاب الفتن واشراط الساعۃ	16
8	ابوداؤد کتاب الملاحم باب ابن صیاد	16
9	مجمع الذوائد الجز السابع	17
10	ترمذی باب الفتن	18
11	ابوداؤد باب المصدی	18
12	ابن ماجہ باب فتنہ الدجال	18
13	مسند احمد اشراط الساعۃ	21
14	مسلم کتاب الفتن	21
15	بخاری کتاب الفتن باب ذکر الدجال	21
16	علامات قیامت باب علامات کبری از شاہ رفیع الدین	22
17	بخاری باب نزول عیسیٰ ابن مریم	66
18	بخاری ج1 ص390	66
19	مشکوٰۃ شریف ص477	80
20	میزان الاعتدال ج2 ص120,121	80
21	مشکوٰۃ المصابیح حدیث نمبر5508	87
22	ابوداؤد کتاب الدجال	95
23	حدیث نمبر72 رواہ الویلمی	95
24	حدیث نمبر5 باب ذکر المسیح	95

25	بخاری باب نزول عیسیٰ ابن مریم ص490	102
26	مجمع الزوائد ص214	102
27	مسند احمد جلد2 ص248	103
28	درمنثور ج2 ص36	103
29	اخرجہ ابن عساکر جلد14 ص420	104
30	مسند احمد جلد4 ص421	104
31	کنزالعمال جلد14 ص620	104
32	بخاری جلد1 ص410	104
33	مسند احمد جلد2 ص406,438	105
34	مسلم ج1 ص87	105
35	مسلم ج1 ص408	106
36	مسلم ج2 ص400,401	108

اعلام:۔

شخصیات کے نام

نمبر شمار	شخصیات کے نام	نمبر شمار	شخصیات کے نام
1	حضرت ابو موسیٰؓ	24	مرزا افضل احمد
2	حضرت ابوھریرہؓ	25	عصمت
3	حضرت عبداللہؓ ابن مسعود	26	بشیر
4	حضرت عبداللہؓ ابن عباسؓ	27	شوکت
5	حضرت ابوبکر صدیقؓ	28	مرزا مبارک احمد
6	حضرت ام سلمہؓ	29	امۃ النصیر
7	حضرت عیاشؓ بن ربیعہ	30	مرزا بشیر الدین محمود احمد
8	حضرت عائشہؓ	31	مرزا بشیر احمد
9	حضرت مسیحؑ	32	مرزا شریف احمد
10	حضرت عیسیٰؑ ابن مریمؑ	33	نواب مبارکہ بیگم
11	مسیح الدجال	34	امۃ الحفیظ بیگم
12	حضرت ابوبکرہؓ	35	مرتضیٰ
13	حضرت ابن فارسؒ	36	گل محمد
14	حضرت حذیفہؓ	37	عطا محمد
15	علامہ اقبالؒ	38	محمدی بیگم
16	مرزا غلام احمد قادیانی	39	مولوی ثناء اللہؒ
17	مہاراجہ رنجیت سنگھ	40	حکیم نور الدین
18	فضل احمد	41	مولوی محمد السعیدی طرابلسی
19	فضل الٰہی	42	یوز آسف
20	گل علی شاہ	43	عروہ ابن مسعودؓ
21	حرمت بی بی	44	حافظ ابن حجر عسقلانیؒ
22	ڈاکٹر سید محمد یسٰین	45	ابوالحسن ابری
23	مرزا سلطان احمد	46	مولانا انور شاہ کشمیریؒ

47	علامہ ابن حزمؒ	58	چراغ بی
48	حافظ ابن کثیر	59	حنّہ
49	علامہ شوکانی	60	حضرت زکریاؑ
50	یوسف	61	حضرت ہارونؑ
51	حضرت یحییٰؑ	62	حضرت عمرانؑ
52	حضرت یوحناؑ	63	حضرت حسنؓ
53	ابن عدی	64	حضرت انسؓ
54	صادق حسین مرزائی	65	حضرت جابر بن عبداللہؓ
55	امام ابوجعفر محمد بن جریر طبریؒ	66	حضرت نواس بن سمعانؓ
56	ہیرودیس (قدیم بادشاہ)	67	عبدالفری بن قطن
57	ارخلاوس (قدیم بادشاہ)	68	یاجوج ماجوج

اماکن:

جگہوں کے نام

نمبرشمار	جگہوں کے نام	نمبرشمار	جگہوں کے نام
1	ذوالخلاصہ	20	برطانیہ
2	خراسان	21	مکہ
3	مدینہ	22	کابل
4	قادیان	23	افغانستان
5	گورداسپور	24	مصر
6	امرتسر	25	قسطنطنیہ
7	بٹالہ	26	روم
8	ہوشیارپور	27	بیت المقدس
9	لاہور	28	کنعان
10	دہلی	29	یونان
11	شام	30	کشمیر
12	گلیل	31	ربوہ
13	یروشلم	32	چترال
14	سری نگر	33	تبت
15	طرابلس	34	راولپنڈی
16	بیت اللحم	35	نیپال
17	بلدہ قدس	36	بنارس
18	محلہ خان یاد	37	کوہ طور
19	دمشق		

کتابیات:

نمبر شمار	کتاب کا نام، مصنف کا نام	پبلشر، سن اشاعت
1	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ (حصہ اول) مصنف: پروفیسر محمد الیاس برنی	مہتاب کمپنی ناشران قرآن، تاجران کتب اُردو بازار لاہور سن اشاعت: 2000ء
2	حیات مسیح اور ختم نبوت مصنف: نور محمد قریشی ایڈووکیٹ	انسٹی ٹیوٹ آف سیرت سٹڈیز، فضل بکس سپر مارکیٹ کراچی سن اشاعت: 2003ء
3	نزول مسیح آخر کیوں؟ مصنف: نور محمد قریشی ایڈووکیٹ	علم و عرفان پبلی کیشنز کراچی سن اشاعت: 2003ء
4	سیف چشتیائی مصنف: پیر میر علی شاہ	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان سن اشاعت: 2004ء
5	احتساب قادیانیت مجموعہ رسائل (جلد 3)	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان سن اشاعت: 2004ء
6	احتساب قادیانیت مجموعہ رسائل (جلد 4)	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان سن اشاعت: 2005ء
7	رسول اللہ وخاتم النبیین مصنف: مصباح الدین	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان سن اشاعت: 2005ء
8	احتساب قادیانیت مجموعہ رسائل (جلد 5)	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان سن اشاعت: 2001ء
9	تاریخ محاسبہ قادیانیت مصنف: خالد بشیر احمد	کاروان ادب ملتان سن اشاعت: 2005ء
10	ثبوت حاضر ہیں (جلد اوّل) ترتیب و تحقیق محمد متین خالد	علم و عرفان پبلشر، اُردو بازار لاہور سن اشاعت: 2010ء
11	ثبوت حاضر ہیں (جلد سوم) ترتیب و تحقیق محمد متین خالد	علم و عرفان پبلشر، اُردو بازار لاہور سن اشاعت: 2010ء
12	ثبوت حاضر ہیں (جلد چہارم) ترتیب و تحقیق محمد متین خالد	علم و عرفان پبلشر، اُردو بازار لاہور سن اشاعت: 2010ء

13	قادیانیت اسلام اور سائنس کے کٹہرے میں مصنف: عرفان محمود برق	ورلڈ تحفظ ختم نبوت، کونسل پاکستان لاہور سن اشاعت: 2010ء
14	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ اُردو ترجمہ ھدایۃ المترى عن غوایۃ المفترى مصنف: مولانا عبدالغنی بٹالوی	مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، تغلق روڈ ملتان سن شاعت: 2000ء
15	دجال کون، کہاں، کب (مہدویات، مسیحیات، دجالیات) مصنف: مفتی ابولبابہ شاہ منصور	الفلاح کراچی سن اشاعت: 2009
16	تقابل ادیان مصنف: مولانا پروفیسر محمد یوسف خان	بیت العلوم انارکلی بازار، لاہور سن اشاعت: 2003ء
17	معارف القرآن (جلد اوّل) مصنف: مفتی محمد شفیع عثمانی	ادارۃ المعارف کراچی سن اشاعت: 2010ء

Web Address:

1) 150 Lies of Mirza Ghulam Ahmed Qadiani, Sunniforum.net, (2012)

2) Indentification of true Messiah of the last ara, Idaradawat-o-Irshad.net

3) Is Mirza Ghulam Ahmed Qadiani the Promised Imam Mehdi or Promised Masiah www.jahanzeb.com

4) Real Masiah Hazrat Isa (A.S) and Mirza Ghulam Ahmed Qadiani, www.paklinks.com

5) Qadiyani Fitna, Mufti Muhammad Shafee Usmani, www.google-analytics.com

6) Mirza Ghualm Ahmed Qadiani, wikipedia.com